محترمہ بے نظیر بھٹو شہید
کی زندگی کے آخری
72 دن

سینیٹر سجاد بخاری

Last 72 Days Of Mohtarma Benazir Bhutto

By: Senator Sajjad Bukhari

Reproduced by

Sani Hussain Panhwar

Member Sindh Council, PPP

Last 72 Days of

Mohtarma Benazir Bhutto

Reproduced in PDF format by:

Sani H. Panhwar

انتساب

ان تمام جان نثاران بے نظیر کے نام
جو اپنی عظیم قائد محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی
زندگی کی حفاظت کرتے ہوئے خود بھی
جام شہادت نوش کر گئے

میری لیڈر...... بے نظیر

محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے ساتھ میری پہلی ملاقات 14 اپریل 1986ء کو ہوئی جب وہ ایک تاریخی جلسہ عام سے خطاب کے لیے سرگودھا تشریف لائیں۔ جنرل ضیاء کے مارشل لائی دور کے دوران طویل اسیری اور جلاوطنی کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو جب 10 اپریل 1986ء کو لاہور پہنچیں تو پاکستان کے عوام نے اُن کا ایسا والہانہ استقبال کیا کہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ لاہور ایئرپورٹ سے مینار پاکستان تک عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جس کی پُر جوش اور محبت بھری لہروں نے انسانی جذبوں میں ایک تلاطم پیدا کر دیا۔ لاہور کے عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو کا دوسرا جلسہ گوجرانوالہ، تیسرا فیصل آباد اور چوتھا سرگودھا کے وسیع و عریض اسٹیڈیم میں رکھا گیا۔ دیگر جلسوں کی طرح سرگودھا کا جلسہ عام بھی قابل دید و شنید تھا۔ میں ان دنوں پاکستان پیپلز پارٹی سرگودھا ڈویژن کا سیکرٹری اطلاعات تھا سابق وزیر چوہدری ممتاز احمد کاہلوں سرگودھا ڈویژن کے صدر اور جہانگیر بدر پنجاب کے صدر تھے۔ مجھے ڈویژن اور صوبائی صدر نے یہ اعزاز بخشا کہ میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے سرگودھا میں منعقد ہونے والے تاریخی جلسہ میں میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دوں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے ساتھ عوام کی محبت کا یہ عالم تھا کہ عوام لاکھوں کی تعداد میں سڑکوں پر موجود ہوتے اور ان کے ساتھ چلتے اس وجہ سے ہر جلسہ گاہ میں پہنچتے ہوئے انہیں آٹھ سے 10 گھنٹے کی تاخیر ہو جاتی

تھی اور جلسہ گاہ میں جمع لاکھوں افراد کو طویل انتظار کے دوران بوریت کا شکار نہ ہونے دینا اسٹیج سیکرٹری کا کام ہوتا تھا۔ رب ذوالجلال کی کرم نوازی سے میں اس فریضہ کو بطریق احسن نبھانے میں کامیاب رہا۔ اگلے روز ضلعی صدر چوہدری معمور احمد بھٹی کی رہائش گاہ پر میں نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی اور انہیں فرانسیسی زبان میں لکھی ہوئی اپنی کتاب LA PREMIERE LUEUR پیش کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کتاب دیکھ کر خوش بھی ہوئیں اور حیران بھی کہ اُن کے ایک کارکن نے فرانسیسی زبان پر اتنا عبور حاصل کیا کہ اس میں ایک کتاب لکھ لی۔ میں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو بتایا کہ میں نے فرنچ میں ایم اے کیا ہوا ہے تو وہ مزید متاثر ہوئیں اور انہوں نے اپنے سیکرٹری کو ہدایت کی کہ وہ میرا ایڈریس اور ٹیلی فون نمبر نوٹ کرے تاکہ بوقت ضرورت میرے ساتھ رابطہ قائم کیا جا سکے۔ اُس روز کے بعد سے محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی زندگی کے آخری ایام تک مجھے ہمیشہ اُن کی شفقت حاصل رہی۔

جنرل ضیاء کی عبرتناک ہلاکت کے بعد 1988ء کے عام انتخابات کے نتیجہ میں محترمہ بے نظیر بھٹو پاکستان کی وزیراعظم منتخب ہوگئیں اور ملک میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوگئی تو محترمہ بے نظیر بھٹو نے مجھے پیپلز پارٹی کی صوبائی تنظیم میں شامل کر لیا اور مجھے پیپلز پارٹی پنجاب کا سیکرٹری ریکارڈ اینڈ ایونٹس مقرر کیا گیا۔ فخر زمان پی پی پی پنجاب کے صدر اور چوہدری ممتاز کاہلوں جنرل سیکرٹری مقرر کیے گئے۔ زمانہ طالب علمی سے ہی میں سیاست کے ساتھ ساتھ صحافت کے شعبہ سے منسلک رہا۔ پیپلز پارٹی پنجاب کا عہدیدار بننے پر میں پیپلز پارٹی کے پروگرام اور پالیسیوں کی تشہیر کے لیے ''پیپلز گزٹ'' کے نام ایک میگزین کی اشاعت کا آغاز کیا جو 1992ء تک جاری رہا۔ اس میگزین کی اشاعت کے لیے محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے بطور وزیراعظم اور بطور قائد حزب اختلاف میری بھرپور حوصلہ افزائی اور مدد کی۔ پیپلز پارٹی کے لیے میری صحافتی خدمات کے پیش نظر محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے مئی 1992ء میں مجھے پیپلز پارٹی کے ترجمان اخبار روزنامہ مساوات کا نہ صرف

چیف ایگزیکٹو مقرر کر دیا بلکہ اخبار کے تمام حقوق ملکیت بھی میرے سپرد کر دیئے۔ ہر آنے والے وقت میں میرے لیے محترمہ بےنظیر بھٹو شہید کی شفقت اور سرپرستی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ 1993ء سے 1996ء تک محترمہ بےنظیر بھٹو شہید کی وزارتِ عظمیٰ کے دوسرے دور کے دوران اگرچہ میں نے کوئی حکومتی عہدہ حاصل نہیں کیا تھا مگر وزیراعظم سیکرٹریٹ اور وزیراعظم ہاؤس میں مجھے اتنی ہی اہمیت حاصل تھی جتنی اُن کے انتہائی قریبی رفقاء کو......
بطور وزیراعظم پاکستان محترمہ بےنظیر بھٹو شہید نے 26 ممالک کے دوروں میں مجھے اپنے سرکاری وفد کا حصہ بنایا اور وزیراعظم کے خصوصی جہاز میں مجھے اُن کے ساتھ سفر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ 1993ء میں میری دو کتابیں ''ذوالفقار علی بھٹو، ولادت سے شہادت تک'' اور ''محترمہ بےنظیر بھٹو، لیڈر آف ٹوڈے'' شائع ہوئیں تو محترمہ شہید نے خواہش ظاہر کی کہ میں اُن کی خودنوشت سوانح عمری (Daughter of the East) کا اردو ترجمہ کروں۔ مجھے اس خواہش کی تکمیل کا اعزاز بھی حاصل ہوا اور ''مشرق کی بیٹی'' کے عنوان سے 600 صفحات پر مشتمل کتاب منظر عام پر لائی گئی جسے محترمہ شہید نے بہت پسند کیا......
مجھے یہ بھی اعزاز حاصل ہوا کہ میں نے محترمہ بےنظیر بھٹو اور بھٹو خاندان پر پاکستان بھر میں سب سے زیادہ کتابیں شائع کیں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو شہید اپنے عظیم والد ذوالفقار علی بھٹو شہید کی طرح انتہائی روشن خیال اور پڑھنے لکھنے کی بے حد شوقین تھیں خود بھی بہترین لکھاری تھیں اور پڑھے لکھے لوگوں کی بہت قدر اور حوصلہ افزائی کرتی تھیں۔ میری ایک تصنیف Forty three Presidents of the United States کا پیش لفظ بھی محترمہ بےنظیر بھٹو شہید نے تحریر کیا۔ 1997ء میں محترمہ بےنظیر بھٹو شہید نے مجھے پاکستان پیپلز پارٹی کے انٹرنیشنل افیئرز ڈیپارٹمنٹ کا صدر مقرر کیا۔ اس عہدہ پر کام کرتے ہوئے میں براہ راست اُن کے ساتھ رابطے میں رہتا تھا۔ اس حیثیت میں بھی مجھے متعدد ممالک کے دورے کرنے اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو شہید کے بھرپور

اعتماد کے باعث یہ عہدہ بدستور میرے پاس رہا۔ 2003ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے سینٹ آف پاکستان کے الیکشن کے لیے مجھے پیپلز پارٹی کا امیدوار نامزد کر دیا۔ یہ میرے اوپر محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی خصوصی مہربانی تھی کیونکہ 2003ء کے الیکشن میں پیپلز پارٹی سینٹ کے لیے پنجاب سے صرف دو سیٹیں جیتنے کی پوزیشن میں تھی اور یہ دو سیٹیں حاصل کرنے کے لیے درخواست گزاروں کی تعداد 163 تھی جن میں پنجاب سے تعلق رکھنے والے تمام بڑے لیڈر شامل تھے مگر محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی خصوصی شفقت کے باعث مجھے سینٹ آف پاکستان کا ممبر منتخب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جون 2003ء کو محترمہ بے نظیر بھٹو نے مجھے حکم دیا کہ میں برطانیہ جاؤں اور وہاں پیپلز پارٹی کی ممبر سازی کروں اور بعد ازاں انتخابات کے ذریعے تنظیم سازی کروں۔ میری سربراہی میں انہوں نے ایک پانچ رکنی کمیٹی بھی تشکیل دی جس میں سابق وزراء سید امیر حیدر کاظمی، فتح محمد حسنی، چوہدری محمد یاسین، پیر مظہر الحق اور چوہدری عبدالمجید شامل تھے۔ ہم نے انگلینڈ کے 20 سے زائد شہروں میں جلسے منعقد کر کے Paid Membership کی اور ایک بڑی رقم پارٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کرائی بعدازاں ایک آزاد اور خودمختار الیکشن کمیشن کے ذریعے پیپلز پارٹی کے تنظیمی انتخابات کرائے۔ پارٹی کے اندر باضابطہ انتخابات کا یہ پہلا تجربہ تھا جو بہت کامیاب رہا اور محترمہ بے نظیر بھٹو اس عمل پر بہت خوش ہوئیں اور مجھے ہدایت کی کہ میں دیگر ممالک میں بھی ممبر سازی کروں۔ چیئرپرسن کی خواہش پر میں نے کینیڈا میں بھی ممبر سازی کی جس سے پارٹی کو خاطر خواہ فنڈز ملے۔ فرانس، ڈنمارک، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں ممبر سازی کے لیے بھی محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے احکامات جاری کئے جن پر عمل جاری ہے۔ 21 مارچ 2006ء کو محترمہ بے نظیر بھٹو نے مجھے پیپلز پارٹی کا باضابطہ چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیا اور پیپلز پارٹی کے مرکزی عہدیداران اور چاروں صوبائی صدور کو دبئی بلا کر ایک میٹنگ کے دوران میری تقرری کا اعلان کیا اور میری مدد کے لیے پاکستان کے چاروں صوبوں میں انتہائی اہم شخصیات جن میں قومی اسمبلی کے ممبران اور

ہائیکورٹس کے ریٹائرڈ ججز شامل تھے پر مشتمل الیکشن بورڈز تشکیل دیئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے منظور کردہ شیڈول کے تحت میں نے یکم مئی 2006ء کو ملک بھر میں ممبر سازی مہم کا آغاز کیا اور چاروں صوبائی دارالحکومتوں کے علاوہ ملک کے بیشتر اضلاع میں جلسے منعقد کر کے ممبر سازی کی۔ ممبر سازی کے نتیجہ میں پیپلز پارٹی کے اکاؤنٹ میں مجھے تین کروڑ اکیاون لاکھ روپے جمع کرانے کا شرف حاصل ہوا۔ ممبر سازی کی تکمیل کے بعد میں نے صوبہ پنجاب میں 297 صوبائی اسمبلی کے حلقوں اور ایک ہزار سے زائد یونین کونسلوں میں انتخابات منعقد کرائے اور پیپلز پارٹی کی باضابطہ منتخب تنظیمیں معرض وجود میں آئیں...... باقی تین صوبوں میں پارٹی کے انتخابات ملک کے مجوزہ عام انتخابات کی سرگرمیوں کے اجراء کے باعث زیر التواء ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے اپنی زندگی اور دو مرتبہ وزارت عظمیٰ کے دوران الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے منسلک افراد کی بہبود کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے اسلام آباد کے جی ایٹ مرکز میں پیپلز میڈیا فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس کے تحت تین تین بیڈ رومز پر مشتمل 44 گھر تعمیر کر کے صحافیوں کو الاٹ کئے گئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے مجھے اس ادارے کا چیف ایگزیکٹو مقرر کیا جبکہ چیئرپرسن وہ خود تھیں۔

28 مارچ 2006ء کو محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے مجھے پیپلز پارٹی کا مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات اور سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا رکن مقرر کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے میرے اوپر اتنی عنایات کیں جس کا شاید میں مستحق نہ تھا...... وہ ایک عظیم لیڈر تھیں اور اپنے کارکنوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ایسے لیڈر دنیا میں شاذ ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جب محترمہ بے نظیر بھٹو 18 اکتوبر 2007ء کو طویل جلاوطنی کے بعد پاکستان تشریف لائیں تو تیس لاکھ سے زائد افراد نے کراچی میں اُن کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں میں بھی شامل تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا یہ فقید المثال استقبال ان کے دشمنوں کو برداشت نہ ہو سکا اور انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو شہید کرنے کے لیے ان کے قافلے پر بموں سے حملہ کر دیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی چند روزہ زندگی ابھی باقی تھی

لیے ان کے قافلے پر بموں سے حملہ کر دیا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو کی چند روزہ زندگی ابھی باقی تھی لہٰذا اُن کے دشمن اس موقع پر اُن کی جان لینے میں کامیاب نہ ہو سکے مگر محترمہ بےنظیر بھٹو کے جانثاروں میں سے ایک سو ستر کو شہادت نصیب ہوئی۔ اگلے روز بلاول ہاؤس کراچی میں مجھے محترمہ بےنظیر بھٹو شہید سے ملاقات کا موقع مل گیا میں نے ان سے عرض کیا "آپ کے دشمن آپ کی بے پناہ عوامی مقبولیت سے خوفزدہ ہیں اس لیے آپ کی زندگی کو اپنے لیے خطرہ محسوس کرتے ہیں وہ کسی حد تک بھی جا سکتے ہیں" محترمہ بےنظیر بھٹو نے فرمایا "میں جانتی ہوں میری زندگی خطرے میں ہے مگر میں اپنے عوام کو نہیں چھوڑ سکتی...... زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے"۔

محترمہ بےنظیر بھٹو شہید کی زندگی کے آخری ایام میں اُن سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں اور ہر موقع پر انہوں نے پاکستان کے غریب عوام کے لیے اپنی جان تک قربان کر دینے کے اپنے عہد کی تجدید کی۔

محترمہ بےنظیر بھٹو صرف قومی ہی نہیں بین الاقوامی لیڈر تھیں۔ دنیا کے بڑے بڑے لیڈر، حکمران اور سیاستدان محترمہ بےنظیر بھٹو سے ملاقات کو اپنے لیے باعث عزت و فخر سمجھتے تھے۔ دنیا کی معروف یونیورسٹیوں میں ان کے لیکچر سننے کے لیے لوگ ٹکٹ خریدتے تھے۔ حکومتی عہدہ نہ رکھنے کے باوجود انہیں دنیا بھر میں سربراہ مملکت کا پروٹوکول ملتا تھا۔ اتنی بڑی اور مقبول لیڈر ہونے کے باوجود وہ عام کارکنوں سے بھی ایک بہن اور ماں کی طرح محبت اور شفقت کرتی تھیں۔ اُن کے عظیم والد ذوالفقار علی بھٹو شہید نے ان کی پیدائش پر انہیں "بینظیر" کا نام دیا تھا۔ انہوں نے اپنے والد محترم کے دیئے ہوئے نام کو قدم قدم پر سچ ثابت کر دیا۔ وہ واقعی بےنظیر تھیں دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ انہیں بےنظیر لکھا جاتا رہے گا۔

سجاد بخاری، لاہور

جون 2008ء

17 اکتوبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے 8 سالہ جلاوطنی کے بعد پاکستان آمد سے ایک روز قبل پورا دن دبئی میں اپنے بچوں کے ساتھ گزارا۔

اپنی پاکستان روانگی کے پروگرام اور پاکستان کی صورت حال پر انہوں نے 17 اکتوبر کو دبئی میں اپنی رہائش گاہ پر ایک پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں پاکستانی اور غیر ملکی میڈیا کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ اس پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا ''مجھے اپنے عوام سے کیا ہوا وعدہ نبھانا ہے۔ میں زبان سے نہیں پھر سکتی اور ہر حال میں جمعرات 18 اکتوبر کو میں پاکستان پہنچوں گی۔ میری واپسی مفاہمت کا نتیجہ نہیں میرا آزادانہ فیصلہ ہے۔ پاکستان کے قبائلی بھی میرا بھرپور استقبال کریں گے۔ کوئی مسلمان خودکش حملہ نہیں کرسکتا کیونکہ اسلام اس کے خلاف ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا اور عوام میرا تحفظ کریں گے۔ مجھے خدا اور عوام کی طاقت پر یقین ہے۔ عوام پر اعتماد میرے ایمان کا حصہ ہے اور کوئی میرے ایمان کا راستہ نہیں روک سکتا۔ عوام میری جان اور پاکستان میرا ایمان ہے۔ صرف انتخابات ہی ملک کو بچا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ اگر انتخابات غیر منصفانہ ہوئے تو پورے ملک مین دوسری جماعتوں سے مل کر احتجاج کریں گے۔ اگر ملک میں پُرامن تبدیلی نہ ہوسکی تو گلی کوچوں میں جمہوریت کی جنگ لڑیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ پاکستان واپس نہ آنے کا حکومتی مشورہ پُرخلوص ہو مگر میں عوام کو مشکل میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔ میرے والد اور بھائیوں کو قتل کیا گیا لیکن ہم ڈرنے والے نہیں۔ پاکستان کا مستقبل داؤ پر لگا ہے اور میں ملک

میں جمہوریت کی بحالی کے لیے جا رہی ہوں۔ نہ میں پاکستان سے جدا ہو سکتی ہوں نہ پاکستان مجھ سے دور ہو سکتا ہے۔ وقتی جدائی تھی جو 18 اکتوبر کو ختم ہو رہی ہے۔ قوموں کی قیادت کے لیے زندگی وقف کرنی پڑتی ہے۔ میں نے بھی زندگی وقف کر رکھی ہے''۔

پریس کانفرنس میں سینیٹر آصف علی زرداری اور دونوں بیٹیاں بختاور اور آصفہ بھی موجود تھیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی پاکستان آمد کے سلسلہ میں پاکستان بھر میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے لاتعداد بکروں کا صدقہ دیا۔

دنیا بھر کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی پاکستان واپسی کے پروگرام اور ان کی زندگی اور سیاسی جدوجہد کے حوالے سے بھرپور کوریج کی گئی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی پاکستان آمد پر دنیا بھر کے اسٹاک ایکسچینجز میں اربوں روپے کا سٹہ لگ گیا خاص طور پر بمبئی، دبئی، بنکاک، لندن اور کراچی کی شیئر مارکیٹوں میں تیزی کا رجحان پایا گیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے استقبال کے لیے ہزاروں قافلے کراچی پہنچ گئے۔

امریکی ٹی وی چینل سی این این کو محترمہ بے نظیر بھٹو نے خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان میں اپنی سکیورٹی کو لاحق خطرات سے آگاہ ہیں اور اس معاملہ پر انہوں نے جنرل مشرف سے بھی بات کی ہے۔ وہ جنرل مشرف کو ایک خط بھی لکھ چکی ہیں جس میں ان خفیہ عناصر کے بارے میں بتایا گیا ہے جو کسی بھی قسم کی ناخوشگوار صورتِ حال کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ وہ چند مخصوص افراد ہیں جنہوں نے آمریت سے بہت کچھ حاصل کیا ہے اور وہ انتہا پسندی کی قیادت کر رہے ہیں۔ وہ میری واپسی سے خوفزدہ ہیں۔

سندھ کے وزیراعلیٰ ارباب رحیم نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ''بے نظیر کی

آمد پر عوام کے طوفان کو ہم نے روک دیا ہے۔ ان کو مکمل حفاظت کے لیے خود کو سکیورٹی فورسز کے حوالے کرنا ہوگا۔ وہ جلد واپس چلی جائیں گی''۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی وطن واپسی کی خوشی میں ان کی رہائش گاہ بلاول ہاؤس کے سامنے زبردست آتش بازی کا مظاہرہ کیا گیا جس سے آسمان رنگ برنگے پٹاخوں سے رنگین ہو گیا۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی کے راہنماؤں اور کارکنوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔

18 اکتوبر 2007ء

محترمہ بے نظیر بھٹو کی پاکستان آمد کے موقع پر تمام قومی و علاقائی اخبارات نے خصوصی ایڈیشن، اداریے، مضامین اور خبریں شائع کیں۔ تمام ٹی وی چینلز نے بھی بہترین پروگرام نشر کیے۔

18 اکتوبر 2007ء کو محترمہ بے نظیر بھٹو کی پاکستان آمد کے موقع پر ان کا جس قدر والہانہ استقبال ہوا اس کی مثال نہ صرف پاکستان بلکہ برصغیر اور ایشیاء کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 30 لاکھ افراد نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا استقبال کیا۔ یہ افراد پاکستان کے طول و عرض سے کراچی پہنچے تھے۔ اس طرح محترمہ بے نظیر بھٹو کے عظیم الشان اور تاریخی استقبال کا جو ریکارڈ 10 اپریل 1986ء کو ان کی لاہور آمد کے موقع پر قائم ہوا تھا وہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی 18 اکتوبر 2007ء کو کراچی آمد کے موقع پر خود بخود ٹوٹ گیا اور ایک نیا ریکارڈ قائم ہو گیا جو شاید کبھی نہ ٹوٹ سکے۔

18 اکتوبر کو محترمہ بے نظیر بھٹو صبح ساڑھے سات بجے دبئی میں اپنی رہائش گاہ سے ایئر پورٹ کے لیے روانہ ہوئیں۔ اس موقع پر پاکستان، یورپ، امریکہ اور خلیجی ریاستوں سے آنے والے پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور رہنماؤں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی ایئر پورٹ روانگی سے قبل ان کے شوہر سینیٹر آصف علی زرداری اور دونوں بیٹیوں بختاور اور آصفہ نے انہیں الوداع کیا۔ اس موقع پر کئی بکروں کا صدقہ دیا گیا اور امام ضامن باندھنے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو پیپلز پارٹی کے راہنماؤں، کارکنوں اور میڈیا کے نمائندوں کے

ساتھ جلوس کی شکل میں ایئر پورٹ روانہ ہوئیں۔ پہلی بار کسی پاکستانی سیاسی راہنما کے لیے متحدہ عرب امارات کی حکومت کی طرف سے سکیورٹی کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے اور انہیں ایک مخصوص راستے سے ڈیپارچر لاؤنج لایا گیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد پہلے ہی دبئی ایئر پورٹ پر محترمہ بے نظیر بھٹو کے استقبال کے لیے موجود تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی امارات ایئر لائنز کی پرواز 606 نے پاکستانی وقت کے مطابق 11 بجے روانہ ہونا تھا لیکن طیارہ ایک گھنٹہ کی تاخیر سے 12 بجے روانہ ہوا اور ایک بجکر اڑتالیس منٹ پر کراچی کے قائداعظم انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا۔ سب سے پہلے ذرائع ابلاغ کے نمائندے طیارے سے باہر آئے۔ طیارے سے اترتے ہی محترمہ بے نظیر بھٹو کو بلٹ پروف گاڑی میں بٹھا کر پرانے ٹرمینل کے وی آئی پی لاؤنج میں لے جایا گیا۔ جہاں پیپلز پارٹی کے راہنماؤں نے اُن کا استقبال کیا اور باہر کی صورت حال سے انھیں آگاہ کیا۔ سہ پہر پونے تین بجے محترمہ بے نظیر بھٹو خصوصی طور پر تیار کردہ خصوصی ٹرک پر ایئر پورٹ لاؤنج سے باہر آئیں تو ہجوم ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے قابو ہو گیا۔ ایئر پورٹ کی فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ شاہراہ فیصل پر تاحد نظر انسان ہی انسان نظر آرہے تھے۔ اسٹار گیٹ کے سامنے سینکڑوں میٹر طویل پیپلز پارٹی کے پرچم تلے نوجوانوں نے مارچ کیا۔ گرمی اور حبس کے باوجود لوگوں کا جوش وخروش دیدنی تھا۔ کراچی ایئر پورٹ سے مزار قائداعظم تک اور ایئر پورٹ سے قائد آباد اور لانڈھی تک لوگوں کا جم غفیر تھا اور ہر طرف انسانوں کے سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے استقبالی جلوس نے ایئر پورٹ سے کارساز پل تک کا چند کلومیٹر کا فاصلہ تقریباً ساڑھے 9 گھنٹے میں طے کیا۔ ادھر مزار قائداعظم کے پارک میں کئی لاکھ افراد محترمہ بے نظیر بھٹو کی تقریر سننے کے لیے جمع تھے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے قرآن کے سائے میں پاک سرزمین پر قدم رکھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا جلوس کراچی ایئر پورٹ کے ٹرمینل 1 سے اسٹار گیٹ، شاہراہ فیصل تک ساڑھے تین

گھنٹے میں پہنچا حالانکہ یہ فاصلہ صرف 3 منٹ کا بھی نہیں ہے۔ شاہراہ فیصل پر مشرق اور مغرب میں میلوں تک لوگوں کا جم غفیر تھا اور تاحد نظر انسانی سر ہی سر نظر آتے رہے۔

محترمہ بےنظیر بھٹو ایئرپورٹ لاؤنج سے قرآن پاک کے سائے میں باہر نکلیں اور ان کے ہاتھ میں تسبیح بھی تھی۔

پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے اپنی قائد کو دیکھتے ہی فضا میں غبارے اور کبوتر چھوڑے۔

ہزاروں کارکنوں نے پیپلز پارٹی کے پرچم کے رنگوں والے کپڑے اور ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔

ایک شخص نے اپنی داڑھی پر پیپلز پارٹی کے پرچم کے رنگ کئے ہوئے تھے اور جھنڈے کے کپڑے بھی پہنے ہوئے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے تھے لیکن اس نے اپنی بغل میں پارٹی کا پرچم تھاما ہوا تھا۔

کارکنان انتہائی پرجوش تھے جلوس میں پاکستان کے ہر ضلع اور ہر علاقے کے استقبالیہ بینرز نظر آ رہے تھے اور ملک کے ہر علاقے سے تعلق رکھنے والے اور ہر زبان بولنے والے لوگ موجود تھے۔

جلوس کے راستے میں قائم متعدد استقبالیہ کیمپوں پر صدقے کے بکرے بڑی تعداد میں ذبح کئے گئے۔

بعض رہنماؤں نے اپنی گاڑیوں پر بھی پیپلز پارٹی کے پرچم کے تین رنگ کرا لئے تھے اور محترمہ بےنظیر بھٹو اور ذوالفقار علی بھٹو کی تصاویر پینٹ کرالی تھیں ان میں نئی اور مہنگی گاڑیاں بھی شامل تھیں۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن جیسے ہی ایئرپورٹ لاؤنج سے باہر آئیں ہجوم بے قابو ہوگیا۔ لاؤنج کا داخلی گیٹ لوگوں کی یلغار کی وجہ سے ٹوٹ گیا۔

محترمہ بےنظیر بھٹو کے استقبالی جلوس کی مسلسل فضائی نگرانی کی جاتی رہی اور ہیلی کاپٹر جلوس کے اوپر متواتر پرواز کرتے رہے۔

محترمہ بےنظیر بھٹو نے پاکستانی پرچم کے رنگوں والے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

مزار قائد جانے کے سفر کے دوران محترمہ بےنظیر بھٹو کی وطن واپسی کی خوشی میں کئی کبوتر آزاد کئے گئے۔ ان میں سے سفید رنگ کا ایک خوبصورت کبوتر محترمہ کے کندھے پر بیٹھ گیا۔ لوگوں کے اتنے رش اور نعروں کی گونج میں کبوتر کافی دیر تک محترمہ کے کندھے پر بیٹھا رہا اور محترمہ نے بھی اسے اڑانے کی کوشش نہیں کی۔ کبوتر کا کندھے پر بیٹھنا نیک شگون سمجھا جاتا ہے۔

سابق وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میری واپسی اور والہانہ استقبال سے ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستان کے عوام آج بھی پیپلز پارٹی کے ساتھ ہیں، مجھے اپنی زندگی سے زیادہ پاکستان کے عوام کے مفادات عزیز ہیں، میں کسی ڈیل کے ذریعے نہیں بلکہ عوام کی طاقت سے اپنی سرزمین پر واپس آئی ہوں اور عوام کی طاقت آج سب نے دیکھ لی ہے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار ٹرک پر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میری حفاظت اللہ تعالیٰ کرے گا، میں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ ایک دن ہر مسلمان کو مرنا ہے، پاکستان کے عوام اور میرا خدا میرے ساتھ ہے، وہی میری حفاظت کرے گا۔ میرے ہاتھ پر بندھا امام ضامن مجھے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں عوام میں سے ہوں اور عوام کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہوں۔ اس لیے میں نے حفاظت کیلئے بنائے گئے بلٹ پروف کیبن کے باہر کھڑے ہو کر اپنے استقبال کیلئے آنے والے کارکنوں کے خیر مقدمی نعروں کا جواب دیا اور اب خود ان کے درمیان کھڑی ہوں۔

کارساز کے قریب محترمہ بےنظیر بھٹو کے ٹرک کے انتہائی نزدیک یکے بعد دیگرے دو زوردار دھماکے ہوئے جس کے نتیجہ میں موقع پر 138 افراد شہید اور 600 کے لگ بھگ شدید

زخمی ہو گئے۔ پہلا دھماکہ رات بارہ بجکر پانچ منٹ پر سفید رنگ کی ایک سوزوکی آلٹو کار میں ہوا جس کے نتیجہ میں بڑی تعداد میں لاشیں بکھر گئیں جو زیادہ تر محترمہ بے نظیر بھٹو کی سکیورٹی پر مامور پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی تھیں۔ اس کے تقریباً تین منٹ بعد دوسرا دھماکہ پولیس وین میں ہوا جس کا نمبر SP-6501 تھا۔ دھماکے کے باعث بیشتر جاں بحق ہونے والوں کے اعضاء، دور دور تک بکھر گئے۔ دھماکے سے محترمہ بے نظیر بھٹو کے ٹرک کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ ٹرک کی ونڈ سکرین اور الٹے ہاتھ کا دروازہ ٹوٹ گیا۔ ٹائر پنکچر ہو گئے۔ ان دھماکوں کا مقصد محترمہ بے نظیر بھٹو اور پیپلز پارٹی کے دیگر راہنماؤں کو ہلاک کرنا تھا۔ دھماکوں کے فوراً بعد محترمہ بے نظیر بھٹو کو حفاظت کے ساتھ ٹرک سے اتار کر دوسری گاڑی میں بلاول ہاؤس پہنچا دیا گیا۔

دھماکوں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ''دھماکوں کی ذمہ دار خفیہ ایجنسی ہے۔ آئی بی کے سربراہ کو برطرف کیا جائے''۔

سینیٹر آصف علی زرداری نے جیو ٹی وی کے کامران خان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ''دھماکوں کے ذمہ دار حکومت میں موجود عناصر ہیں جو پیپلز پارٹی سے خوفزدہ ہیں''۔

پاکستان پیپلز پارٹی کراچی کے راہنما عبدالحبیب میمن کے مطابق محترمہ بے نظیر بھٹو کے ٹرک کے اوپر حفاظتی شیشے کے باکس پر سامنے سے ایک اور سائیڈ سے دو فائر بھی لگے۔

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے دھماکوں کی اطلاع ملتے ہی محترمہ بے نظیر بھٹو کو فون کیا اور اُن کی خیریت دریافت کی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی سکیورٹی کے لیے پیپلز پارٹی کی طرف سے بنائی گئی سکیورٹی فورس کو جانثاران بے نظیر کا نام دیا گیا تھا۔ یہ فورس زیادہ تر پیپلز اسٹوڈنٹس فیڈریشن اور پیپلز یوتھ کے کارکنوں پر مشتمل تھی۔ فورس کے افراد نے دو طرح کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ ایک یونیفارم پینٹ اور سفید شرٹ والی تھی۔ شرٹ پر محترمہ بے نظیر بھٹو اور ذوالفقار علی بھٹو شہید کی

تصاویر تھیں۔ دوسری یونیفارم کالی شلوار اور پیپلز پارٹی کے جھنڈے والی قمیض پر مشتمل تھی۔ فورس کے افراد کو مختلف مشقیں بھی کروائی گئی تھیں ــــــ دھماکوں میں بڑی تعداد میں جانثارانِ بے نظیر شہید اور زخمی ہوئے۔

کراچی کے بم دھماکوں میں شہید ہونے والوں کے لیے تین روزہ سوگ کا اعلان کیا گیا۔

19 اکتوبر 2007ء

محترمہ بے نظیر بھٹو نے 19 اکتوبر 2007ء کو پاکستان کے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات سے آئے ہوئے پارٹی راہنماؤں اور کارکنوں سے بلاول ہاؤس کراچی میں ملاقاتیں کیں۔ کراچی بم دھماکوں میں شہید ہونے والوں کے ورثاء نے بھی محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقاتیں کیں۔

19 اکتوبر کی سہ پہر محترمہ بے نظیر بھٹو نے بلاول ہاؤس میں ایک پُر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں ملکی اور غیر ملکی ذرائع ابلاغ سے تعلق رکھنے والے افراد کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس موقع پر کہا:

یہ حملہ تمام سیاسی جماعتوں، جمہوریت، وفاق اور ملک کی یکجہتی اور سلامتی پر ہے، اس واقعہ میں 3 افراد ملوث ہیں جن کے ناموں کے بارے میں صدر جنرل پرویز مشرف کو 16 اکتوبر کو خط لکھ کر آگاہ کیا جا چکا ہے۔ تاہم ان افراد کے نام ابھی ظاہر نہیں کئے جا سکتے ہیں، اگر مجھے کوئی نقصان پہنچا تو واقعہ کی ایف آئی آر ان نامزد عناصر کے خلاف درج کی جائے، اسٹریٹ لائٹس کا بند ہونا سوالیہ نشان ہے، واقعے سے متعلق ایف آئی آر درج کرانے کیلئے میں اپنے قانونی مشیروں سے مشورہ کر رہی ہوں، 8 گھنٹے کے سفر کی وجہ سے میرے پاؤں سُن ہو گئے تھے، ٹرک کے نچلے حصے میں جوتے تبدیل کرنے اور تقریر کو حتمی شکل دینے گئی تو دھماکے

ہوئے، قبائلی علاقوں میں سیاسی جماعتوں کو کام کرنے دیا جائے تاکہ دہشت گردی ختم ہو، میری جان اہم نہیں، میں 16 کروڑ عوام اور قوم کو بچانا چاہتی ہوں، سکیورٹی فراہم کرنے پر سندھ ہائی کورٹ کے شکر گزار ہیں، ملک کو خانہ جنگی سے بچانا چاہتے ہیں۔ تمام تر گھناؤنی سازشوں کے باوجود کسی دباؤ میں نہیں آؤں گی اور وطن نہیں چھوڑوں گی تاہم اپنے بچوں کو ملنے دبئی آتی جاتی رہوں گی، ہم اقلیتی دہشت گردوں کے ہاتھ میں اکثریت کو نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھ پر حملہ ہوا تو میں القاعدہ، مقامی یا غیر ملکی طالبان کو مورد الزام نہیں ٹھہراؤں گی، میں نے حملہ کا الزام حکومت پر نہیں لگایا تاہم واقعہ کی تحقیقات ہونی چاہیے، اس واقعہ میں حکومت براہ راست ملوث نہیں تاہم حکومت میں شامل بعض افراد اس حملے کے پس پردہ ہیں، کوئی مسلمان ایک خاتون پر حملہ نہیں کر سکتا، بے گناہوں کی جان نہیں لے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اس حملے میں 140 افراد شہید اور 500 سے زائد زخمی ہوئے جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، یہ بچے ماں باپ کے خواب تھے، پاکستان کا مستقبل تھے، حملہ کرنے والے یہ مسلح افراد پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں، اسلام کو بدنام کر کے پاکستان میں جاری سیاسی، جمہوری اور اقتصادی عمل کا پہیہ روکنا چاہتے ہیں تاہم وہ ناکام ہوں گے، یہ زمین مسلح دہشت گردوں کی نہیں بلکہ محنت کشوں، خواتین، جمہوریت پسند قوتوں، شاعروں، ادیبوں، دانشوروں اور صنعتکاروں کی سرزمین ہے، مجھ پر حملہ ان تمام سیاسی جماعتوں پر حملہ ہے جو اے آر ڈی میں شامل ہیں یا نہیں ہیں، ہم دہشت گردوں کے آگے ہتھیار نہیں ڈالیں گے بلکہ انہیں للکاریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پی پی پی کی جانب سے 21 اکتوبر کو ملک بھر کے

اضلاع میں سانحہ 18 اکتوبر میں شہید ہونے والوں کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائے گی، عوام دہشت گردوں کو مسترد کرتے ہوئے جمہوریت پسندوں کا ساتھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میں دبئی سے روانہ ہوئی تو ایک صحافی نے بتایا کہ اسے ایک ریٹائرڈ جنرل کا فون موصول ہوا ہے، جس نے بتایا کہ آپ کے جلوس پر ایم کیو ایم حملہ کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب لاکھوں افراد کا قافلہ شارع فیصل پر رواں دواں تھا تو اس وقت سکیورٹی گارڈز نے ایک مشتبہ شخص کو پستول کے ساتھ گرفتار کیا تھا جبکہ پی ای سی ایچ ایس کے استقبالیہ کیمپ سے فون آیا تھا کہ خودکش بمبار کو جیکٹ کے ہمراہ دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا مجھے وہ عناصر راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں جو آمریت کے حامی، سیاسی عدم استحکام، اقتصادی پسماندگی اور معاشرے میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں اور منشیات جیسی لعنت کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملکی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ سیاسی اجتماع میں اتنے سارے بے قصور لوگوں کا خون بہایا گیا ہے، حملے میں پی پی پی کے 50 سے زائد سکیورٹی گارڈز شہید ہوئے ہیں جبکہ میرے ٹرک پر بیٹھے ہوئے 3 سکیورٹی گارڈز بھی شہید ہوئے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہائی کورٹ کی جانب سے حکومت سندھ کو ان کی سکیورٹی یقینی بنانے کی ہدایت جاری کرنے پر ہائی کورٹ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عدالتوں سے عوام تحفظ اور انصاف کی توقع رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے واقعہ کے بارے میں حکومت سندھ پر کوئی شک نہیں ہے تاہم جلوس گزرتے وقت شارع فیصل پر اسٹریٹ لائٹس کا بند ہونا سوالیہ نشان ہے، اس بارے میں تحقیقات کی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ 18 اکتوبر کے سانحے پر صدر جنرل پرویز

مشرف سمیت افغانستان کے صدر حامد کرزئی، ایل کے آڈوانی، الطاف حسین، اسفند یار ولی، محمود خان اچکزئی، غلام مصطفیٰ جتوئی اور عالمی رہنماؤں اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے مجھے فون کر کے تعزیت کی ہے جس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ انہوں نے دھماکے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ 8 سالہ جلاوطنی کے بعد جب میں وطن واپس آئی تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا، حفاظتی انتظامات کی پروا کئے بغیر ٹرک کے اگلے حصے میں آ گئی، 8 گھنٹے سفر کے بعد میرے پاؤں تھکن سے سُن ہو گئے، میں ٹرک کے نچلے حصے میں گئی تا کہ جوتے تبدیل کروں اور اپنی تقریر کو حتمی شکل دے سکوں، میں اپنی سیکرٹری سے ڈسکس کر رہی تھی کہ ایک دھماکہ ہوا، کسی نے کہا کہ پی ایم ٹی میں ہوا ہے، تھوڑی دیر میں ایک اور دھماکہ ہوا جس کے بعد اورنج رنگ کا شعلہ بلند ہوا، میرے چاروں طرف لاشیں اور زخمی تھے، وہ لوگ جو کچھ دیر قبل خوشی میں جھوم رہے تھے، خون میں لت پت پڑے تھے، اس نازک وقت میں بھی میرے ساتھیوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا ''جانثارانِ محترمہ بے نظیر بھٹو'' اور میرے پارٹی رہنماؤں نے مجھے باحفاظت گاڑی میں منتقل کیا، انہوں نے تمام شہدا کے لئے اس موقع پر فاتحہ خوانی کرائی۔ ایک فرانسیسی جریدے کو انٹرویو میں محترمہ بےنظیر بھٹو کا کہنا تھا کہ انہیں اس حوالے سے کوئی شک نہیں کہ جنرل ضیاء کی باقیات اس حملے میں ملوث ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ لوگ جو جنرل ضیاء کے ساتھی تھے اور ان کے بعد بھی طاقتور رہے ان کی واپسی اور جمہوریت کی بحالی کی کوششوں کو اپنے اثر و رسوخ کیلئے خطرہ تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے اس تاثر کو رد نہیں کیا کہ انتہا پسند اسلامی قوتیں اس دھماکے کی ذمہ دار ہو سکتی ہیں۔

پریس کانفرنس کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو نے دھماکوں میں شہید ہونے والے جانثارانِ محترمہ بے نظیر بھٹو، کارکنوں، پولیس اہل کاروں سمیت 140 افراد کی شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور اُن کے لیے فاتحہ خوانی کی اور ان کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کیا جبکہ انہوں نے واقعہ میں زخمی ہونے والے 600 سے زائد افراد کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی۔

پریس کانفرنس کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ بھی بتایا کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے استقبالیہ جلوس کے دوران نرسری سٹاپ پر ایک شخص کو پکڑا جس سے پستول اور خودکش حملے کیلئے بیلٹ برآمد ہوئی اور اس شخص کو پولیس کے حوالے کیا گیا۔ انہوں نے کہا میں اُن محافظوں کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے میری گاڑی کی طرف بڑھنے والے خودکش حملہ آور کو روکتے ہوئے میری حفاظت کے لیے جان دے دی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے تمام سیاسی جماعتوں سے کہا کہ وہ دہشت گردوں کو شکست دینے کے لیے متحد ہو جائیں۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف زرداری نے کہا کہ انہوں نے محترمہ بے نظیر سے دھماکوں کے بعد بات کی ہے وہ بہتر حال میں ہیں کیونکہ وہ مضبوط اعصاب کی خاتون ہیں اور وہ اس سے پہلے بھی خاصے دشوار حالات کا سامنا کر چکی ہیں۔ بی بی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ بھٹو خاندان پر حملہ ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے والد کا قتل دیکھا ہے، اپنے بھائیوں کا قتل دیکھا ہے اور اپنے شوہر کو 11 سال تک جیل کاٹتے دیکھا ہے اور جنوبی ایشیا میں خاص طور پر اگر سیاست کرنی ہے تو اس کی بڑی قیمت دینا پڑتی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے استقبالیہ جلوس پر بم دھماکوں کے بعد متعدد عالمی و قومی راہنماؤں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو ٹیلی فون کر کے اُن کی خیریت دریافت کی۔ ان راہنماؤں میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون، ہندوستان کے وزیر اعظم منموہن سنگھ، بھارتی

اپوزیشن لیڈر ایل کے ایڈوانی، امریکی وزیر خارجہ کونڈا لیزا رائس، اٹلی اور فرانس کے وزرائے خارجہ، افغانستان کے صدر حامد کرزئی، پاکستان میں امریکی سفیر پیٹرسن، متعدد ممالک کے ہائی کمشنرز اور سفیر شامل ہیں۔ ملکی سیاسی راہنماؤں میں میاں نواز شریف سربراہ مسلم لیگ (ن)، الطاف حسین قائد ایم کیو ایم، اسفند یار ولی سربراہ عوامی نیشنل پارٹی، غلام مصطفیٰ جتوئی اور سابق وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری محترمہ بےنظیر بھٹو کو فون کرنے والوں میں شامل ہیں۔ جنرل مشرف نے بھی محترمہ بےنظیر بھٹو کو ٹیلی فون کیا اور واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔

شاہراہ فیصل کراچی پر محترمہ بےنظیر بھٹو کے استقبالیہ قافلے پر حملے کے الزام میں بہادر آباد پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف دفعہ 302، 324، 427/34 پی پی سی 3/4 ایکسپلوژر ایکٹ اور 7 انسدادِ دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ 183/07 درج کرلیا۔ پولیس نے محترمہ بےنظیر بھٹو کی گاڑی کو بھی شاہراہ فیصل سے اپنی تحویل میں لے لیا۔

کراچی کے شہدا کے سوگ میں پاکستان بھر میں روزمرہ کی زندگی کی سرگرمیاں معطل رہیں۔

20 اکتوبر 2007ء

سانحہ کراچی پر ملک گیر احتجاج، جلاؤ، گھیراؤ، صوبہ سندھ میں مکمل ہڑتال، گوادر سے کشمیر تک سوگ، شہدا کی غائبانہ نماز جنازہ، ملک کے مختلف شہروں میں لاشیں پہنچنے پر گھروں میں کہرام۔ وکلاء نے بھی تین روزہ سوگ کا اعلان کر دیا۔ نواب شاہ کا عبدالوہاب اپنی منگنی کے دن سپرد خاک ہوا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے سانحہ کراچی میں شہید اور زخمی ہونے والے افراد کے لواحقین کی مدد کے لیے خصوصی فنڈ قائم کرنے کی ہدایت کر دی۔

متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ خلیفہ بن زید النہیان اور وزیر اعظم راشد المکتوم اور بھارتی حکمران جماعت کانگرس کی سربراہ سونیا گاندھی نے سانحہ کراچی پر محترمہ بے نظیر بھٹو سے اظہار افسوس کیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے بلاول ہاؤس کراچی میں پیپلز یوتھ سندھ کے مرکزی عہدیداروں کے وفد سے ملاقات کے دوران کہا زندگی اور موت اللہ کے اختیار میں ہے۔ پارٹی کے نوجوان جانثاروں کی شہادت نے مجھے نئی جرأت دی اور عزم پختہ کیا۔ میں شہید ذوالفقار علی بھٹو کی بیٹی ہوں اور میرے بہادر بھائی اور ساتھی میرے لیے اپنی جان کا نذرانہ دے سکتے ہیں تو میرا جینا اور مرنا بھی ملک اور عوام کے لیے ہے اور میں موت سے خوف زدہ ہو کر ملک سے جانے کی بجائے عوامی طاقت اور قوت کے لیے ملک کی بقا، تعمیر و ترقی، عوامی

خوشحالی کے لیے اور جمہوریت کی بحالی، دہشت گردی، غربت، بیروزگاری، مہنگائی اور ناانصافی کے خاتمے کے لیے جدوجہد جاری رکھوں گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز یوتھ کے نوجوان پارٹی کا قیمتی سرمایہ ہیں اور ان کی قربانیوں اور خدمات کو پارٹی نے ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا نوجوانوں کے جذبات اور عوام کی پرعزم حمایت سے جاری جدوجہد میں فتح عوام کی ہی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ میں پارٹی کے بہادر ساتھیوں اور عوام کے اعتماد کے باعث ہی ہمیشہ مشکل سے مشکل دشوار اور خطرناک حالات کا سامنا کامیابی کے ساتھ کرتی رہوں گی۔ میں ملک کے ہر علاقے میں عوام کو سلام پیش کرنے جاؤں گی کیونکہ عوام نے میرا لاکھوں کی تعداد میں استقبال کر کے جس پیار محبت اور اعتماد کا اظہار کرنے کیلئے اپنی قیمتی جانیں قربان کردیں اس سے میرا عزم اور ایمان مزید پختہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والا وقت عوام کا ہے۔ ملک میں جمہوری عوامی راج قائم ہو کر رہے گا اور ملک، عوام اور انسانیت کے دشمنوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس موقع پر پیپلز یوتھ کے مرکزی عہدیداروں نے سندھ بھر کے نوجوانوں کے پختہ عزم اور اپنی قائد پر اعتماد سے آگاہ کیا۔ دریں اثنا محترمہ بے نظیر بھٹو پیپلز پارٹی پنجاب کے سابق صدر و فیڈرل کونسل کے رکن ملک مشتاق احمد اعوان کی سربراہی میں ملنے والے شیخوپورہ کے وفد سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ضلع صدر الطاف حسین ورک، سابق ضلع ناظم چودھری توکل اللہ ورک، سٹی صدر محمد آصف خان، پی پی 166 کے ٹکٹ ہولڈر میاں مقصود احمد، ملک جمشید شہباز، مخدوم غیور بخاری اور شہباز گجر بھی موجود تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ 18 اکتوبر کو ہونے والے سانحہ نے ثابت کر دیا ہے کہ دہشت گردوں نے حکومت کے خلاف متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ سکیورٹی انتظامیہ کے باوجود ان بم دھماکوں کا ہونا حکومت کی نااہلی اور کمزور گرفت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے حکومت کے ساتھ ہر ممکنہ تعاون کریں گے کیونکہ ہمیں اپنی جان سے زیادہ 16 کروڑ عوام اور

لاکھوں قربانیوں سے حاصل ہونے والا پاکستان عزیز ہے۔

پنجاب کے سابق گورنر غلام مصطفیٰ کھر نے لاہور پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت محترمہ بے نظیر بھٹو کی زندگی شدید خطرے میں ہے۔ کراچی میں انہیں محض ڈرایا گیا ان پر اصل حملہ پنجاب میں ہوگا۔ انہوں نے کہا سانحہ کراچی جلیانوالہ باغ کے بعد برصغیر کی تاریخ کا دوسرا بڑا سانحہ ہے۔ سانحہ جلیانوالہ آزادی حاصل کرنے اور سانحہ کراچی آمریت سے مقابلہ کی سزا ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر نے اعلان کیا کہ 18 اکتوبر کو پی پی پی کے استقبالیہ جلوس میں بم دھماکوں کے نتیجہ میں شہید ہونے والوں کی یاد میں 28 اکتوبر کو ملک بھر میں یوم دعا منایا جائے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو بم دھماکوں سے خوفزدہ نہیں ہوں گی بلکہ جمہوریت کے لیے اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں گی۔

ایک خبر رساں ایجنسی ثناء نیوز کی رپورٹ کے مطابق کراچی میں ہونے والے بم دھماکوں کے باعث ایکسپورٹرز کو دوسرے ممالک سے اربوں روپے کے برآمدی آرڈر منسوخ ہو گئے ہیں۔ شہر قائد میں دھماکوں کے بعد درجنوں صنعتیں بند اور مصنوعات کی تیاری ٹھپ ہوگئی۔ غیر ملکی خریداروں نے پاکستان آنے کا شیڈول بھی منسوخ کر دیا۔ دوسرے ممالک نے اپنے شہریوں کو پاکستان میں سفر نہ کرنے کا مشورہ دے دیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ''میں نے جنرل پرویز کو ان حملوں کے سلسلہ میں مشتبہ افراد کے نام بتا دیئے ہیں اور ان میں سے ایک شخص پہلے ہی زیر نگرانی تھا''۔

سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن نے کراچی میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے استقبالیہ جلوس میں خودکش حملوں اور ان کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں کا ذمہ دار حکومت کو قرار دیا اور کہا کہ

حکومت شہریوں کے جان و مال کے تحفظ میں ناکام ہو چکی ہے۔ جنرل باڈی کے لاہور میں ہونے والے اجلاس میں کراچی دھماکوں میں ہلاک ہونے والوں کی ارواح کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مرنے والے افراد کے لواحقین کو معاوضہ ادا کیا جائے۔

---

21 اکتوبر 2007ء

امریکہ کی وزیر خارجہ کونڈ ولیزا رائس نے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کو فون کر کے سانحہ کراچی پر اظہار تعزیت کیا ہے۔ اے ایف پی نے بتایا ہے کہ وزیر خارجہ کونڈ ولیزا رائس نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے فون پر ان کی خیریت دریافت کی اور 18 اکتوبر کو پیپلز پارٹی کے کاروان جمہوریت پر ہونے والے حملوں کی مذمت کی اور جانی نقصان پر ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے افسوس کا اظہار بھی کیا۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے جناح ہسپتال میں 18 اکتوبر کے بم دھماکوں میں زخمی ہونے والے افراد کی عیادت کی۔ سابق وزیراعظم غیر متوقع دورے پر جناح ہسپتال پہنچی تھیں۔ بعد ازاں انہوں نے بم دھماکے میں ہلاک ہونے والے لیاری کے رہائشی اور پیپلز پارٹی کے ایک کارکن کے گھر جا کر تعزیت بھی کی۔ آٹھ سال کی خود ساختہ جلاوطنی کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو کا کراچی شہر کا یہ پہلا مختصر دورہ تھا جس میں انہوں نے کھارا در کے علاقے میں واقع دولہے شاہ مزار پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے ان دوروں کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا اور ان کی حفاظت کیلئے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ پروگرام کے مطابق اتوار کو پیپلز پارٹی کی رہنما ناہید خان اور پی پی پی پنجاب کے صدر شاہ محمود قریشی کو جناح ہسپتال کا دورہ کرنا تھا جس کیلئے پیپلز پارٹی کے مقامی رہنماؤں نے انتظامات کئے تھے تاہم محترمہ بے نظیر بھٹو کے اچانک جناح ہسپتال پہنچنے پر ہسپتال کا عملہ اور مریض حیران رہ گئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے

فرداً فرداً مریضوں سے ملاقات کی اور انہیں صحت یابی کے بعد بلاول ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ انہوں نے ہسپتال کی انتظامیہ کو زخمیوں کو ہر ممکن طبی سہولیات فراہم کرنے کی بھی ہدایت کی۔ زخمیوں اور ہسپتال کے عملے نے محترمہ بےنظیر بھٹو کو اپنے درمیان پا کر ''جئے بھٹو'' کے نعرے لگائے۔ اس موقع پر ہسپتال میں عام افراد کی آمدورفت بند کر دی گئی، محافظوں نے ہسپتال کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے جناح ہسپتال میں زخمیوں کو لفافوں میں 5,5 ہزار روپے کی امداد دی اور ان کے علاج معالجے پر سٹاف کا شکریہ ادا کیا۔ ایک زخمی عمران علی نے کہا کہ محترمہ بےنظیر بھٹو سے مل کر میرے سارے زخم ٹھیک ہو گئے ہیں، یہ میری زندگی کا سب سے بڑا واقعہ ہے۔

سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انتہا پسند اسلام کی خدمت نہیں کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم عوامی راج لے کر آئیں گے تمام سیاستدانوں کو سکیورٹی فراہم کی جائے۔ انہوں نے امریکہ اور برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ بم دھماکے کی تحقیقات میں مدد کریں وہ جناح ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کے بعد صحافیوں سے گفتگو کر رہی تھیں۔ انہوں نے اٹھارہ اکتوبر کے حملے سے متعلق کہا کہ اس روز پولیس اور عوامی سکیورٹی سو فیصد تھی مگر شاہراہ فیصل کی بجلی بند ہونے کی بنا پر حملہ کامیاب ہوا۔ انہوں نے ملکی قوانین کے تحت حملے کی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن کا مزید کہنا تھا کہ یہ حملہ ہر اس سیاسی قوت پر تھا جو عوام تک پہنچنا چاہتی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سیاسی لیڈروں بالخصوص حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں کو سکیورٹی فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے پیپلز پارٹی کا مشن جاری رہے گا۔ جناح ہسپتال میں جیو سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ آمریت کے خلاف جنگ کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سانحہ کراچی کی فوری طور پر تحقیقات کروائی جائیں۔ انہوں نے کہا ہم نے ایف آئی آر درج کروا دی ہے لیکن یہ کافی

نہیں، تحقیقات کر کے حقائق سامنے لانا ضروری ہے، یہ جاننا ضروری ہے کہ جلوس کے گزرنے کے موقع پر سٹریٹ لائٹس کیوں بند کر دی گئیں جس سے سکیورٹی پر مامور افراد کو مشکلات پیش آئیں۔ پیپلز پارٹی عوام کی جماعت ہے ہم اپنے کارکنوں اور عوام کو مشکل کے وقت تنہا نہیں چھوڑیں گے، ہمارے حوصلے بلند ہیں، میں دہشت گردی اور بم دھماکوں سے ڈرنے والی نہیں۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں میں جوش و ولولہ پیدا ہو گیا۔ انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی حمایت میں نعرے لگائے۔ اپنی رہائش گاہ پر غیر ملکی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا خودکش دھماکوں کے باعث ہمیں اپنی انتخابی مہم میں کسی حد تک تبدیلی کرنا پڑے گی ہم عوام سے رابطہ کریں گے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے واقعہ کی تحقیقات آزادانہ کرانے کا مطالبہ کیا۔

کراچی میں شاہراہ کارساز کے قریب پیپلز پارٹی کے قافلے میں دھماکوں کی ایف آئی آر درج کرانے کیلئے سابق وزیراعظم اور پارٹی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے درخواست بہادر آباد تھانہ میں جمع کروا دی گئی ہے جس میں کسی کو ملزم نامزد نہیں کیا گیا۔ درخواست میں 140 بے گناہ پاکستانیوں کی ہلاکت اور 350 سے زائد افراد کے زخمی ہونے کا الزام نامعلوم ملزموں پر عائد کیا گیا ہے۔ یہ درخواست اتوار کو پارٹی رہنماؤں سید قائم علی شاہ، شیری رحمان، نثار کھوڑو اور آفتاب شعبان میرانی نے تھانہ کے ایس ایچ او کو جمع کرائی جو انہوں نے وصول کر لی جس کے ساتھ محترمہ بے نظیر بھٹو کا ایک صفحہ پر مشتمل خط بھی منسلک کیا گیا ہے جو دبئی سے روانگی سے قبل محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر جنرل پرویز مشرف اور دیگر حکام کو بھیجا تھا اور اس میں کہا گیا تھا کہ اگر کراچی میں ان کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آتا ہے تو اس کی ذمہ دار تین اہم حکومتی شخصیات ہوں گی۔

کراچی میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی ریلی میں بم دھماکوں میں جاں بحق ہونے والے شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ پورے ملک میں ادا کی گئی۔ اس غائبانہ نماز جنازہ کی اپیل پیپلز

پارٹی نے کی تھی۔ نماز جنازہ کے موقع پر کئی جگہوں پر رقت آمیز مناظر دیکھنے کو ملے اور جیالے ایک دوسرے سے گلے لگ کر روتے رہے، متعدد شہروں میں کاروبار بند رہا اور سڑکوں پر ٹائر جلائے گئے، کارکنوں نے حکومت کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے سڑکیں بند کر دیں، سڑکوں پر ٹریفک بہت کم دیکھنے کو ملی، کارکنوں نے بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھیں۔ لاہور میں داتا دربار مسجد میں قرآن خوانی اور غائبانہ نماز جنازہ میں پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر، لاہور کے صدر عزیز الرحمٰن چن، نوید چودھری، اسلم گل، سمیع اللہ خان، زکریا بٹ، میاں ایوب، عبدالقادر شاہین، سید سجاد بخاری، منیر احمد خان، آصف ہاشمی، میاں منیر، دلاور بٹ، سہیل ملک، مانی پہلوان طاہر خلیق، جوزی بٹ، چودھری طارق جاوید، حاجی اعجاز ایم پی اے، عمر مصباح، علامہ رائے مزمل، مولانا یوسف اعوان، عظمٰی بخاری، شاہدہ جبیں، بیگم صغیرہ اسلام، یاسمین مصباح، نرگس خان اور بڑی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔ حیدرآباد میں اور مضافاتی علاقوں میں تیسرے دن بھی فضا میں سوگ طاری رہا، شہر کے اہم تجارتی مراکز بند رہے، کئی مقامات پر مشتعل نوجوانوں نے ٹائروں کو آگ لگائی اور کھلی ہوئی دکانوں اور ٹریفک پر پتھراؤ کیا، مختلف ٹولیوں میں یہ ڈنڈا بردار نوجوان حکومت میں شامل اہم شخصیات کے خلاف نعرے بھی لگاتے رہے۔ کوٹری اور جام شورو میں مکمل شٹر ڈاؤن رہا۔ کارساز بم دھماکہ میں شہید ہونے والے راشد سینھڑو کی نماز جنازہ عید گاہ روڈ پر ادا کی گئی۔ نوجوانوں نے مختلف چوراہوں پر ٹائر نذر آتش کیے۔ نواب شاہ میں مکمل طور پر شٹر ڈاؤن رہا اور جاں بحق ہونے والوں کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور فاتحہ خوانی کی گئی۔ ضلع ناظم نواب شاہ نے نواب شاہ کے جاں بحق ہونے والے پانچ کارکنوں کے لواحقین کیلئے ایک ایک لاکھ روپے امداد کا بھی اعلان کیا۔ کارکنوں نے حکومت کے خلاف بھی نعرے بازی کی اور ٹائر جلا کر سڑکیں بلاک کر دیں۔ خیرپور، سکھر گھوٹکی میں بھی یوم سوئم منایا گیا۔ جاں بحق ہونے والے کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور علاقوں میں تیسرے روز بھی سوگ کا سماں رہا۔ پیپلز پارٹی کے کارکن احسان مزاری کے سوئم میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی،

میر پور خاص میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے بڑی تعداد میں ریلی نکالی اور غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ شکار پور میں بھی ایک بڑی ریلی نکالی گئی جو گھنٹہ گھر جا کر اختتام پذیر ہوئی۔ کشمور میں بھی غائبانہ نماز جنازہ میں بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے، لوگ بہت جذباتی تھے، نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد نعرے بازی کی گئی، نماز جنازہ میں قائم علی شاہ، رضا ربانی، غلام عباس، نوید قمر، خورشید شاہ، باسط جہانگیر اور ملک بھر سے آئے ہوئے رہنماؤں نے شرکت کی۔ غائبانہ نماز جنازہ پشاور میں پریس کلب کے سامنے ادا کی گئی جس کے بعد پیپلز پارٹی کے زیر اہتمام ایک ریلی نکالی گئی جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ اسلام آباد، راولپنڈی، کوئٹہ، ملتان، فیصل آباد، شیخوپورہ سمیت ملک کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں شہدائے کراچی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ کارکنوں نے حکومت کے خلاف نعرے بازی کی اور محترمہ بے نظیر کیلئے ہر قربانی دینے کا عزم دہرایا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے اچانک جناح اسپتال میں زخمی کارکنوں، لیاری میں جاں بحق کارکنوں کے اہل خانہ سے تعزیت، ضیاالدین اسپتال میں معمر سیاست داں معراج محمد خان کی عیادت کے بعد بلاول ہاؤس میں خواتین کارکنوں کے خطاب سے پی پی پی کے کارکنوں کو نیا ولولہ اور حوصلہ ملا۔ 18 اکتوبر کے بم دھماکے کے بعد یہ تاثر عام تھا کہ وہ انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کے بعد لاڑکانہ جائیں گی یا پھر بلاول ہاؤس تک محدود رہیں گی تاہم انہوں نے عام سکیورٹی میں شہر بھر کا دورہ کیا اور پارٹی کارکنوں سے خطاب کر کے اس تاثر کو غلط ثابت کر دیا ان کے اس اقدام سے اس بات کو تقویت ملی ہے کہ وہ آئندہ آزادانہ طور پر عوامی اجتماعات سے خطاب کریں گی۔

بیلجیم کی حکمران سوشلسٹ پارٹی کے اجلاس میں پارٹی ممبران نے سانحہ کراچی میں جاں بحق ہونے والوں کے سوگ میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی۔

ق لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین نے ق لیگ لاہور کے صدر میاں منیر کی

جانب سے دی گئی دعوت کے موقع پر بات چیت کرتے ہوئے کہا ''ہمارے امیدوار انتخابی مہم میں صرف پیپلز پارٹی اور محترمہ بے نظیر بھٹو کو ٹارگٹ کریں گے''۔ اس موقع پر میاں منیر، کامل علی آغا، ٹاؤن ناظمین طارق ثناء باجوہ اور میاں جاوید علی سمیت دیگر عہدیدار بھی موجود تھے۔

سانحہ کراچی کے شہدا کے سوئم کے موقع پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے جائے وقوعہ پر اپنے خون کے چراغ جلائے۔

پاکستان پیپلز پارٹی لندن کے صدر چوہدری ریاض اور پارٹی راہنما میاں شاہد نے بلاول ہاؤس میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی اور پیشکش کی کہ وہ پی پی پی اور سینز کے پلیٹ فارم سے سانحہ کراچی میں شہید اور زخمی ہونے والوں کے لیے عطیات جمع کرنا چاہتے ہیں جس کی محترمہ بے نظیر بھٹو نے اجازت دے دی۔

پیپلز پارٹی لاہور نے سانحہ کراچی میں جاں بحق ہونے والوں کے ایصال ثواب کے لیے ہفتہ دعا کا اعلان کیا۔ اس سلسلہ میں منگل کے روز پی پی پی لاہور کے سابق صدر اسلم گل کی رہائش گاہ پر سہ پہر 3 بجے بدھ کو حاجی اعجاز ایم پی اے کی رہائش گاہ پر جمعرات کو پی پی لاہور کے آفس باغبانپورہ پر جبکہ جمعہ کو زکریا بٹ کی طرف سے رنگ محل میں قرآن خوانی اور دعا کی جائے گی۔

پیپلز لیبر فیڈریشن سے ملحقہ محنت کشوں کی تنظیموں کے زیر اہتمام شہداء کراچی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں واپڈا پی ٹی سی ایل بنکس، پیکو لمیٹڈ، ریلوے اور دیگر اداروں کے مزدوروں رہنماؤں عبدالقادر شاہین چیئرمین، قیصر مصطفیٰ خان صدر، نصیرالدین جنرل سیکرٹری، غلام صابر ذکی صدر پنجاب، ملک یعقوب اعوان صدر لاہور اور رانا شفیق قمر جنرل سیکرٹری پنجاب اور دیگر مزدور رہنماؤں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد محنت کشوں نے احتجاجی ریلی بھی نکالی جس میں جمہوریت کی بحالی اور آمریت کے خاتمے کیلئے جدوجہد تیز کرنے کا اعلان کیا گیا۔

22 اکتوبر 2007ء

بلاول ہاؤس کراچی میں ایک پُر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا:

میں سانحہ کارساز کی تحقیقات سے مطمئن نہیں ہوں اور اگر اس واقعہ کی تحقیقات میں غیر ملکی ماہرین کو شامل نہ کیا گیا تو نتائج قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عوام کے حقوق کی بحالی چاہتے ہیں جو جمہوریت کی بحالی سے ہی ممکن ہے جبکہ میری جدوجہد عوام کیلئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اقتدار میں عوام کو لانا چاہتے ہیں جبکہ بعض عناصر پاکستان کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں کراچی اور لاڑکانہ میں ان کے گھروں پر حملے کی دھمکیاں موصول ہو رہی ہیں جس کی ذمہ داری مخالف سیاسی جماعت پر ڈالی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن تمام سیاسی جماعتوں کو بلائے اور مسائل حل کروائے جبکہ انتخابات کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان میں منصفانہ انتخابات کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر 18 اکتوبر کو سٹریٹ لائٹس روشن ہوتیں تو حملہ آور کی نشان دہی ممکن تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حملے میں ملوث افراد کی گرفتاری کا فی الحال علم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مشرف اور ان کی ٹیم سے مفاہمت چاہتے ہیں مگر

حکمران جماعت مسلم لیگ میں خودکش حملوں کی حمائت کرنے والے بھی موجود ہیں اور میں ملک میں مثبت تبدیلی کا پیغام لے کر آئی ہوں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ حکومت کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ اس نے کاروانِ جمہوریت کی ریلی کو تحفظ فراہم کیا ہے، تاہم اب تک کی تحقیقات درست سمت میں نہیں جا رہیں۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ سابق وزیراعظم نواز شریف نے سانحہ کراچی کے بعد تعزیت کیلئے فون کیا تھا۔ وہ ایک سیاسی رہنما ہیں اور پی پی سیاسی جدوجہد پر یقین رکھتی ہے۔ اس طرح ہمیں ملکی مفاد اور سلامتی کیلئے بھی تمام پارٹیوں کو مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جن تین افراد کی نشاندہی کی ہے، حکومت کو اس حوالے سے آگے آنا چاہیے۔ بعدازاں محترمہ بےنظیر بھٹو آفتاب شعبان میرانی کے گھر گئیں اور ان کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کی۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی سندھ کے صدر قائم علی شاہ اور نثار کھوڑو بھی موجود تھے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے قائم علی شاہ سے دریافت کیا کہ ہماری ایف آئی آر کا کیا ہوا۔ کیا ہمیں عدالت جانا پڑے گا جس پر قائم علی شاہ نے انہیں بتایا کہ ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ ایف آئی آر میں مسلم لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین کے اس الزام کو بھی شامل کرایا جائے کہ دھماکے ہم نے خود کرائے ہیں۔ متحدہ قومی موومنٹ کے ایک وفد نے بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن سے بلاول ہاؤس میں ملاقات کی اور 18 اکتوبر کی شہادت پر تعزیت کا اظہار کیا۔ وفد کی قیادت رابطہ کمیٹی پاکستان کے انچارج انور عالم کر رہے تھے۔ سینئر صوبائی وزیر سید سردار احمد، صوبائی وزیر شعیب بخاری اور عبدالحسیب وفد میں شامل تھے۔ ایم کیو ایم کے وفد سے بات

کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ سندھ صوفیوں کی سرزمین ہے جنہوں نے ہمیشہ بھائی چارے، ہم آہنگی اور امن و آشتی کا درس دیا ہے اور ہمیں ان کے پیغام کو عام کرنا ہے تاکہ دہشت گردی کا خاتمہ ہو سکے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم متوسط طبقے کی نمائندہ جماعتیں ہیں اور دونوں ہی ہمسایہ ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی خواہاں ہیں۔ ثروت اعجاز قادری کی سربراہی میں سنی تحریک کے وفد نے بھی کارکنوں کی ہلاکتوں پر اظہار تعزیت کیلئے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ وفد کے ارکان نے مرحومین کی مغفرت کیلئے دعا کی اور کہا کہ وہ پیپلز پارٹی کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ امریکی ٹی وی کو انٹرویو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ صدر جنرل پرویز مشرف کو جن 3 افراد کے نام دیئے ہیں ان میں سے ایک ان کا قریبی ساتھی ہے۔ ان حملوں کے بارے میں امریکہ نے کوئی اشارہ نہیں دیا اور نہ ہی ان 3 لوگوں کے نام بتائے، ان تین لوگوں کے بارے میں ایک برادر مسلم ملک نے حکومت پاکستان اور صدر جنرل پرویز مشرف کو معلومات فراہم کیں پھر جنرل مشرف نے ان کے بارے میں مجھے بتایا، جنرل مشرف نے مجھے بتایا کہ میرے پاکستان آنے پر مجھے قتل کرنے کیلئے دہشت گرد خودکش حملہ آوروں کے چار سکواڈ تیار کر رہے ہیں، مجھے معلوم تھا کہ سانحہ کراچی رونما ہوگا، مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوگا، مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ میرے استقبال کیلئے آنے والے لوگ بھی خطرات سے دوچار ہوں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ جو لوگ بھی میرے استقبال کیلئے آئے وہ خطرات سے کھیل کر یہاں آئے، ان کے ساتھ میں بھی خطرات سے کھیلی کیونکہ ہمارے سامنے ایک مقصد تھا،

ہم اپنے ملک پاکستان کو محفوظ بنانا چاہتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو اسی صورت محفوظ بنایا جاسکتا ہے جب ملک میں جمہوریت محفوظ ہو گی۔ خدانخواستہ اس ملک میں طالبان طرز کے لوگ آ گئے تو پاکستان میں ہر ایک کی زندگی کو خطرہ ہو گا، یہ لوگ لوگوں کو قتل کریں گے، خواتین کو تعلیم نہیں حاصل کرنے دیں گے، ایسی صورتحال میں ملک میں بھوک و افلاس میں اضافہ ہو گا، لوگ بھوکے مریں گے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو سے سوال کیا گیا کہ جب وہ جانتی تھیں کہ ان کی ریلی خطرے سے دو چار ہے تو انہوں نے اس سفر کو جاری کیوں رکھا۔محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ اگر اس ریلی کو روک دیتی تو اس سے دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کو شہ ملتی اور وہ خود کو محفوظ محسوس کرتے اس کا مطلب یہ ہوتا کہ دہشت گرد ہمیں اپنی اقدار تبدیل کرنے کیلئے دباؤ میں لا سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دہشت گرد قوم کو اپنے نرغے میں لے کر لوگوں کے معیار زندگی کو تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی تھی کہ مجھ پر حملہ کیا جاسکتا ہے، انہی طاقتوں سے نمٹنے کیلئے میں نے ملک واپسی کا فیصلہ کیا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ میں نے حملے کے حوالے سے جن تین اہم شخصیات کے نام لیے اور ان کے بارے جنرل مشرف کو لکھا تھا یہ وہ لوگ ہیں جو آمریت کو سہارا دینا چاہتے ہیں۔ جن لوگوں کا میں نے نام لیا ان میں ایک خفیہ ادارے کا سربراہ اور صدر مشرف کا قریبی ساتھی ہے جبکہ دو لوگ حکومت میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ ایک بڑے عرصے سے میرے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان لوگوں نے پاکستان آنے سے روکنے کیلئے بہت کوشش کی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا

کہ یہ لوگ مسلسل میرے پارٹی کارکنوں سے رابطے کر رہے تھے۔ یہ ایک طویل داستان ہے، یہ لوگ میرے سیاسی مخالفین میں شامل ہیں۔ یہ تاریخ 1977ء سے شروع ہوئی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ملک میں اسلام کے نام پر کام کر رہے ہیں اور ملک میں اسلامی نظام لانا چاہتے ہیں۔ یہ جنگ جو اس وقت بین الاقوامی سطح پر پھیل گئی ہے حقیقت میں ایک عرصہ قبل پاکستان کی گلیوں سے شروع ہوئی تھی۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار چوہدری نے کہا کہ سانحہ کراچی میں تحقیقاتی اداروں نے پیش رفت نہ کی تو وہ ازخود نوٹس لیں گے۔

سانحہ کراچی کے شہدا کے لواحقین اور زخمیوں کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہوئے ق لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین نے ایک نجی ٹی وی سے گفتگو کے دوران کہا کہ

18 اکتوبر کو کراچی میں ہونے والے بم دھماکے سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے پیپلز پارٹی نے خود کرائے ہیں۔ آصف زرداری نے ان دھماکوں کی سازش تیار کی اور محترمہ بےنظیر بھٹو نے پارٹی کی دوسری قیادت سے مل کر اس پر عملدرآمد کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ دھماکوں کے وقت محترمہ بےنظیر ٹرک کے نچلے حصے میں چلی گئی تھیں اور ان دھماکوں میں پیپلز پارٹی کا کوئی بندہ جاں بحق یا زخمی نہیں ہوا۔ ایک نجی ٹی وی کے پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے چودھری شجاعت حسین نے کہا کہ سانحہ کراچی میں خود پیپلز پارٹی کی قیادت ملوث ہے اور پیپلز پارٹی سے ہماری مفاہمت کسی صورت نہیں ہوسکتی۔

پیپلز پارٹی کی سربراہ و سابق وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو نے چودھری شجاعت کے بیان کو پاگل پن پر مبنی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے تحقیقات مشکوک ہوگئیں اور غیر ملکی

اداروں کی تحقیقاتی عمل میں شمولیت ناگزیر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کو ہتھیار پھینک کر مذاکرات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے پیر کو مزار قائد پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ مزار قائد پر حاضری کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ مزار قائد پر قائداعظم محمد علی جناح کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ عوام کی خادم ہیں اور یہی کارواں عوام اور خطے کو امن دے گا۔ دہشت گرد چاہتے ہیں کہ عوام کو حقوق نہ ملیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کی طرح ہمارے ہاتھوں میں کوئی اسلحہ نہیں ہے صرف زبان اور نظریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کو ہتھیار پھینکنا چاہئیں اور اگر کوئی اختلافات ہیں تو نظریاتی اور پرامن طور پر مذاکرات کرنے چاہئیں اور عوام پر فیصلہ چھوڑ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وہ فخر محسوس کرتی ہے کہ ایوب خان کے دور سے لے کر آج تک پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دیا۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں لیکن عوام کی ذمہ داری سے کبھی بھی منہ نہیں موڑا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ ق کے سربراہ چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے خود یہ حملے کیے ہیں۔ کراچی سانحے میں پاکستان پیپلز پارٹی کے 140 کارکن جاں بحق اور 500 سے زائد زخمی ہوئے ہیں جب اس قسم کے پاگلانہ بیانات دیئے جائیں گے تو پھر سانحہ کی تحقیقات غیر ملکی اداروں سے کرانا ضروری ہے تاکہ ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ ق کے صدر کا بیان سانحہ کراچی میں ملوث افراد کو تحفظ دینے کے مترادف ہے اور وہ دہشت گردوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کارکن قربانی کے بکرے نہیں تھے۔ میں نے مزار قائد پر حاضر ہو کر قائد کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ ہم پاکستان کو ان کے خواب کے مطابق وفاقی جمہوری اور عوامی ملک بنائیں گے۔

صدر جنرل پرویز مشرف کے ترجمان میجر جنرل (ر) راشد قریشی نے ان میڈیا رپورٹس کو مسترد کر دیا کہ انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل بریگیڈیئر (ر) اعجاز شاہ کو ان

کے عہدے سے ہٹایا جارہا ہے۔ پیر کو میڈیا رپورٹس پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر مشرف کے ترجمان نے کہا کہ ڈائریکٹر جنرل آئی بی کو عہدے سے ہٹانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے اہم پیشہ وارانہ فرائض کے حوالے سے غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔

افغانستان میں طالبان نے پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو پر کراچی میں ہونے والے خودکش حملے میں ملوث ہونے کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ افغان طالبان افغانستان سے باہر حملے نہیں کرتے۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق نامعلوم مقام سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے طالبان کمانڈر ملا حیات اللہ خان نے کہا کہ طالبان محترمہ بے نظیر کے قافلے پر حملے میں ملوث نہیں ہیں۔

کراچی میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی استقبالی ریلی میں خودکش بم دھماکوں میں ہلاک ہونے والے افراد کی لاہور ہائیکورٹ کے احاطہ میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ حافظ انصار الحق نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ اس موقع پر ہائیکورٹ بار کے صدر محمد احسن بھون، سیکرٹری سرفراز احمد چیمہ، پاکستان بار کونسل کے رکن سینیٹر سردار لطیف خان کھوسہ، سابق سیکرٹری اعظم نذیر تارڑ، پنجاب بار کونسل کے رکن خرم لطیف کھوسہ، پی ایل ایف کے میاں محمد حنیف طاہر، عابد ساقی، منظور ملک اور دیگر وکلاء نے شرکت کی غائبانہ نماز جنازہ کے بعد جاں بحق ہونے والے افراد کی ارواح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی ریلی پر خودکش حملے انہیں اور شہری معاشرہ کی تمام سیاسی جماعتوں کو خوفزدہ اور بلیک میل کرنے کے لیے ایک وارننگ تھے لیکن وہ خوفزدہ ہوں گی نہ بلیک میل۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسند ہمیشہ آمریت میں فروغ پاتے ہیں انہیں علم ہے کہ اعتدال پسندی اور جمہوریت ان کا خاتمہ ہے اور وہ ان دونوں کو ختم کرنے کے لیے ہر کچھ کر گزریں گے۔ فنانشل ٹائمز میں شائع ہونے والے اپنے ایک آرٹیکل میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے یہ زندگی خوفزدہ ہونے کیلئے نہیں

گزاری۔ پاکستان میں نئی نسل کے دل اور دماغ جیتنے کی جنگ ہو رہی ہے۔ یہ پاکستان کے جمہوری قوم کے طور پر مستقبل کی جنگ ہے۔ نئی نسل کو اعتدال پسندی اور انتہا پسندی کے درمیان انتخاب کرنا ہوگا۔ جمہوریت اور ڈکٹیٹر شپ، امن اور جنگ میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے حامیوں نے جس مقصد کیلئے خون بہایا ہے وہ اس سے کمٹمنٹ کا اعادہ کرتی ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ شدت پسند قوتیں ان سے خوفزدہ ہیں ڈکٹیٹر جنرل ضیاء نے بھی کہا تھا کہ اس نے مجھے زندہ چھوڑ کر سب سے بڑی غلطی کی۔ لندن کے روزنامہ ٹائمز نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا ایک انٹرویو شائع کیا جس میں انہوں نے امریکہ اور برطانیہ سے کہا کہ وہ 18 اکتوبر کو کراچی میں ان کی ریلی پر حملہ کی تحقیقات میں مدد دیں، انہیں سرکاری تحقیقات پر کوئی اعتماد نہیں۔ انہوں نے برطانیہ سمیت بعض ملکوں کے سفارتکاروں سے سانحہ کراچی کے حوالے سے بات کی اور ''غیر جانبدارانہ اور آزادانہ تحقیقات'' کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے صدر پرویز مشرف سے مطالبہ کیا کہ وہ تحقیقات کرنے والے پولیس افسر منظور مغل کو ہٹائیں کیونکہ جب ان کے شوہر پر 1999ء میں بے پناہ تشدد کیا گیا وہ اس کام کے انچارج تھے۔ انہوں نے کہا کہ ''میں چاہتی ہوں کہ حکومت پاکستان بین الاقوامی کمیونٹی کی مدد حاصل کرے کہ وہ اپنے تیکنیکی ماہرین کو پاکستان بھیجیں تاکہ وہ اس قسم کے جرائم کی چھان بین میں مدد دیں''۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اعتراف کیا کہ انہیں اپنی الیکشن مہم میں تبدیلی کرنا ہوگی لیکن عوام تک پہنچنے کی مہم ختم نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ جلد لاڑکانہ اور پھر دوسرے شہروں میں جائیں گی۔ انہوں نے میاں نواز شریف کی تعریف کی جنہوں نے بم حملہ کے بعد سب سے پہلے فون کال کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ پاکستان میں ہی رہیں گی البتہ ان کے شوہر باہر رہیں گے۔ کیونکہ ان کی صحت خراب ہے اور وہ بچوں کی بھی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل ڈان میکنن نے محترمہ بے نظیر بھٹو پر 18 اکتوبر کے

حملہ کی مذمت کرتے ہوئے اسے وحشت انگیز قرار دیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے نام اپنے خط میں دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے دھماکوں میں زندہ بچ جانے پر اطمینان کا اظہار کیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ سے نکالنے کا مطالبہ کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل فاروق ایچ نائیک نے سیکرٹری داخلہ کے نام اپنے خط میں کہا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں ڈال دیا گیا ہے جبکہ ان کو سرکاری طور پر ابھی تک مطلع نہیں کیا گیا۔

23 اکتوبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل فاروق نائیک کو ایک دھمکی آمیز خط ملا جو سپریم کورٹ میں ان کے لیے چھوڑا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو بکری کی طرح ذبح کر دیا جائے گا۔ فاروق ایچ نائیک نے اس خط کے بارے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس کو تحریری طور پر آگاہ کر دیا۔

مصر کے صدر حسنی مبارک نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی ریلی میں بم دھماکوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس سانحہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے جنگ گروپ آف نیوز پیپرز کے ایک پینل کو بلاول ہاؤس کراچی میں انٹرویو دیا۔ انٹرویو کی تفصیلات سوال اور جواب کی شکل میں مندرجہ ذیل ہیں:

س: آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ نے وقت دیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ دہشت گردی کی اس خوفناک واردات میں آپ محفوظ رہیں۔ کسی سیاسی جلسے میں ہونے والا یہ پہلا اتنا بڑا دھماکا تھا۔ آپ کیا محسوس کر رہی ہیں؟

ج: بہت شکریہ۔ یہ پاکستان کے عوام کی دعائیں تھیں ان کی محبت تھی جس نے ہمیں محفوظ رکھا لیکن اتنے لوگوں کی جانیں چلی گئیں۔ میرے کارکنوں نے اپنی زندگی نثار کر دی۔ میں ابھی تک دکھ میں ہوں۔ ہمیں پہلے سے خدشہ تھا۔ ہمارے کارکن پوری طرح تیار

تھے اسی لئے وہ پہلے دھماکے کے باوجود بھاگے نہیں۔ وہ ہمارے ٹرک کے گرد دیوار بن گئے۔ وہ نہ ہوتے تو خودکش ٹرک کو اڑا سکتا تھا۔ بہت خون بہہ گیا۔ یہ بہت بڑی واردات تھی۔ ہم نے اسی لیے بین الاقوامی ماہرین سے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ پاکستان میں تحقیقات کرنے والے اداروں کے پاس جدید ترین سائنسی تیکنیک نہیں ہے۔ بین الاقوامی ادارے ایسے معاملات میں جلد سراغ پا لیتے ہیں۔ انہیں اس میں مہارت بھی ہے۔ بڑی بڑی وارداتوں کی تہہ تک پہنچنے اور اصل ذمہ داروں کو پکڑنے کا تجربہ بھی ہے۔ غیر ملکی ماہرین کے تعاون کی مخالفت کا کوئی جواز نہیں ہے۔ میں شکر گزار ہوں کہ دنیا بھر سے ہمدردی کے پیغامات کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ اس بھیانک واردات کے اصل ملزموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے بیان کا بھی خیر مقدم کرتی ہوں۔ انہوں نے صرف میرے لیے نہیں بلکہ اصولی طور پر دہشت گردی کے خاتمے اور بین الاقوامی امن کے قیام کیلئے اس امر پر زور دیا ہے کہ اس خودکش حملے کے ذمہ داروں، منصوبہ سازوں اور معاونت کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے تک لایا جائے۔ اس حوالے سے پاکستانی حکام سے موثر تعاون کیا جائے۔ سلامتی کونسل دنیا کے تمام ملکوں پر مشتمل اقوام متحدہ کا اعلیٰ ترین ادارہ ہے۔ اس نے بھی جرم کی خطرناک نوعیت کے پیش نظر بین الاقوامی تعاون پر زور دیا ہے اور خاص طور پر کہا ہے کہ اس ہولناک واقعے کے آرگنائزرز اور ماسٹر مائنڈز تک پہنچا جائے۔ بین الاقوامی دنیا یہ چاہتی ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کو منظم کرنے والوں اور سرپرستوں کو بے نقاب کر کے انہیں سخت سزائیں دی جائیں جس پر یقیناً ساری پاکستانی قوم متفق ہوگی کسی کو اس سے اختلاف نہیں ہونا چاہیے۔

س: آپ 8 سال بعد اپنے وطن واپس آئیں۔ آپ کا شاندار استقبال ہوا۔ پھر یہ خونریز خودکش حملہ ہو گیا۔ اس کے بعد ملکی اور بین الاقوامی رہنماؤں سے فون پر بات ہوئی۔ مختلف شخصیتوں، کارکنوں دوسری جماعتوں کے رہنماؤں سے بھی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔

آپ کو اب پاکستان 1999ء کے پاکستان سے کتنا مختلف لگ رہا ہے؟

ج: پاکستان میرا وطن ہے۔ میری دھرتی ہے، اس لمحے خوشی بھی ہے، غم بھی، ایئرپورٹ سے لے کر شارع فیصل تک عوام فتح مند نظر آ رہے تھے۔ 30 لاکھ پاکستانی جمع تھے ہم سب بہت خوش تھے۔ وہ گا رہے تھے، ہنس رہے تھے، انہیں امید تھی کہ مکمل جمہوریت آئے گی۔ عوامی راج قائم ہوگا، عوام کے مسئلے حل ہوں گے، بیروزگاری کا خاتمہ ہوگا۔ ملک میں امن وسکون آئے گا، خاندان آئے ہوئے تھے، بچے عورتیں ساتھ تھیں۔ ایک جشن کا سماں تھا پھر شام ہونے لگی۔ رات کا اندھیرا ہوا تو ہم نے دیکھا کہ سڑک کی بتیاں بند ہیں۔ پہلے سے خدشات تھے۔ اس تاریکی میں تو خودکش حملہ آور آسانی سے نزدیک آسکتے ہیں۔ اتنا اندھیرا کیوں ہے۔ ہم سب فکرمند تھے۔ میں نے امین فہیم صاحب سے کہا کہ وہ کسی کو فون کریں۔ ان کا فون کام نہیں کر رہا تھا، شیری رحمٰن سے کہا کہ وہ اخبار والوں کو فون کریں کہ ایسا کیوں ہے۔ بتیاں کھولنے کیلئے کہیں۔ منتخب ارکان اسمبلی کو ہم نے ایس ایم ایس بھیجے کہ وہ حکومت سے کہیں کہ بتیاں کھولیں۔ پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ خوشی کا دن تباہی کی رات میں بدل گیا۔ جب دھماکا ہوا تو رات روشن ہوگئی۔ پورا علاقہ اس آگ سے روشن ہوگیا۔ ایک بہت بڑا المیہ ہوگیا۔ ہر دور میں اپنی کربلا ہوتی ہے۔ اپنے یزید ہوتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ عوام کے حقوق غصب کریں۔ عوام خوش نہ ہوں۔ عوام کے مسائل حل نہ ہوں، عوام ان کے غلام بن کر رہیں لیکن وہ جان لیں کہ عوام سچائی کے راستے پر چل پڑے ہیں وہ اپنے حقوق حاصل کر کے رہیں گے۔ انہوں نے پہلے بھی قربانیاں دی ہیں۔ 18 اکتوبر کی رات کو بھی دی ہیں۔ میں ان کے درمیان ہوں مجھے ان بم دھماکوں سے نہیں ڈرایا جاسکتا۔ میں عوام کا راستہ کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گی انہیں ان کی منزل تک آخری فتح تک لے کر جاؤں گی۔

س: کہا جا رہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے پاکستان میں انتہا پسندی کے خاتمے اور مکمل جمہوریت کیلئے صدر جنرل پرویز مشرف اور آپ کے درمیان اشتراک کار کیلئے مفاہمت کروائی ہے۔ اس خوفناک واردات کے بعد حکومت اور آپ کے جس قسم کے بیانات آ رہے ہیں کیا ان کیلئے اب بھی یہ آسان ہو گا کہ اس اشتراک کار کو جاری رکھ سکیں؟

ج: مجھے معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی اخبارات میں یہ بات آتی رہی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے جنرل پرویز مشرف اور ہمارے درمیان کوئی مفاہمت کروائی ہے۔ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ سچائی یہ ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں یہ کہتی رہی ہیں کہ بین الاقوامی برادری ڈکٹیٹر شپ کے مقابلے میں جمہوریت کا ساتھ دے۔ دوسرے ملکوں سے سرکاری، غیر سرکاری وفود آئے ہیں تو وہ ساری جماعتوں سے ملتے ہیں ان سے حکومتی پارٹی والے بھی ملاقاتیں کرتے ہیں۔ ایم ایم اے والے بھی ملتے رہے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) والے بھی اور عمران خان بھی۔ سب ان سے یہی کہتے رہے ہیں کہ ملک میں مکمل جمہوریت آنی چاہیے۔ انتخابات شفاف اور آزادانہ ہونے چاہئیں۔ ابھی این ڈی آئی (نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ) کا وفد آیا۔ جس میں سینیٹر ٹام ڈیشلے جیسی اہم شخصیت بھی شامل تھی۔ ان سے بھی تمام سیاسی جماعتیں ملی ہیں انہوں نے جو تجاویز دیں جو انتخابی سیاسی اصلاحات پیش کی ہیں ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یقیناً ان سے انتخابات کے آزادانہ ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ تجاویز کسی ایک سیاسی پارٹی یا کسی ایک ملک کے حق میں نہیں ہیں بلکہ یہ آفاقی اصول ہیں جو یہ تھنک ٹینک سب ممالک کیلئے تجویز کرتے ہیں۔ پی پی پی ان کا خیر مقدم اس لیے کرتی ہے کہ قائداعظم بھی ملک میں جمہوریت چاہتے تھے۔ قائدعوام شہید ذوالفقار علی بھٹو نے جمہوریت ہی کیلئے طویل جدوجہد کی اور بالآخر اپنی جان بھی جمہوریت کیلئے قربان کر دی۔ برصغیر کے لاکھوں انسانوں نے بھی اس لیے قربانیاں دی تھیں کہ ایک ایسا ملک وجود میں

آئے جہاں جمہوریت ہو، لوگوں کو اپنی مرضی سے اپنے حکمران چننے کا حق ہو۔ اب بھی تمام سیاسی جماعتوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جارہا ہے بین الاقوامی برادری بھی اس پر زور دے رہی تھی۔ اس لیے جنرل پرویز مشرف نے خود پہل کی اور پی پی پی سے مذاکرات شروع کیے۔ یہ مذاکرات اب نہیں، 1999ء سے شروع ہوئے تھے کبھی بند نہیں ہوئے۔ مختلف مراحل میں مختلف انداز میں ہوتے رہے ہیں اور یہ صرف ہم سے نہیں تمام سیاسی جماعتوں سے ہوئے ہیں۔ یہ مذاکرات مسلم لیگ (ن) کے میاں نواز شریف سے بھی ہوئے۔ ان کے نتیجے میں ہی وہ ملک سے باہر چلے گئے۔ یہ مذاکرات عمران خان سے بھی ہوئے ان کے نتیجے میں ریفرنڈم میں باوردی صدر کی حمایت کی گئی۔ ایم ایم اے سے بھی ہوئے جس کے نتیجے میں لیگل فریم ورک آرڈر میں انہوں نے حکومت کا بھرپور ساتھ دیا۔ حکومت کے یہ مذاکرات ہر سیاسی جماعت سے کسی نہ کسی مرحلے پر ہوئے ہیں۔ ان کی بنیاد پر کبھی کسی جماعت نے حکومت کا ساتھ دیا کبھی دوسری سیاسی جماعت نے ساتھ دیا۔ ہمیں یہ فخر ہے کہ ہم اصولوں کی بنیاد پر مذاکرات کرتے رہے، کسی غیر آئینی، غیر جمہوری معاملے میں حکومت کا ساتھ نہیں دیا بلکہ دنیا نے دیکھا کہ پی پی پی سے مذاکرات کے نتیجے میں ہی اب جنرل پرویز مشرف نے سپریم کورٹ کے سامنے یہ وعدہ کیا کہ آئندہ صدارتی حلف اٹھانے سے پہلے چیف آف آرمی اسٹاف کا عہدہ چھوڑ دیں گے۔ وردی اتار دیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری بڑی اصولی فتح ہے۔ ہمارے مذاکرات کا دوسرا مثبت نتیجہ یہ ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان قومی سطح پر مفاہمت ہو گی اور ایک ایسی پارلیمانی کمیٹی تشکیل پائے گی جس میں 50 فیصد اپوزیشن ہو گی اور 50 فیصد حکومت...... اس کمیٹی کی اجازت کے بغیر کسی ممبر پارلیمنٹ کے خلاف کارروائی نہیں ہو سکے گی۔ اس طرح ہم نے ہارس ٹریڈنگ سیاسی وفاداریاں تبدیل کرنے کے عمل کو روکا ہے۔ پہلے 2002ء کے انتخابات کے بعد ہمارے دس ارکان قومی اسمبلی تھے جن کو نیب کی طرف

سے گرفتاری کی دھمکی دے کر الگ گروپ بنایا گیا اب یہ نہیں ہو سکے گا۔ N.R.O کے تحت بننے والی پارلیمانی کمیٹی ایسا نہیں ہونے دے گی۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں تیسری بڑی کامیابی یہ ہے کہ الیکشن سے پہلے لوگوں کی وفاداریاں نہیں تبدیل کروائی جاسکیں گی۔ بہت سے امیدواروں کو دھمکایا گیا انہوں نے پارٹی ٹکٹ نہیں مانگے۔ بہت سوں نے ٹکٹ لے لئے لیکن پارٹی انتخابی نشان کیلئے درخواست نہیں دی۔ اس طرح وہ خوفزدہ ہو کر اس پارٹی کا ساتھ نہ دے سکے۔ اب جب این آر او کے تحت انہیں یہ تحفظ حاصل ہو گا کہ ان کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں ہو سکے گی تو وہ ڈریں گے نہیں، سیاسی، وابستگی تبدیل کرنے پر مجبور نہیں ہوں گے۔ ایسی انتقامی کارروائیوں سے بچنے کیلئے بہت سے لوگ پارٹی کا ساتھ نہیں نبھا سکتے تھے اب یہ دباؤ نہیں ڈالا جا سکے گا۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں یہ انتخابی یقین دہانی بھی حاصل ہوئی ہے کہ ریٹرننگ آفیسر اپنے پولنگ اسٹیشن کے نتائج کا وہیں اعلان کر دے گا اس سے نتائج میں ردوبدل کے امکانات ختم ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ صرف یہ کافی نہیں ہے الیکشن کمیشن کو آزادانہ بااختیار بنانے کیلئے اور بہت کچھ کرنا ہو گا ہم اس کیلئے جدوجہد کرتے رہیں گے۔ حقیقی نگراں حکومت کے قیام کیلئے بھی ان مذاکرات کے نتیجے میں بہت مدد ملے گی۔ ایسی غیر جانبدار شخصیتیں نگراں حکومت میں شامل ہوں جن کے ذاتی کردار پر سب کو اعتماد ہو۔ ایک اور کامیابی یہ ہے کہ 2002ء میں جس طرح ناظموں کے اختیارات محدود کئے گئے تھے اب بھی یہی کوشش ہو گی۔ پھر غیر جانبدار افسران کا تقرر بھی اس میں شامل ہے تاکہ کوئی افسر سرکاری حیثیت کے ناجائز استعمال سے کسی پارٹی کو فائدہ نہ پہنچا سکے۔ ابھی ووٹرز لسٹوں کا معاملہ بھی طے نہیں ہوا ہے یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے اس سے ووٹرز بڑی تعداد میں حق رائے دہی سے محروم ہو سکتے ہیں۔ پی پی پی کی جدوجہد اقتدار کیلئے نہیں ہے۔ ہمارا ایجنڈا پاکستان کا ایجنڈا ہے ہم عوام کو ان کی حکمرانی واپس دلانا چاہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اب بھی طاقت کا

سرچشمہ عوام ہیں۔ قائد عوام نے اسی لیے جدوجہد کی تھی کہ عوام کو ان کا مقام مل سکے اور عوام کو اقتدار منتقل ہو۔ جنرل پرویز مشرف سے پی پی پی نے مذاکرات سے ملکی مفادات کی تکمیل کی ہے مزید ملکی مفادات بھی حاصل کریں گے۔

س: وطن واپسی پر آپ نے پاکستان کے مختلف دوروں کا جو پروگرام بنایا تھا کیا اس میں کچھ تبدیلی آئی ہے؟

ج: تبدیلی کرنا پڑی ہے۔ مجھے لاڑکانہ جانا تھا لیکن اب اس میں کچھ روز کی تاخیر کی گئی اتنے کارکن شہید ہو گئے تھے میں ان کے گھروں میں گئی ان کے گھر والوں سے دکھ بانٹنے کی کوشش کی، اسپتالوں میں زخمیوں سے ملی، دکھ تکلیف اور زخموں کے باوجود ان کے حوصلے بلند تھے وہ کہہ رہے تھے کہ آپ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ ہم اسی طرح آپ کا ساتھ دیتے رہیں گے۔ میں آج سے ان لوگوں کیلئے ایک فنڈ قائم کر رہی ہوں تاکہ وہ لوگ جو زخمی ہوئے ان کے علاج کیلئے، جو معذور ہو گئے ان کی بحالی کیلئے اور وہ شہید جن کی شناخت نہیں ہو سکی جن کی میتیں کوئی عزیز واقارب لینے نہیں آئے ہم انہیں لاڑکانہ لے جائیں گے گڑھی خدا بخش میں قائد عوام کے مزار کے قریب جگہ دیں گے۔ ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ آپ سے پھر تفصیلی ملاقات بھی ہوگی، پھر مزید گفتگو ہوگی۔

کراچی میں محترمہ بےنظیر بھٹو کی استقبالیہ ریلی میں خودکش بم دھماکہ اور ان میں ہونے والی ہلاکتوں کے خلاف وکلاء نے گزشتہ روز پنجاب کے متعدد شہروں میں یوم سیاہ منایا۔ ساڑھے دس بجے کے بعد عدالتوں کا بائیکاٹ کر کے احتجاجی مظاہرے کئے۔ اس یوم سیاہ کی کال لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے دی تھی۔ یوم سیاہ کے موقع پر لاہور ہائی کورٹ بار کے جنرل ہاؤس کا اجلاس صدر محمد احسن بھون کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں وکلاء کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس سے فردوس بٹ نائب صدر ہائی کورٹ بار سینئر سردار

لطیف خان کھوسہ، پرویز عنایت ملک ایڈووکیٹ، منظور احمد ملک ایڈووکیٹ، میاں جمیل اختر ایڈووکیٹ اور ایس ایم مسعود ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے استقبالیہ جلوس پر حملہ ایک گھٹیا اور گھناؤنا منصوبہ تھا جس کی اطلاع محترمہ بے نظیر بھٹو نے جنرل پرویز مشرف کو اپنی آمد سے پہلے ہی دے دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں کو اپنے 8 سالہ دور اقتدار کا موج میلہ ختم ہوتا نظر آیا تو انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو ہر لحاظ سے ڈرانے اور دھمکانے کی کوشش کی لیکن جمہوریت کے پروانوں نے ان کا دیوانہ وار استقبال کر کے ثابت کر دیا کہ ملک کے عوام تبدیلی چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کارساز کا واقعہ ایک منظم ترین سازش تھی جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیشہ ایجنسیاں یہ بیان دیتی ہیں کہ فلاں شہر میں دہشت گرد داخل ہو گئے ہیں اگر وہ تھوڑی اور تگ و دو کریں تو یقیناً دہشت گرد گرفتار کئے جا سکتے ہیں۔ احسن بھون نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو پر خودکش حملہ دراصل ان کو نشانہ بنا کر قتل کرنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کارساز کے واقعہ سے تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین کو خوفزدہ کرنا چاہتی تھی تاکہ جمہوریت کی بحالی کے لیے جو کوششیں کی جا رہی ہیں ان کو سبوتاژ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس سانحہ سے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ آمر مقبول سیاسی قیادت کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئے روز یہ خبر پھیلائی جاتی ہے کہ لاہور ہائی کورٹ پر دہشت گرد حملہ ہو گا لیکن خدانخواستہ ایسا ہوا تو اس کے ذمہ دار صدر جنرل پرویز مشرف اور ان کے حواری ہوں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سانحہ کارساز کے حوالے سے جن لوگوں کو نامزد کیا ہے ان کے خلاف مقدمہ درج کر کے قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے۔ اجلاس کے بعد وکلاء نے جی پی او چوک تک احتجاجی ریلی نکالی جس میں خودکش حملوں کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس دوران وکلاء نے حکمرانوں کے خلاف سخت نعرہ بازی بھی کی۔ ڈسٹرکٹ بار قصور نے بھی یوم سیاہ پر عدالتوں کا بائیکاٹ کیا اور وکلاء نے ڈسٹرکٹ بار کے سبزہ زار میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جس میں صدر بار چوہدری منیر احمد ایڈووکیٹ، چوہدری سہیل

عمران، چوہدری عبدالمجید اور لیاقت علی خاں، چوہدری محمد اسحاق، بشیر سندھو، سردار عثمان ڈوگر، اسد رضا نامدار، مظفر علی خاں اور دیگر نے شرکت کی۔ پاکپتن اور عارف والہ میں بھی وکلاء نے مکمل ہڑتال کی۔ عارف والہ بار ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور ممبران رائے رفیق کھرل، سعید سدوزئی، شیخ محمد ابرار، امتیاز علی خاں و دیگر نے پیپلز پارٹی کے جلوس میں بم دھماکوں کے خلاف احتجاج کیا۔ ڈسٹرکٹ بار ننکانہ بار روم پر سیاہ پرچم لہرایا اور سارا دن عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ بار کے صدر رائے ولایت حسین کھرل نے صدر پرویز مشرف سے مطالبہ کیا کہ مذکورہ سانحہ کے ذمہ داران کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ پیپلز لائرز فورم ضلع ننکانہ کے صدر رانا عبدالستار نے کہا جماعت اسلامی ضلع ننکانہ کے نائب امیر چوہدری محمد انور زاہد ایڈووکیٹ نے کہا کہ سانحہ کراچی ایک بہت بڑا قومی المیہ ہے۔ یہ دھماکے جمہوریت کش دھماکے تھے جو حکومتی ایجنسیوں کی کارستانی ہے۔ بھلوال کے وکلاء آج کراچی میں دہشت گردی کے واقعہ کے خلاف ہڑتال کریں گے۔ بار ایسوسی ایشن کا خصوصی اجلاس زیر صدارت سرور ہرل ہوگا۔ ڈسٹرکٹ بار منڈی بہاؤالدین نے گزشتہ روز عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ مظفر دھدڑ ایڈووکیٹ نے اجلاس میں اس سانحہ کی بھرپور مذمت کی۔

جے یو آئی (ف) کے سیکرٹری عبدالغفور حیدری کراچی کے امیر قاری محمد عثمان کے ہمراہ بلاول ہاؤس گئے اور انہوں نے سانحہ کراچی پر محترمہ بے نظیر بھٹو سے تعزیت کی۔

پیپلز پارٹی نے کراچی دہشت گردی کے خلاف گزشتہ روز لاہور میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جس کی قیادت پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر نے کی۔ مظاہرین نے فیروز پور روڈ بلاک کر دی، ٹائر جلائے اور حکومت کے خلاف زبردست نعرے بازی کی۔ مظاہرے میں پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما اسلم گل، لاہور کے صدر عزیز الرحمٰن چن، اشرف اعجاز گل، عبدالقادر شاہین، حاجی منان، کرامت کھوکھر، زکریا بٹ، رانا عیش بہادر، دلاور بٹ، مرزا فخر، بیگم شمیم نیازی کے علاوہ سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو

حکمرانوں کی دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں۔ کراچی میں دہشت گردی دراصل جمہوریت کو روکنے کی سازش تھی لیکن اب تبدیلی کی ہوا چل پڑی ہے۔ جمہوریت کا راستہ کوئی نہ روک سکے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ جس طرح دنیا بھر کے رہنما فون پر تعزیت کر رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو جمہوریت کی علامت ہیں اور پاکستان میں دہشت گردی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار ہیں۔ انہوں نے کہا ہم سندھ اور پنجاب کے وزراء اعلیٰ کے بیانات کی شدید مذمت کرتے ہیں یہ لوگ غیر سیاسی نظام کی پیداوار ہیں۔ انہوں نے کہا ہم قربانیاں دے کر بھٹو کا مشن مکمل کریں گے۔ قبل ازیں اسلم گل کی رہائش گاہ پر سانحہ کراچی میں جاں بحق ہونے والوں کے لیے قرآن خوانی اور دعا کی گئی جس میں بڑی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے 18 اکتوبر کے سانحہ کارساز کی تحقیقات کے دائرے کو مزید وسیع کرنے کیلئے ایک خصوصی سیل قائم کیا گیا۔ جو اس سانحے میں زخمی ہونے والے پارٹی کارکنان اور 18 اکتوبر کی ریلی میں شریک ہونے والے عام افراد سے معلومات حاصل کرے گا۔ سٹیزن پولیس لائزن کمیٹی کے سابق سربراہ حاجی ناظم کی سربراہی میں قائم ہونے والے اس خصوصی سیل میں شرجیل میمن اور یوسف بلوچ بھی شامل ہیں۔ اس خصوصی سیل کے اراکین کل سے روزانہ دوپہر بارہ بجے سے پانچ بجے تک پیپلز سیکرٹریٹ پر بیٹھیں گے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام عہدیداروں و کارکنوں خصوصاً 18 اکتوبر کے سانحے میں زخمی ہونے والے پارٹی کارکنوں سے درخواست کی گئی ہے کہ انہیں اس سانحے کے بارے میں جو کچھ بھی معلومات حاصل ہیں اسے فوری طور پر خصوصی سیل کو آگاہ کریں۔

ترکی کے وزیراعظم طیب اردگان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے 18 اکتوبر کے استقبالیہ قافلہ پر حملہ کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ گزشتہ روز ترک وزیراعظم کی طرف سے پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کو خط لکھا گیا اور 18 اکتوبر کے واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

پاکستان کرسچین نیشنل پارٹی نے سانحہ کراچی کے خلاف لاہور پریس کلب کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جس کی قیادت پی سی این پی کے سربراہ ایم جوزف فرانسس، وائس چیئرمین پطرس غنی ، وائس چیئرپرسن عتیقہ ماریا اختر ایڈووکیٹ، سیکرٹری جنرل سہیل جانسن اوراے آرڈی کے مرکزی سیکرٹری جنرل قاضی عبدالقدیر خاموش کر رہے تھے۔ انہوں نے سانحہ کراچی میں شہید ہونے والے سیاسی کارکنوں کوخراج عقیدت پیش کرنے کیلئے دو منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کے علاوہ ان کی مغفرت کیلئے خصوصی دعا بھی کی۔ شرکائے ریلی نے جن میں خواتین کی بڑی تعداد بھی موجود تھی پارٹی پرچموں کے علاوہ مختلف نعروں پر مشتمل بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔

پاکستان پیپلز پارٹی شعبہ خواتین پنجاب کی صدر بیگم بیلم حسنین کی رہائش گاہ گلبرگ لاہور میں سانحہ کراچی کے شہدا کے لیے قرآن خوانی ہوئی۔ قرآن خوانی میں فرخندہ ملک، مسز عرفان، بیگم غفور، اکرم حیات، عظمیٰ بخاری، شمیم سکھیرا، بیگم شمیم نیازی، ساجدہ میر، مسز غلام عباس، مسز یاسمین رحمٰن، زبیدہ ملک، بیگم شہباز ہیرا، مہرین انور راجہ، زاہدہ افتخار، ثریا منظور، نجمی سلیم، ثمینہ خالد گھرکی، طلعت یعقوب، بیگم عزیز الرحمٰن چن، فائزہ ملک، بشریٰ ملک، پروین پراچہ، نسرین گیلانی، نرگس خان، فرزانہ احتشام، میمونہ مشتاق، شاہدہ جبیں، ناصرہ شوکت، صغیرہ اسلام، عذرا شجاع اور ثریا فیروز سمیت سینکڑوں خواتین نے شرکت کی۔

پاکستان پیپلز پارٹی این اے 125 لاہور کے راہنما جاوید چوہدری کی رہائش گاہ پر سانحہ کراچی کے حوالے سے تعزیتی جلسہ ہوا۔ میاں قاسم ضیاء، نوید چوہدری، ملک آصف جہانگیر، سکندر شاہ، رانا اشعر، عمر حیات طاہر، امجد عسکری اور طارق جٹ سمیت متعدد پارٹی راہنماؤں اور کارکنوں نے شرکت کی۔

پاکستان پیپلز پارٹی لاہور کے صوبائی حلقہ 153 میں سانحہ کراچی کے شہدا کے لیے دعائیہ تقریب ہوئی۔ زونل صدر میاں طارق عزیز، صداقت شیروانی، رانا ذوالفقار، رفیق

اعوان، محمد یوسف، محمد حفیظ سلیم رضا، ارشد علی بھٹی سمیت سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی۔

پاکستان میں امریکی سفیر ڈبلیو این پیٹرسن نے بلاول ہاؤس کراچی میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے اہم ملاقات کی اور سانحہ کراچی پر اظہار افسوس کیا۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ اگر چور کی ڈاڑھی میں تنکا نہیں ہے تو پھر غیر ملکی ماہرین سے کراچی سانحہ کی انکوائری کروانے میں کیا حرج ہے۔ ہم مفاہمت کے حق میں لیکن جانوں کے نذرانے دینے والے کارکنوں کے خون کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے، ذمہ داروں کو حساب دینا پڑے گا۔ کراچی سانحہ میں حکومتی ایجنسیاں ملوث ہیں اس لیے پاکستانی افسران کی نگرانی میں ہونے والی انکوائری کو قبول نہیں کریں گے۔ میں بھی جلد وطن واپس آؤں گا۔ آصف علی زرداری نے کہا کہ کراچی میں کارکنوں پر نہیں ہمارے بچوں پر حملہ ہوا ہے اور ہم اس کے ذمہ داروں کو کسی بھی صورت معاف نہیں کریں گے۔ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ہر پاکستانی فرد کو سکیورٹی مہیا کرے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے تو وطن واپسی سے قبل ہی حکومت کو خط کے ذریعے بتا دیا تھا کہ مجھ پر حملے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان دھماکوں سے ڈرنے والے نہیں اور پہلے بھی پیپلز پارٹی کی تاریخ ہے کہ اس نے جمہوریت اور پاکستان کیلئے جانوں کے نذرانے دیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مفاہمت کے حق میں ہیں لیکن کچھ لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں مگر ہمیں امید ہے کہ جلد یہ سوئے ہوئے لوگ بھی جاگ جائیں گے۔ چودھری شجاعت حسین جمہوریت اور مفاہمت کے دشمن ہیں۔

24 اکتوبر 2007ء

افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے اس امید کا اظہار کیا کہ پاکستان کی آئندہ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو ہوں گی۔

کراچی میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے استقبالیہ قافلے پر اٹھارہ اکتوبر کو دو بم حملوں کی بھی تفتیش کرنے والے وہی پولیس افسر ہیں جنہوں نے پچھلے سات برس میں اس نوعیت کے متعدد واقعات کی لاحاصل تفتیش کی ہے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق شیراٹن ہوٹل کے سامنے فرانسیسی انجینئرز کی بس پر حملے، امریکن قونصلیٹ کے سامنے گاڑی میں بم پھٹنے، نشتر پارک بم حملے، علامہ حسن ترابی پر حملہ ہو، ان سب وارداتوں کو خودکش حملے قرار دے کر اطمینان کر لیا گیا ہے۔ کراچی میں کوئی بھی بم دھماکہ ہو، شہری سمجھتے ہیں کہ پولیس اسے بھی خودکش بم دھماکہ ثابت کر کے اس کا تانا بانا کسی جہادی تنظیم تک لے جائے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے قافلے پر بم دھماکوں کے پیچھے بھی ایسے ہی جہادی گروپ پر شک کا اظہار کیا جارہا ہے جس کو کراچی میں ہونے والے گزشتہ بم حملوں میں موردالزام ٹھہرایا گیا۔ کارساز بم دھماکوں کے بعد پولیس کو پہلے ایک سر اور پھر دوسرا بھی مل گیا۔ پولیس کے تفتیش کاروں کا خیال ہے کہ ان میں سے ایک شاید پولیس اہلکار ہے لیکن پولیس ریکارڈ میں تاحال کوئی پولیس اہلکار غیر حاضر نہیں دکھایا گیا۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ پولیس والا ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو تب بھی ریکارڈ پر حاضری مکمل ہوتی ہے جبکہ ملنے والے دوسرے سر کے بارے میں اتہ پتہ معلوم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ بم حملوں میں ایک پولیس اہلکار کے ملوث

ہونے کے بارے میں قیاس ہو رہا ہے۔ اس سے قبل 2004ء میں کراچی کے ہی سندھ مدرستہ الاسلام کے احاطے میں واقع حیدری مسجد میں خودکش بم دھماکہ کی تفتیش کے دوران خودکش بمبار کی شناخت ایک پولیس اہلکار کی حیثیت سے ہوئی تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اعلیٰ پولیس حکام اس بات کی نفی کر رہے ہیں کہ کسی کو ابھی تک پوچھ گچھ کے لیے حراست میں نہیں لیا ہے تاہم چند تفتیش کاروں کے بقول سولہ افراد کو پوچھ گچھ کے لیے پولیس کے ''مہمان خانوں'' میں رکھا گیا ہے اور ان سے ''اہم معلومات'' حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پولیس کو اکثر واقعات میں عینی شاہدین کا سہارا لینا پڑتا ہے کیونکہ پولیس کے پاس واقعاتی شواہد عدالت میں جرم ثابت کرنے کے لیے ناکافی ہوتے ہیں۔ لیکن محترمہ بے نظیر بھٹو کے قافلے میں بم دھماکوں کے بعد جس تیزی سے واقعاتی شواہد یعنی تباہ شدہ گاڑیاں، محترمہ بے نظیر بھٹو کا ٹرک اور دیگر چیزوں کو ہٹایا گیا اس پر تو پولیس کی تفتیش ٹیم بھی حیران ہے۔ ان حالات میں کہنے والے کہتے ہیں کہ یہ کیس بھی سابقہ کیسوں کی طرح کسی موٹی فائل میں دب جائے گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے استقبالیہ قافلے پر حملے کے لیے قائم کی گئی خصوصی ٹیم کے سربراہ ڈی آئی جی انوسٹی گیشن منظور مغل کو تبدیل کر کے ان کی جگہ ڈی آئی جی سعود مرزا کو تحقیقاتی ٹیم کا سربراہ مقرر کر دیا گیا۔

پیپلز پارٹی نے قومی وصوبائی اسمبلیوں میں خواتین اور اقلیتوں کی خصوصی نشستوں کے لیے درخواستیں طلب کر لی ہیں۔ قومی اسمبلی کی درخواست کے ساتھ پارٹی کے نام 30 ہزار جبکہ صوبائی اسمبلی کے لیے درخواست کے ساتھ 25 ہزار روپے کا ڈرافٹ لگانا ہو گا۔ درخواستیں 31 اکتوبر تک مرکزی سیکرٹریٹ اسلام آباد کو موصول ہو جانی چاہئیں۔

سانحہ کراچی کے حوالے سے چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایک آرٹیکل لکھا جو مؤرخہ 25 اکتوبر کو روزنامہ جنگ میں شائع ہوا۔ اس آرٹیکل کے مندرجات درج ذیل ہیں:

میں گزشتہ ہفتے ایک قاتلانہ حملے سے بچ گئی لیکن میرے 140 کارکن اور محافظ نہیں بچ سکے۔ یہ قتل عام بہت تباہ کن تھا کیونکہ اس میں نہ صرف یہ کہ مجھے اور میری پارٹی کے لیڈروں کو نشانہ بنایا گیا بلکہ وہ لاکھوں شہری بھی نشانہ بنائے گئے جو جمہوریت اور جمہوری عمل کی حمایت اور میرا استقبال کرنے کے لیے آئے تھے۔ ان بے گناہ افراد کے جاں بحق ہونے پر مجھے دلی دکھ اور افسوس ہے۔ 18 اکتوبر کا سانحہ ہمیں درپیش صورتحال کو مزید اجاگر کرتا ہے۔ ہم ایسے حالات میں آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات کی مہم چلانے کی کوشش کر رہے ہیں جس میں دہشت گردی کا خطرہ موجود ہے۔ ان حالات میں ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ ہم عوام کے قتل عام کے خطرات میں کس طرح انتخابی مہم کو عوام تک لے جائیں جبکہ یہ خطرات بے گناہ انسانوں کو لاحق ہیں۔ مجھ پر حملہ مکمل طور پر غیر متوقع نہیں تھا۔ مجھے انتہائی قابل اعتبار اطلاعات ملی تھیں کہ جو عناصر جمہوری عمل میں رخنہ اندازی کرنا چاہتے ہیں میں ان کا نشانہ ہوں، خاص طور پر بیت اللہ محسود (ایک افغانی جو شمالی وزیرستان میں طالبان کی قیادت کر رہا ہے)، حمزہ بن لادن (ایک عرب شخص) اور لال مسجد کا ایک عسکریت پسند مجھے جان سے مارنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ ان افراد کو وہ لوگ استعمال کر رہے ہیں جو میرے ملک کی انتظامیہ اور سکیورٹی میں داخل ہو گئے ہیں اور جنہیں اب یہ خوف ہے کہ جمہوریت کی واپسی ان کے منصوبے کو خاک میں ملا دے گی۔

ہم نے احتیاطی تدابیر کرنے کی کوششیں کیں۔ ہم نے ایک بلٹ پروف گاڑی درآمد کرنے کی درخواست کی۔ ہم نے ایسی ٹیکنالوجی فراہم کرنے کی درخواست کی جس سے دھماکہ خیز مواد کا پتہ لگایا جا سکے۔ ہم نے ایسی سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا تھا جو ایک سابق وزیراعظم کی حیثیت سے حاصل کرنا میرا حق تھا۔ اب اس قتل عام کے بعد یہ حقیقت کہ اس قتل عام کے موقع پر سڑکوں کی لائٹیں بجھا دی گئی تھیں جس سے خودکش حملہ آور کو میرے ٹرک کے قریب آنے کا موقع ملا، انتہائی شک و شبہ کی بات ہے۔ مجھے اس بات پر بہت پریشانی ہے کہ اس دھماکے کی تحقیقات کی ذمہ داری ایک ایسے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس،

منظور مغل کو دے دی گئی ہے جو اس وقت موجود تھا جب چند سال پہلے میرے شوہر کو تشدد کر کے جان سے مار دینے کی کوشش کی گئی تھی۔

میں یقیناً خطرات سے آگاہ تھی۔ مجھے القاعدہ کے قاتل جن میں رمزی یوسف بھی شامل ہے اس سے قبل دو مرتبہ نشانہ بنا چکے ہیں۔ ان دہشت گردوں کا طریقہ واردات مجھے معلوم ہے اور یہ اسی ہدف کو بار بار نشانہ بناتے ہیں۔ یہ حقیقت خطرے کو مزید اجاگر کرتی ہے۔

پاکستانی حکومت کے چند لوگوں نے میری وطن واپسی اور قائداعظمؒ کے مزار پر جانے کے میرے منصوبے پر تنقید کی۔ میں آٹھ سال تک جلاوطن رہی۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں سیاست عوام کے درمیان اور نچلی سطح پر ہوتی ہے۔ یہ کیلیفورنیا اور نیویارک نہیں جہاں امیدوار اجرت پر حاصل کردہ میڈیا پر اور براہ راست عوام کو خطوط لکھ کر اپنی انتخابی مہم چلا سکتے ہیں۔ اس ٹیکنالوجی کا استعمال نہ صرف یہ کہ ناممکن ہے بلکہ یہ پاکستان کے سیاسی کلچر سے بھی میل نہیں کھاتا۔ پاکستان کے عوام چاہے وہ کسی بھی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں وہ اپنے پارٹی لیڈروں کو دیکھنا اور انہیں سننا چاہتے ہیں اور وہ سیاسی عمل کا براہ راست حصہ بننا چاہتے ہیں، وہ ریلیوں کی توقع کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے لیڈروں کا خطاب لاؤڈ سپیکر پر خود سنیں۔ عام حالات میں ریلیوں اور بڑے جلسوں کا انتظام کرنا ایک بڑا چیلنج ہوتا ہے لیکن اب دہشت گردی کے خطرے کے سائے میں یہ بہت ہی مشکل ہو گیا ہے۔ میرا کام یہ ہے کہ میں اس بات کو یقینی بناؤں کہ یہ ناممکن نہ ہو جائے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے ہم سیاسی حکمت عملی بنانے والے ماہرین سے مشورہ کر رہے ہیں۔ ہم اپنے ملک کے سیاسی کلچر کا خیال رکھنا چاہتے ہیں اور عوام کو آٹھ سالوں کی طویل ڈکٹیٹر شپ کے بعد سیاسی عمل میں حصہ لینے کا پورا موقع دینا چاہتے ہیں اور دس کروڑ ووٹروں کو روزمرہ کے امور سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم احتیاط کا دامن بھی نہیں چھوڑنا چاہتے۔ ہم اپنی قیادت کو بلاضرورت خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے اور میں خاص طور پر اپنے سیاسی حمایتیوں کو قتل عام کے خطرے سے دوچار کرنا نہیں

چاہتی۔ اگر ہم مہم نہیں چلائیں گے تو اس کا مطلب ہوگا کہ دہشت گرد جیت گئے اور جمہوریت کو مزید دھچکا لگے گا۔ اگر ہم مہم چلاتے ہیں تو تشدد کا خطرہ لاحق ہے۔ یہ ایک غیر معمولی اور گومگو کی صورتحال ہے۔

ہم اس وقت دوہری ٹیکنیک پر توجہ دے رہے ہیں جس میں سخت سکیورٹی میں ووٹروں سے انفرادی اور اجتماعی طور پر رابطہ کیا جاتا ہے۔ جہاں لوگوں کے پاس ٹیلی فون کی سہولت موجود ہے وہاں میری جانب سے ٹیپ کیا ہوا پیغام دیا جائے گا اور میں انہیں مختلف امور پر اپنی پالیسیوں سے آگاہ کر کے ان سے ووٹ دینے کی اپیل کروں گی۔ دیہی علاقوں میں میرا ٹیپ کیا ہوا پیغام لوگوں تک لاؤڈ سپیکر کے ذریعے پہنچایا جائے گا۔ پاکستانی سیاست کے روایتی عوامی قافلوں کی بجائے پاکستان کے چاروں صوبوں میں ہم ایسے قافلوں اور ریلیوں کے متعلق سوچ رہے ہیں جہاں میں بڑے مجمع کو ٹی وی سکرین کے ذریعے اپنی پالیسیوں سے آگاہ کر سکوں۔ ہم ووٹروں کے لیے نئی ٹیکنیک اور ووٹروں کی تعلیم اور انہیں ووٹ دینے کے لیے باہر آنے کے ایسے اسلوب کے متعلق سوچ رہے ہیں جن میں ووٹروں کو اور مجھے کم سے کم خطرات لاحق ہوں اور انتخابی مہم کے دوران دہشت گردوں کو دہشت گردی کا موقع نہ مل سکے۔

سیاسی عمل کی حرمت کو دہشت گردوں کے ہاتھوں پامال ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ پاکستان میں جمہوریت اور اعتدال پسندی ہر صورت میں بحال ہونی چاہیے اور اس کو حاصل کرنے کی یہی صورت ہے کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کروا کر ایک جائز حکومت قائم کی جائے جس کو عوام کا مینڈیٹ حاصل ہو اور ایسی قیادت سامنے آئے جسے عوام کی حمایت حاصل ہو۔

سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کیلئے دو بلٹ پروف گاڑیاں کراچی ایئرپورٹ پہنچ گئیں، دونوں گاڑیوں کو تاحال کسٹم کلیئرنس نہیں ملی۔ دونوں گاڑیاں ایئرپورٹ کارگو ٹرمینل دو

پر موجود ہیں۔ دونوں گاڑیاں زرداری ہاؤس کے نام بک کروائی گئی ہیں۔ دونوں گاڑیاں جدید آلات سے لیس ہیں اور اس میں 6 افراد کے بیٹھنے کے علاوہ ایک گن مین کی کھڑے ہونے کی جگہ بنائی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق گاڑیوں کی کاغذی کارروائی مکمل نہ ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کو کسٹم کلیئرنس نہیں ملا اور دونوں گاڑیاں ایئرپورٹ پر کھڑی ہیں۔

25 اکتوبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں اور ہم عوام کی بہتری کا پروگرام لے کر آئے ہیں۔ جس سے وہ ترقی کر سکیں گے۔ بلاول ہاؤس کراچی میں پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ فوج اور ہمارا دکھ ایک ہے۔ قبائلی علاقوں میں بے گناہ لوگ مارے جا رہے ہیں۔ جن میں ہماری مسلح افواج کے لوگ بھی شامل ہیں ہم ان کے غم میں شریک ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ قیام امن اور دہشت گردی کے خاتمے سے ہی ملک ترقی کر سکتا ہے۔ ہمیں ایسی منصوبہ بندی کرنی چاہیے جس کے تحت ہم اپنے ہر شہری کو تحفظ دے سکیں۔ ہم پاکستان کے چپے چپے کا دفاع کر سکیں، ضیاء الحق کے دور میں سیاچن گلیشیر اور یحییٰ خان کے دور میں مشرقی پاکستان ہمارے ہاتھ سے چلا گیا جبکہ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ایک انچ زمین نہیں گئی بلکہ جنگ میں ہاری ہوئی 5 ہزار میل زمین واپس لے لی گئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہمیں غریب عوام کی دعاؤں نے بچایا ہے۔ پیپلز پارٹی کے دور میں ملک کا دفاع مضبوط تھا اور پاکستان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ مگر ہمارے جانے کے بعد نقصان ہوا اور مزید نقصان کا خدشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں دو بار وزیراعظم رہی ہوں میرے چھوٹے بچے ہیں آپ خود سوچیں کہ میں انہیں چھوڑ کر کیوں واپس آئی لیکن میرے لیے قوم کا ہر بچہ میرا اپنا بچہ ہے۔ جو محبت لوگوں نے قائد عوام کو اور مجھے بیٹی اور ماں سمجھ کر دی ہے اس لیے میرا فرض ہے کہ میں عوام کی طاقت کو منظم کر کے پاک سرزمین کو بچاؤں، محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حکومتی پارٹی میں کچھ ماڈریٹ عناصر ہیں۔ شوکت

عزیز اور پرویز مشرف پر حملے ہوئے ہیں لیکن اعجاز الحق کے کسی جلسے پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ چودھری شجاعت اور پرویز الٰہی روزانہ جلسے کرتے ہیں میں نہیں چاہتی کہ ان پر بھی حملہ ہو لیکن یہ دہشت گردوں کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہیے کہ کس کی ریلی ہوگی اور کس کی نہیں ہوگی۔ کونسی سیاسی جماعت انتخابی مہم چلائے گی اور کونسی نہیں چلائے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ میں واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ آمرانہ نظام سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو تشدد، دہشت گردی، تخریب کاری اور فرقہ واریت کی سیاست پر یقین رکھتے ہیں کیونکہ اس قسم کی سیاست میں بہت پیسے ہیں۔ اسلحہ کی سمگلنگ میں بہت پیسے ہیں جبکہ عوام کا یہ حال ہے کہ وہ غریب سے غریب تر ہو رہے ہیں کیونکہ عوام دشمن قوتیں عوام کا خون پیتی ہیں۔ استحصال کرتی ہیں، وہ نہیں چاہتے کہ پاکستانی عوام کو طاقت ملے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہمارے یعنی پیپلز پارٹی کے چار اصول ہیں:

1- اسلام ہمارا دین ہے۔

2- جمہوریت ہماری سیاست ہے۔

3- مساوات محمدی ہماری معیشت ہے۔

4- طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔

عوام دشمن قوتیں نہیں چاہتیں کہ عوام کو طاقت، صحت، روزگار اور تعلیم ملے۔ بھٹو صاحب نے بڑے بڑے تعلیمی ادارے بنائے تاکہ ورکنگ اور مڈل کلاس کے لوگ آگے آئیں۔ اگر ہم دہشت گردی اور انتہا پسندی کو ختم کر کے امن لے آئیں تو میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے عوام ترقی کر سکیں گے۔ لہٰذا میں نے ایک آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ اس لیے کیا ہے کہ میرے بھائی مرتضیٰ کو شہید کیا گیا۔ قاتلوں کو نہ پکڑا گیا اور انہیں بچایا گیا۔ جس میں کوئی نہ کوئی ہاتھ ہے کیونکہ ہم نشانہ بھی بنے اور الزام بھی ہم پر ہی لگا۔ اس طرح دہشت گردی کی کئی وارداتیں ہوئیں۔ کسی کو نہیں معلوم ہوا۔ اسلام آباد میں چیف جسٹس کے استقبال میں

دھماکہ ہوتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ طالبان اور القاعدہ ہے۔ ہمیں یہ نہ بتائیں ہمیں بتایا جائے کہ ان کے سپانسرز اور آرگنائزرز کون ہیں۔ ان پر سرمایہ کاری کرنے والے کون ہیں۔ اس لیے ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کون ہیں۔ بیرونی ممالک امداد لینے جاتے ہیں، کارگل جنگ میں ان کے پاس جاتے ہیں، تحقیقاتی ماہرین منگوانے میں کیا حرج ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ اگر پاکستان کو بچانا ہے تو جمہوریت کو بچانا ہے اگر جمہوریت کو بچانا ہے تو عوام کی طاقت کو منظّم کرنا ہوگا۔ مگر سب سے پہلے ہمیں پاکستان میں امن قائم کرنا ہے اور ضیاء کی باقیات کی سیاست افغان مجاہدین والی جو آج تک چل رہی ہے اس کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ اگر قبائلی علاقے نومینز لینڈ بن گئے تو ڈرگ مافیا کی چاندی ہو جائے گی۔ سیاسی مدرسوں کے بارے میں تحقیقات ہونی چاہیے ہم سیاسی مدرسوں کو نہیں چلنے دیں گے۔ کئی مدارس میں برین واشنگ کر کے جنگجو پیدا کئے جا رہے ہیں جو اسلام کے خلاف ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ مجھ پر حملہ ہوا تو میرا بیان لیے بغیر ایف آئی آر درج کر لی گئی۔ مجھے دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ تجھے بکری کی طرح ذبح کر دیا جائے گا۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔

مسلم لیگ ن کے قائم مقام صدر مخدوم جاوید ہاشمی نے سانحہ کراچی پر تعزیت کیلئے جمعرات کے روز محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی، ان کے ہمراہ دیگر رہنما بھی تھے۔ ملاقات میں آمریت کے خلاف مشترکہ جدوجہد پر اتفاق کیا گیا۔ جاوید ہاشمی نے کہا کہ سانحہ کراچی میں حملہ صرف محترمہ بے نظیر بھٹو نہیں ساری سیاسی جماعتوں پر کیا گیا۔ انتخابات میں اگرچہ پیپلز پارٹی اور ہمارے راستے جدا ہیں لیکن ہمارا مقصد ایک ہے کہ جرنیل کو رخصت کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آزادانہ الیکشن کمیشن اور جرنیل سے چھٹکارے کیلئے دونوں جماعتوں میں ہم آہنگی ہے اور ہم جمہوریت کی گاڑی کو پٹڑی پر لائیں گے۔ انہوں نے شہدائے کراچی کیلئے فاتحہ خوانی بھی کی۔

سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس صبیح الدین احمد اور مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ پر مشتمل ڈویژن بنچ نے الیکشن کمشنر کے خلاف پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی آئینی درخواست کی سماعت کی، الیکشن کمیشن نے شیر پاؤ گروپ اور پیٹریاٹ گروپ کے انضمام کے اقدام اور پیپلز پارٹی کے نام سے ان کی رجسٹریشن کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ درخواست گزار کی جانب سے فاروق حمید نائیک ایڈووکیٹ نے یہ موقف اختیار کیا کہ الیکشن کمیشن کو دو جماعتوں یا گروپس کے انضمام کا اختیار نہیں ہے۔ بلکہ اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ شفاف الیکشن کرائے۔ مرجر کی اجازت قانون کے خلاف ہے پیپلز پارٹی زیڈ اے بھٹو نے رجسٹرڈ کرائی تھی۔ پیپلز پارٹی 71ء سے پاکستان پیپلز پارٹی کے نام سے الیکشن لڑ رہی ہے اور پارٹی کی تیر اور تلوار کے نشان الاٹ ہوتے رہے تھے دو جماعتوں کا انضمام غیر قانونی ہے ان کی جماعت کے نشانات کسی اور جماعت کو الاٹ نہیں کیے جا سکتے ہیں۔

سابق امریکی صدارتی امیدوار اور امریکی سینٹ کے رکن جان کیری نے آج محترمہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو ٹیلی فون کیا اور ان کی ریلی پر حملے کی مذمت کی۔ جان کیری نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی خیریت دریافت کی۔ انہوں نے کراچی کے سانحہ میں جاں بحق ہونے والے پاکستانی شہریوں کے جاں بحق ہونے پر تعزیت کا اظہار کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کی۔

سانحہ کارساز کراچی میں زخمی ہونے والے شکار پور کا منور علی، موسیٰ لین لیاری کا محمد یوسف جبکہ باڈہ ضلع لاڑکانہ کا ارباب عرف جانی قریشی گزشتہ روز جناح اسپتال میں انتقال کر گئے۔ مذکورہ تینوں افراد 18 اکتوبر کے کاروانِ جمہوریت کی ریلی میں ہونے والے بم دھماکے میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ کارساز بم دھماکے میں شہید ہونے والے کارکنوں کی قربانیاں رنگ لائیں گی اور ان کی ناقابل فراموش جدوجہد ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے ٹھٹھہ سے تعلق رکھنے والی روحانی قوتوں کی مالک مائی خیرالنساء جیلانی سے فون پر رابطہ کیا۔ سابق وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو نے مائی خیرالنساء جیلانی کی خیریت دریافت کی اور انہیں خصوصی دعا میں شامل کرنے کی استدعا بھی کی۔ اس موقع پر جیلانی ہاؤس مکلی سے تعلق رکھنے والی مائی خیرالنساء جیلانی نے محترمہ بےنظیر بھٹو کی وطن واپسی کے موقع پر کراچی میں ہونے والے خودکش حملے میں بچ جانے پر ان کے ساتھ اظہار تشکر بھی کیا اور کہا کہ وطن واپسی پر انہوں نے محترمہ بےنظیر بھٹو کیلئے خصوصی دعا مانگی تھی جس پر محترمہ بےنظیر بھٹو نے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ جلد ٹھٹھہ میں جیلانی ہاؤس آکر ان سے ملاقات کریں گی۔

26 اکتوبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انتہا پسند آمریت میں ہی پھلتے پھولتے ہیں۔ ضیاء کے دور میں کلاشنکوف آئی جبکہ جنرل پرویز مشرف کی حکومت میں خودکش حملہ آور پیدا ہوئے ملک کو بچانے کیلئے ہمیں جمہوریت کی ضرورت ہے کراچی کے شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ وہ جمعہ کے روز بلاول ہاؤس میں پریس کانفرنس اور امریکی ٹی وی سے گفتگو کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کیلئے جدوجہد کرنے والی جماعتوں کا طریقہ کار الگ الگ ہے لیکن منزل ایک ہے۔ ضیاء کے دور میں ہتھوڑا گروپ بھی سامنے آیا ہمیں عوام کی طاقت پر یقین ہے اور ہم عوامی طاقت سے ہی تبدیلی لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام امن کا دین ہے اور ہمارا پیغام بھی امن، ترقی اور رواداری ہے۔ میرا استقبال چاروں صوبوں کے عوام نے کیا جو وفاق کی علامت ہے ہم ان کا خون رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ انہوں نے شہدائے کراچی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے عوام کی طاقت پر پورا بھروسہ ہے اور میں ان کا ہر ممکن ساتھ دوں گی میرا جینا مرنا عوام کے ساتھ ہے انہوں نے کہا کہ ہمارا پیغام امن ترقی اور برابری کا پیغام ہے مساوات اور برابری ہی ایک اسلامی ریاست کا اصول ہونا چاہیے۔ جہاں عدل وانصاف کی حکمرانی ہو وہاں عوام کا حکومت پر اعتماد قائم ہوتا ہے اور معاشرہ بہتر انداز میں ترقی پاتا ہے ہم ملک میں عوام اور قانون کی حکمرانی چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا مفاہمتی آرڈیننس صرف پیپلز پارٹی کے لیے نہیں بلکہ تمام سیاسی جماعتوں کے لیے ہے اور اس سے تمام سیاسی جماعتوں کو فائدہ ہوتا

ہے الیکشن کمیشن آزاد ہو اور غیر جانبدار اور شفاف انتخاب وقت کی ضرورت ہے جمہوریت کی بحالی کے لیے مذاکرات کا تسلسل جاری رہے گا محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ ماضی کی غلطیوں کو بھلا کر مستقبل کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ مسلم لیگ (ن) سے میثاق جمہوریت پر بات ہوئی ہے جمہوریت کی بقا کے لیے عوام کو اکٹھا کرنا ضروری ہے جمہوریت کو بچانا ملک کو بچانا ہے محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ سانحہ کراچی نے بہنوں سے بھائیوں کو اور بیویوں سے شوہر اور ماؤں سے بیٹے چھینے...... وہ چاہتی ہیں کہ غیر ملکی ماہرین تفتیش کریں تا کہ حقائق سامنے آسکیں اور سانحہ کراچی کی سائنسی اور تکنیکی بنیادوں پر تفتیش ہونی چاہیے۔ سانحہ کراچی کے بعد ''سی این این'' کو دیئے گئے اپنے پہلے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ کراچی بم دھماکے کے بعد میں جب اپنے پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں سے ملی تو ان کے حوصلے بہت بلند تھے اور تمام نے کہا کہ وہ دہشت گردوں کو کسی صورت جمہوری عمل تباہ کرنے میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہوئے لاڑکانہ سمیت ملک بھر کے دورے کرنے کا فیصلہ کیا۔ دہشت گردوں سے ڈر کر نہیں بیٹھا جاسکتا۔ ایک سوال پر محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ وہ اپنے کسی ایک کارکن کی زندگی خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتیں۔ تاہم ساتھیوں کے اصرار پر ہم نے محسوس کیا کہ اگر ہم نے سفر کا خطرہ مول نہ لیا تو دہشت گرد ان کے منتظمین اور ان کو مالی معاونت فراہم کرنے والے پاکستان کے اندر جمہوری عمل کو روکنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ شمال مغربی علاقوں میں صورتحال انتہائی خراب ہے اور قبائلی علاقوں میں دہشت گردی پھیلانے والے عناصر اب اہم علاقوں اور شہروں تک آپہنچے ہیں سب سے پہلے ان دہشت گردوں کی جڑوں کی شناخت کرنا چاہیے تھی۔ ہم عسکریت پسندوں کے مالی معاونین، منتظمین اور حامیوں کی شناخت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عسکریت پسندوں کی میرے خلاف جنگ اب شروع نہیں ہوئی بلکہ یہ 1988ء سے شروع ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ سوویت یونین کے افغانستان پر قبضے کے خاتمے کے بعد کون لوگ اسامہ بن لادن کو پاکستان لائے تھے اور میں

جانتی ہوں جن لوگوں نے میری حکومت کو غیر مستحکم کیا اور جمہوری عمل کو نقصان پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں غلط ہوں تو ان لوگوں کے خلاف آزادانہ انکوائری کر کے تمام حقیقت معلوم کی جاسکتی ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے وفاقی سیکرٹری داخلہ کو خط لکھ کر باضابطہ طور پر بم دھماکوں کی تحقیقات کیلئے امریکہ اور برطانوی ماہرین تفتیش کی مدد حاصل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی آپ سے کہتی ہے کہ پاکستان کی کم تر تکنیکی اہلیت رکھنے والی تحقیقاتی پولیس کی مدد کیلئے جدید ترین اور سائنسی تحقیق کی سہولیات سے آراستہ سکاٹ لینڈ یارڈ اور فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن یعنی ایف بی آئی سے تعاون حاصل کیا جائے تاکہ مجرموں کو کٹہرے میں لایا جاسکے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ خط صدر جنرل پرویز مشرف کی جانب سے غیر ملکی تفتیش کاروں کو شامل نہ کرنے کے اعلان سے محض ایک روز بعد جاری کیا ہے۔ سیکرٹری داخلہ کو لکھے گئے خط میں سابق وزیراعظم نے بائیس اکتوبر کو اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل کی جانب سے قرارداد کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں کونسل نے بم حملوں کی مذمت کرتے ہوئے تمام ریاستوں سے تفتیش میں پاکستان کی مدد کا کہا تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے خط میں لکھا ہے کہ صوبہ سندھ کی حکومت سے انہیں ایک خط موصول ہوا ہے جس سے وہ مزید خطرات سے دو چار ہوگئی ہیں۔ ان کے مطابق صوبائی حکومت نے ان کی رنگین شیشوں والی گاڑی اور مسلح محافظوں کی درخواست رد کر دی ہے۔ سندھ حکومت نے کہا ہے کہ دوران سفر شفاف شیشوں والی گاڑی استعمال کریں اور عوامی جگہوں پر نجی مسلح محافظوں کے بغیر جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاحق خطرات کی نشاندہی کرتے ہوئے 23 اکتوبر کو اپنے وکیل فاروق نائیک کو موصول ہونے والے اس خط کا بھی ذکر کیا ہے جس میں فاروق نائیک اور محترمہ بے نظیر بھٹو کو ایک نامعلوم شدت پسند گروہ کی جانب سے بکری کی طرح ذبح کیے جانے کی دھمکی موصول ہوئی تھی۔ وفاقی سیکرٹری داخلہ کو لکھے گئے خط میں سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے یاد دلایا ہے کہ پاکستان کے پہلے

وزیراعظم لیاقت علی خان ،فوجی صدر جنرل ضیاء الحق، آرمی چیف آصف نواز اور ان کے بھائی میر مرتضیٰ بھٹو کے قتل واقعات کا معمہ بھی پاکستان کے تفتیش کار حل نہیں کر سکے۔ سابق وزیراعظم نے خط میں مزید کہا ہے کہ پاکستانی تفتیش کاروں کو جدید سہولیات کی عدم دستیابی کی وجہ سے دہشت گردوں کا پتہ نہیں چل پایا جس سے ان کے حوصلے بڑھ گئے ہیں کیونکہ وہ انصاف کے کٹہرے میں آنے سے بچ گئے۔ سابق وزیراعظم نے خط کے آخر میں لکھا ہے کہ وہ پراعتماد ہیں کہ معاملے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے ایمرجنسی بنیاد پر مطلوبہ مہارت حاصل کی جائے گی کیونکہ ان حملوں میں ایک سو چالیس افراد ہلاک اور پانچ سو زخمی ہوئے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل فاروق ایچ نائیک نے کہا ہے کہ 18 اکتوبر کو سکیورٹی کے انتظامات میں خامیاں تھیں جیو کے پروگرام ''کیپٹل ٹاک'' میں میزبان حامد میر سے گفتگو کے دوران انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی سکیورٹی کیلئے پولیس کی صرف دو گاڑیاں تھیں جن پر شک کیا گیا ہے انہیں شامل تفتیش کیا جائے۔ غیر ملکی ماہرین کے آنے سے کسی کو گھبرانا نہیں چاہیے۔ اس سے لوگ مطمئن ہوں گے۔ پرویز الٰہی بے قصور ہیں تو گھبراہٹ کیوں ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہمارا ملک افغانستان بن رہا ہے۔

کرپشن کا الزام لگانے پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیراعلیٰ سندھ ارباب رحیم کو قانونی نوٹس بھیج دیا ہے یہ نوٹس ان کے وکیل فاروق ایچ نائیک نے بھیجا۔ جس میں کہا گیا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ ملک کی وزیراعظم رہی ہیں اور ملک کی سب سے مقبول اور بڑی سیاسی پارٹی کی قائد ہیں اور پاکستان میں جمہوریت کی جدوجہد میں سب سے کلیدی کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ 1997ء میں ان کے خلاف سیاسی انتقام شروع کیا گیا اور اس وقت کے نیب کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمٰن نے انہیں سیاسی طور پر ختم کرنے کی کوشش کی اور جھوٹے مقدمات قائم کیے۔ ان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا گیا اور ان کے شوہر پر بھی جھوٹے مقدمات قائم کیے گئے اور پابند سلاسل رکھ کر انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو آٹھ سال کی جلاوطنی

کے بعد 18 اکتوبر کو پاکستان واپس آئیں اور تقریباً تیس لاکھ لوگ ان کے استقبال کے لیے کراچی آئے جس سے ان کی مقبولیت صاف ظاہر ہوتی ہے۔ ارباب غلام رحیم نے اپنی کابینہ کے اجلاس کے بعد صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے 24 اکتوبر کو محترمہ بے نظیر بھٹو پر بے بنیاد، بدنیتی پر منحصر، من گھڑت اور جھوٹے الزامات لگائے جن میں کوئی صداقت نہیں تھی۔ نوٹس میں کہا گیا کہ ارباب غلام رحیم کے جھوٹے الزامات سے محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہرت کو نقصان پہنچا۔ لیگل نوٹس میں ارباب غلام رحیم سے کہا گیا کہ اخبارات میں معافی نامہ کی اشاعت اور دس کروڑ روپے جرمانہ ادا کیا جائے جو کہ کسی پاکستانی خیراتی ادارے میں جمع کروایا جائے گا۔ اگر غلام ارباب رحیم اس نوٹس کے موصول ہونے کے ایک ہفتہ کے اندر ایسا نہیں کرتے تو ان کے خلاف سول اور فوجداری مقدمے کے لیے قانونی کارروائی کی جائے گی اور عدالت سے رجوع کیا جائے گا۔

روزنامہ ''جنگ'' میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق:

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی ملک واپسی اور اندرون سندھ کے دورے کے آغاز کے بعد سندھ کے سیاسی حلقوں میں دلچسپ صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ حکمران مسلم لیگ سے وابستہ اکثر وزراء، ارکان قومی وصوبائی اسمبلی اپنی پارٹی کے ٹکٹ کی بجائے آزاد امیدوار کی حیثیت سے الیکشن لڑنے پر غور کر رہے ہیں کیونکہ انہیں خدشہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ یافتہ امیدواروں کے مقابلے میں حکمران مسلم لیگ کے ٹکٹ یافتہ امیدواروں کی کامیابی مشکل ہوتی جائے گی۔

27 اکتوبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے 8 سال بعد شہید بھٹو کے مزار پر حاضری دی۔ انہوں نے سکھر اور لاڑکانہ میں صحافیوں سے گفتگو اور استقبال کیلئے آنے والوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں انتہا پسندی کی سیاست آمریت کی وجہ سے ہے اور ہم نے حکومت سے مذاکرات جمہوریت کی بحالی اور عوام کی خوشحالی کیلئے کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کا التوا کسی صورت میں بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے سپریم کورٹ کے صدر کی اہلیت کے حوالے سے آنے والے فیصلے کے حوالے سے کہا کہ انہیں ایسی کوئی اطلاعات نہیں ہیں کہ سپریم کورٹ صدر کو نااہل قرار دے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ انتخابات کو منصفانہ بنانے کیلئے اصلاحات نافذ کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ خطرات موجود ہیں لیکن میں جلسے ضرور کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے وطن واپس آنے کی راہ میں بے شمار رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی سکھر ایئرپورٹ آمد کے موقع پر گھوٹکی، خیرپور اور دیگر اضلاع سے آئے ہوئے بڑی تعداد میں کارکنان جن میں خواتین بھی شامل تھیں، نے ہاتھوں میں پیپلز پارٹی کے پرچم تھامے ایئرپورٹ پر زبردست نعرے بازی کی، سکھر ایئرپورٹ کے لاؤنج میں ملکی و غیر ملکی خبر رساں اداروں سے بات چیت کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ملک میں جمہوری نظام کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لیے تمام سیاسی جماعتوں کو مل کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ بعد ازاں محترمہ بے نظیر بھٹو اپنی رہائش گاہ نوڈیرو روانہ ہوگئیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نوڈیرو پہنچیں تو ہزاروں باشندوں نے ان کی آمد کے راستوں

پر جمع ہو کر ان کا شاندار استقبال کیا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے نوڈیرو آنے سے قبل گڑھی خدا بخش بھٹو میں شہید ذوالفقار علی بھٹو، شہید میر مرتضٰی بھٹو اور شہید شاہنواز بھٹو کے مزاروں پر فاتحہ پڑھی اور پھولوں کی چادریں چڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاکستان آنے میں بہت رکاوٹیں ڈالی گئیں لیکن میں اس عوام کے سہارے اپنے ملک میں آئی ہوں مجھے اپنے بھائیوں پر بھروسہ ہے۔ اس موقع پر محترمہ بےنظیر بھٹو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس موقع پر انہوں نے قرآن شریف کی بھی تلاوت کی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے پاکستان آنے سے پہلے دہشت گردوں کی بات کی جاتی تھی اور مٹھی بھر لوگ ہر جگہ لوگوں کو دہشت زدہ کرنے میں مصروف تھے۔ انہوں نے کہا کہ صدر پرویز نے اب تک سپریم کورٹ کے فیصلوں کی تائید کی ہے انہیں تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ابھی تک ایسی کوئی اطلاعات نہیں ملیں کہ سپریم کورٹ انہیں نااہل قرار دے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ 2002ء میں پی پی نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے تھے اور مجھے یقین ہے کہ شفاف انتخابات کے نتیجے میں پی پی پی کی حکومت قائم ہوگی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو کی سکھر ایئرپورٹ آمد کے موقع پر پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے سخت حفاظتی اقدامات کیے گئے تھے۔ ایئرپورٹ سمیت سکھر سے لاڑکانہ تک پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔ جنہیں جدید اسلحے اور آلات کے ساتھ مکمل طور پر الرٹ رکھا گیا تھا۔ تقریباً 2 ہزار سے زائد پولیس اور رینجرز کے جوانوں کی خدمات حاصل کی گئی تھی۔ جبکہ ٹریفک کے نظام کو بحال رکھنے کے لیے ایئرپورٹ سمیت تمام راستوں پر ٹریفک پولیس کے اہلکاروں نے بھی اپنے فرائض انجام دیئے۔ ڈی پی او سکھر مظہر نواز شیخ نے ایئرپورٹ پر سکیورٹی کے انتظامات کی نگرانی کی، اس موقع پر مقامی صحافیوں کے ایئرپورٹ لاؤنج میں داخلے پر پابندی کی وجہ سے ایئرپورٹ انتظامیہ اور صحافیوں کے درمیان تلخ کلامی دیکھی گئی اور صحافیوں کو کارڈ نہ جاری کیے جانے پر سکھر کے صحافیوں نے احتجاج کیا جبکہ سکھر پریس کلب کے صدر خواجہ جاوید احمد سمیت تمام صحافیوں کو ایئرپورٹ میں داخل ہونے نہیں دیا

گیا، محترمہ بے نظیر بھٹو ہفتے کو بلاول ہاؤس سے 40 گاڑیوں کے قافلے میں سکھر کے لیے صبح روانہ ہوئیں وہ پی آئی اے کی پرواز پی کے 390 کے ذریعے صبح 8:20 پر سکھر کے لیے پرواز کر گئیں وہ جب جناح ٹرمینل پہنچیں تو ایئرپورٹ پر سید قائم علی شاہ، نثار کھوڑو، آفتاب شعبان میرانی، ڈاکٹر صفدر عباسی، ناہید خان، صادق عمرانی، شرف النساء لغاری، بیرسٹر صبغت اللہ قادری، شرجیل میمن، شیری رحمٰن، یوسف تالپور، عبدالغنی تالپر، جمیل سومرو، وقار مہدی اور دیگر رہنما بھی موجود تھے۔ بعد ازاں قائم علی شاہ، نثار کھوڑو، ناہید خان، صفدر عباسی، وقار مہدی محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہمراہ سکھر روانہ ہو گئے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما بیرسٹر چودھری اعتزاز احسن تمام سیاسی جماعتوں اور وکلاء کے تمام دھڑوں کی حمایت سے سپریم کورٹ بار کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ غیر حتمی نتائج کے مطابق چودھری اعتزاز احسن نے 556 اور بیرسٹر ظفر اللہ خان نے 75 ووٹ حاصل کیے۔

28 اکتوبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری توپیں اور کلاشنکوف عوام ہیں اور پی پی اور عوام جمہوریت کے لیے ہمیشہ قربانیاں دیتے آئے ہیں۔ وہ آئندہ الیکشن میں بیلٹ کی توپ سے مخالفین کے چھکے چھڑا دیں گے۔ جنگجو سرداروں کی موجودگی میں امن قائم نہیں ہوسکتا حکومت کی غلط پالیسیوں کے باعث انتہا پسند پیدا ہوئے۔ وہ اتوار کے روز لاڑکانہ میں حاجی منور علی عباسی ایم پی اے کی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس اور سانحہ کارساز میں جاں بحق ہونے والے 17 سالہ نظام دین سموں کی والدہ اور ماموں اشرف سموں، آفتاب نیک محمد بھٹو کے والد سردار عامر بھٹو سے ان کے بھائی سردار واحد بخش بھٹو، عبدالخالق بھٹو اور ڈاکٹر روشن شیخ کے ورثاء سے اظہار تعزیت کے موقع پر صحافیوں سے بات چیت کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ سیاسی مخالفت پر یقین نہیں رکھتیں بلکہ عوام کی طاقت پر یقین رکھتی ہیں۔ پارٹی چھوڑ کر جانے والوں کی واپسی کی پی پی کے کارکن مخالفت کر رہے ہیں اس لیے کسی کی واپسی نہیں ہوسکتی۔ صوبائی حکومت نے پی پی پی کے کارکنوں کے خلاف انتقامی اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ تھر میں پی پی پی کے کارکنوں کے خلاف ہفتے کو تیس اور حیدر آباد میں چودہ مقدمات درج کیے گئے ہیں مگر ہم ان انتقامی کارروائیوں سے ڈرنے والے نہیں اور ہم عوام کے ساتھ مل کر اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اقتدار کی پر امن منتقلی کی وجہ سے حکومت سے مذاکرات کیے ہیں۔ اسی وجہ سے مخالفانہ طرز عمل کر کے ہم مفاہمت کی

فضا کو خراب کرنا نہیں چاہتے۔ کرپشن اور سیاست کو الگ الگ کرنا چاہیے۔ آزاد عدلیہ شفاف سسٹم اور میڈیا کو بھی کرپشن کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیے جبکہ سیاست میں قومی ہم آہنگی اور تحمل و برداشت سے کام لینا چاہئے۔ انہوں نے سرحد میں ایک سیاسی رہنما کے گھر پر میزائل داغنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ انتہا پسند چاہتے ہیں کہ عوام تنہا اور یتیم رہیں مگر ہم ان کا مقابلہ کرنے کے لیے میدان میں موجود ہیں اور عوام کے حقوق انہیں واپس دلا کر دم لیں گے۔ بلوچستان میں لاپتہ افراد کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی اپنی اہمیت ہے اور سانحہ کلد ساز کے موقع پر دنیا بھر سے حکومت سے بھی اظہار ہمدردی کیا گیا۔ موجودہ حکمرانوں کو اتحادی ملک سمجھا جاتا ہے تاہم ہمارے غم میں شرکت کے لیے بھی دنیا بھر سے رابطہ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ میں غریبوں کی سیاست کرتی ہوں اور ان کے حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہی ہوں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دورہ لاڑکانہ کے موقع پر گہما گہمی میں زبردست اضافہ ہو گیا اور تقریباً تمام راستوں پر ہزاروں افراد نے نہ صرف انہیں خوش آمدید کہا بلکہ سینکڑوں افراد ان کے قافلے میں بھی شریک ہو گئے۔ بند روڈ پر ڈاکٹر روشن شیخ کے گھر سے آتے ہوئے پھول بازار کے دکانداروں نے اپنے تمام پھول ان پر نچھاور کر دیئے۔ متعدد مقامات پر بھی ان پر پھول نچھاور کئے گئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے جلوس نے 88ء کے جلوس کی یاد تازہ کر دی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اتوار کے روز لاڑکانہ شہر کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے بتایا کہ ابھی ان کی صدر پرویز مشرف سے ملاقات طے نہیں ہوئی ہے۔ ذرائع ابلاغ سے بات کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ جلد ہی پنجاب کا بھی دورہ کریں گی اور انہوں نے پیپلز پارٹی کے صوبائی رہنماؤں سے اس بارے میں بات چیت کی ہے جو ان کے دورے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ان کے لاڑکانہ کے دورے کو الیکشن مہم کا آغاز سمجھ لیں اور اسے محترمہ بے نظیر بھٹو اور عوام کے درمیان محبت کا دوبارہ آغاز بھی کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے ایک

سوال کے جواب میں کہا کہ آمریت اور جمہوریت ایک ساتھ نہیں چل سکتے اور اسی لیے انہوں نے جنرل مشرف کے سویلین صدر بننے کی بات کی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا کہ عوام کا جذبہ دیکھ کر غور کر رہی ہیں کہ وہ عوامی اجتماعات کی شروعات کریں۔ پی پی پی کی رہنما کا کہنا تھا کہ وہ ملک کے کونے کونے میں جانا چاہتی ہیں مگر حفاظتی انتظامات کی وجہ سے انہیں اپنے دورے خفیہ رکھنے پڑتے ہیں۔ اس سے قبل لاڑکانہ شہر میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے پی پی پی کے مختلف رہنماؤں کے گھر جا کر کراچی حملے میں ہلاک ہونے والے ان کے لواحقین کی تعزیت کی وہ ہلاک ہونے والی پارٹی ورکر نظام سمیجو کے گھر بھی تعزیت کیلئے گئیں اگرچہ ان کا پروگرام خفیہ رکھا گیا تھا تاہم لاڑکانہ شہر میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ کافی مجمع جمع ہو گیا تھا اور وہ جہاں جہاں جا رہی تھیں ہجوم ساتھ ہوتا تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاڑکانہ شہر میں پاکستان چوک پر واقع ایک دکان پر پکوڑے کھانے کی خواہش کی جو انہیں دیئے گئے۔ انہوں نے پارٹی رہنما ناہید خان کے لاڑکانہ والے گھر پر دوپہر کا کھانا کھایا اور بات چیت کی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو دورہ لاڑکانہ کے دوران جب وی آئی پی روڈ سے سڑکوں کا گشت کرتے ہوئے بندر روڈ پر پہنچیں تو درجنوں شہریوں نے ان پر پھول نچھاور کیے جس سے محترمہ بے نظیر بھٹو کی گاڑی پھولوں میں چھپ گئی۔ جب محترمہ بے نظیر بھٹو پاکستان چوک میں پہنچیں تو ایک غریب سموسے بیچنے والے کو دیکھ کر گاڑی روک لی جس سے پورا قافلہ اچانک رک گیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سموسے والے کو ایک ہزار روپے خرچہ دیا جبکہ سموسے والے نے خوش ہو کر تمام سموسے تقسیم کر دیئے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہدایت کی ہے کہ جو افراد 18 اکتوبر کو ان کے جلوس میں شہید ہوئے ان کی تصاویر، ان کے کوائف، عمریں، پیشہ، کہاں کے رہنے والے تھے پر مبنی تمام معلومات کو اکٹھا کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایک البم بنائی جائے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا اس سلسلے میں کہنا ہے کہ کراچی کے شہداء کو گمنام نہیں رہنے دیا جائے

گا بلکہ انہیں زندہ شہید بنا کر رکھا جائے گا۔

ایرانی وزیر خارجہ نے 18 اکتوبر کو محترمہ بے نظیر بھٹو استقبالیہ ریلی پر حملے کی مذمت کی ہے۔ اتوار کو ٹیلی فون پر محترمہ بے نظیر بھٹو سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان ہمارا برادر ملک ہے اور حکومت ایران اور ایرانی عوام استقبالیہ ریلی پر حملے کی مذمت کرتے ہیں اور اس سانحہ میں جاں بحق ہونے والے 140 کارکنوں اور سینکڑوں کی تعداد میں زخمی ہونے والوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ نے مرحومین کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا بھی کی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے بیرسٹر اعتزاز احسن کو سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کا صدر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی بیرسٹر اعتزاز احسن نے 1039 جبکہ ان کے مخالف امیدوار نے صرف 172 ووٹ حاصل کیے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے دورہ لاڑکانہ کے دوسرے روز سابق اعظم ہاؤس نوڈیرو کا معائنہ کیا اور وہاں موجود پرندوں اور جانوروں کی دیکھ بھال کے علاوہ خاندانی ملازمین سے بھی بات چیت کی۔

سانحہ کراچی میں شہید ہونے والوں کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے اتوار کو آل پاکستان مینارٹیز الائنس کی اپیل پر پاکستان بھر میں چرچوں، مندروں اور گوردواروں میں یوم دعا منایا گیا، جس میں سانحہ کے شہداء کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں اور ملک میں امن کے فروغ اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی زندگی، سلامتی کیلئے بھی دعائیں مانگی گئیں، آل پاکستان مینارٹیز الائنس کے چیئرمین شہباز بھٹی نے دعائیہ اجتماعات سے خطاب میں اس سانحہ کے شہداء کی جمہوریت کیلئے قربانیوں کی یاد میں ہر سال دعائیہ تقریبات منانے کا اعلان کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سانحہ پر ایک قومی ''یادگار جمہوریت'' بنائے۔ یوم دعا کے سلسلہ میں

اتوار کو ملک بھر میں صبح سے ہی مختلف چرچوں میں اجتماعات منعقد ہونا شروع ہو گئے ۔ یوم دعا کے بڑے اجتماعات اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ، ملتان، فیصل آباد، ساہیوال، اوکاڑہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، خانیوال، بہاولپور، گوجرانوالہ، سرگودھا، سیالکوٹ، جہلم، منڈی بہاؤالدین، خوشاب ، حیدرآباد، سکھر، مردان، ایبٹ آباد سمیت ملک کے دیگر شہروں میں منعقد کیے گئے۔

29 اکتوبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی سربراہ وسابق وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو نے پارٹی کارکنوں کوانتخابات کی تیاریاں شروع کرنے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ جب تک سانحہ کارساز کے حقائق سامنے نہیں آئیں گے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ان کا نام تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائے گا،شہداء نے اپنی جانوں کا نذرانہ جمہوریت، انصاف اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے دیا ہے اوراب یہی ہمارا مشن رہے گا۔ پائیدار اور پرامن جمہوریت کیلئے مذاکرات جاری ہیں تاکہ ملکی مسائل کے حل کے ساتھ غریب اور پسماندہ لوگوں کی زندگی بدل سکیں۔ وہ نوڈیرو میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت اور مختلف کارکنوں اور وکلاء سے ملاقاتوں کے دوران بات چیت کر رہی تھیں۔ اجلاس میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے سندھ اور پنجاب سے آئے ہوئے پیپلز پارٹی کے کارکنوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ جلد ہی پورے ملک سے انتخابی مہم شروع کریں گی۔ اجلاس میں سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے کارکنوں نے شرکت کی۔ جن میں نثار کھوڑو، قائم علی شاہ، آفتاب شیرانی، آغا سراج درانی، محمد اسلم ابرو، ممتاز کلبرانی اور دیگر شامل تھے۔محترمہ بےنظیر بھٹو نے پشاور میں اے این پی کے رہنما بشیر احمد بلور کے گھر پر راکٹ حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے جمہوری عمل روکنے کی سازش قرار دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر پارٹی کارکن رضامند ہوئے تو پیپلز پارٹی چھوڑنے والوں کو واپس لے لیا جائے گا۔ دریں اثنا پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیراعظم نے بتایا

لاڑکانہ کے دورے کے موقع پر ایک مشتبہ شخص درخت پر چڑھا ہوا دیکھا گیا جو اس سے پہلے سانحہ کارساز کے موقع پر کراچی میں دیکھا گیا تھا۔ اس مشتبہ شخص کو کارکنوں نے پکڑنے کی کوشش کی تاہم وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ ایسا لگتا ہے کوئی پوشیدہ قوت مجھے راستے سے ہٹانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ کارساز کی تحقیقات سے پہلے ہینڈ گرنیڈ کی بات کرنے سے شکوک وشبہات میں اضافہ ہو رہا ہے اور اب تک یہ بھی واضح نہیں ہو سکا ہے کہ سانحہ کارساز کے موقع پر لائٹس کیوں بند تھیں جبکہ تحقیقات بھی اب تک ابتدائی مراحل میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اس وقت بحران ہے۔ پیپلز پارٹی بحران کو ختم کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تیسری بار وزیراعظم بننے سے متعلق حکمران لیگ یا پھر چودھری برادران فیصلہ نہیں کر سکتے یہ فیصلہ عوام کو کرنا ہے۔ پیپلز پارٹی عوام کی طاقت ہے، ملکی بحران پر قابو پالے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ جلد چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر کا دورہ کریں گی۔ اس موقع پر نجی ٹی وی کے ساتھ گفتگو میں محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ جو لوگ جمہوریت کی بحالی نہیں چاہتے وہ انتہا پسندوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ جمہوریت کے دشمن میرے دشمن ہیں، ہماری منزل ملک میں جمہوریت کا قیام ہے۔ سانحہ کارساز کی تحقیقاتی ٹیم ہم سے تعاون نہیں کر رہی۔ حکومت نے ملک میں عبوری سیٹ اپ پر بات کی ہے لیکن نگران وزیراعظم کے معاملے پر ابھی ان سے کوئی بات نہیں کی گئی۔ جب بات کی گئی تو وہ اس کا جائزہ لے کر بات آگے بڑھائیں گی۔ ملکی صورت حال پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج قبائلی علاقے ساتھ نہیں اور سوات میں بھی افسوسناک صورت حال ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورے پاکستان میں سکیورٹی کا مسئلہ ہے لہٰذا عوام انتہا پسندوں کے خلاف جدوجہد میں ساتھ دیں تاکہ دہشت گردی کا خاتمہ کیا جاسکے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ زندگی کو درپیش خطرات کے باوجود وہ سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں گی۔ وزیراعلیٰ ارباب غلام رحیم کے اپنے خلاف بیانات پر محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ وہ اس بارے میں

کچھ نہیں کہنا چاہتیں کیونکہ وہ عوامی سیاست کر رہی ہیں۔ بعدازاں کراچی روانگی کے لیے سکھر ایئرپورٹ پہنچنے پر الوداع کرنے کے لیے آنے والے کارکنوں سے خطاب میں پیپلز پارٹی کی سربراہ نے کہا کہ میرا حقیقی محافظ اللہ تعالیٰ ہے، مجھے کسی کی طرف سے سکیورٹی اقدامات کی کوئی پروانہیں۔ میری سکیورٹی کے لیے میرے بھائی موجود ہیں، بہت جلد عوامی حکومت قائم ہونے والی ہے اور اقتدار عوام کے ہاتھ میں ہوگا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو سینکڑوں گاڑیوں کے قافلے کی صورت میں لاڑکانہ سے سکھر ایئرپورٹ پہنچیں جہاں ہزاروں افراد ان کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ ان میں خواتین کی ایک بڑی تعداد نمایاں نظر آ رہی تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی سکیورٹی کیلئے پولیس اور رینجرز کی طرف سے انتہائی سخت اقدامات کئے گئے تھے جبکہ پی ایس ایف کے نوجوان اپنی قائد کے اردگرد ماحول پر کڑی نظر رکھے ہوئے تھے۔ سابق وزیراعظم پی آئی اے کی پرواز نمبر پی کے 391 کے ذریعے سکھر سے کراچی روانہ ہوئیں۔ اپنے مختصر خطاب میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کی پالیسیوں کے باعث انتہا پسندوں کو تقویت ملی ہے۔ غیر ملکی اشارے یا ڈیل کے ذریعے نہیں بلکہ عوام کے مطالبے پر وطن واپس آئی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے خلاف جتنے بھی اتحاد اور محاذ بنا لیے جائیں عوام کے دلوں سے پیپلز پارٹی کی محبت نہیں نکالی جاسکتی۔ اگر شفاف اور غیر جانبدارانہ انتخابات منعقد ہوئے تو پیپلز پارٹی کو اقتدار میں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اپنے خلاف بننے والے تمام اتحادوں اور محاذوں کا مقابلہ کرے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اپنے آبائی شہر لاڑکانہ کا تین روزہ دورہ مکمل کر کے بلاول ہاؤس کراچی پہنچ گئیں۔ کراچی پہنچنے پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی بڑی تعداد نے ان کا کراچی ایئرپورٹ پر استقبال کیا۔ بعد ازاں انہیں ایک قافلے کی صورت میں سخت حفاظتی انتظامات میں بلاول ہاؤس پہنچایا گیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی لاڑکانہ سے سکھر ایئرپورٹ آمد کے دوران ان کے قافلے میں شامل ایک کار کو مشکوک سرگرمیوں پر روک کر

اس میں سوار چار افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو لاڑکانہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کراچی پہنچ گئیں۔

پیپلز پارٹی کی ریلی میں ہونے والے بم دھماکوں کو کراچی کی حالیہ تاریخ کی بدترین پر تشدد کارروائی قرار دیا جاتا ہے جس میں 140 سے زائد افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے تھے۔ شاہراہ فیصل پر اس مقام پر جہاں 18 اکتوبر کو بم دھماکے ہوئے ایک یادگار بنا دی گئی ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق شاہراہ فیصل سے برق رفتاری کے ساتھ گزرنے والی گاڑیوں میں سوار افراد کی توجہ ایک لمحے کیلئے کارساز پل کے قریب اس مقام پر ضرور مرکوز ہوتی ہے جہاں 18 اکتوبر کی شب سابق وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو کی استقبالی ریلی میں اس وقت دو بم دھماکے ہوئے تھے۔ اب یہ مقام ایک یادگار کا درجہ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس مقام پر ہلاک ہونے والوں کے ورثا اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے دونوں شاہراہوں کے درمیان بنی گرین بیلٹ کے ایک حصے کو رسی لگا کر مقام عقیدت قرار دے دیا اور اس کے چاروں جانب چراغ نصب کر دیئے ہیں۔ یہاں کوئی چراغاں کر کے اپنے پیاروں کو یاد کرتا ہے تو کوئی گل پوشی کرتا ہے اور کوئی یہاں مرنے والوں کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے گلدستے رکھتا ہے اور اگر بتیاں جلاتا ہے۔ اس مقام پر پیپلز پارٹی کے جھنڈوں کے ساتھ ایک بینر بھی لگا ہوا ہے جس پر یہ شعر تحریر ہے۔

ہم تو جان کا نذرانہ دے کر عہد وفا نبھائیں گے
آپ بتائیں آپ کہاں تک جائیں گے

پیپلز پارٹی کراچی ڈویژن کے صدر راشد ربانی نے بتایا کہ یہ یادگار پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے اپنے طور پر بنائی ہے اور آنے والے وقت میں پارٹی کی جانب سے اس مقام پر شہداء کی ایک باقاعدہ یادگار تعمیر کی جائے گی۔

30 اکتوبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایجنسیاں خود ہی لیڈر پیدا کرتی ہیں اور کچھ عرصے بعد انہیں مار دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایجنسیوں کی جانب سے بنائے گئے لیڈروں کی مثال نیک محمد اور عبدالرشید غازی تھے اور اب سوات میں مولانا فضل اللہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی بی ملک میں داخلی امن و امان کی ذمہ دار ہے اس لئے سانحہ 18 اکتوبر کی ذمہ داری بھی اسی پر عائد ہوتی ہے۔ 18 اکتوبر کو خودکش نہیں کار بم دھماکا ہوا تھا۔ جنرل ضیاء کی باقیات اور خفیہ ادارے مجھے عوام سے دور رکھنے کیلئے نت نئے کھیل کھیل رہے ہیں۔ بم دھماکہ مجھے پنجاب کے عوام سے دور رکھنے کیلئے کیا گیا ہے لیکن میں 9 نومبر کو راولپنڈی میں جلسہ ضرور کروں گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضیاء الدین ہسپتال میں سانحہ 18 اکتوبر کے زخمیوں کی عیادت کے موقع پر میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس 2 آپشن ہیں کہ یا تو ان دھمکیوں سے ڈر کر گھر بیٹھ جائیں یا پھر لوگوں سے رابطہ جاری رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ 18 اکتوبر کو ہونے والا دھماکہ خودکش نہیں تھا بلکہ یہ کار بم دھماکہ تھا تاہم سٹریٹ لائٹس بند ہونے اور اندھیرے کے باعث ہمیں اس کا علم نہیں ہو سکا تھا۔ جانثاران محترمہ بے نظیر بھٹو کے دستوں نے انہیں چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا جبکہ اس موقع پر پولیس کی بھاری نفری موجود تھی محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس موقع پر اپنے پیر کا معائنہ بھی کرایا جو سانحہ 18 اکتوبر میں متاثر ہوا تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ 18 اکتوبر کو دھماکہ سفید رنگ کی گاڑی میں ہوا اور اس

سانحہ کے دوران نظر آنے والا ایک مشکوک شخص تا حال میرا پیچھا کر رہا ہے اور حکومت کو تمام تر نشاندہی کے باوجود اب تک کوئی ایکشن نہیں لیا گیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وفاقی حکومت ایک جانب مفاہمتی آرڈیننس جاری کرتی ہے جبکہ دوسری جانب حکومت میں شامل افراد اس کے خلاف بیانات جاری کر کے جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی راولپنڈی میں بھی جلوس منعقد کرنا چاہتی تھی مگر اب عوامی مفاد میں راولپنڈی میں جلسے کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

پاکستان میں کینیڈا کے ہائی کمشنر ڈیورڈ کولنز نے بلاول ہاؤس کراچی میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔

امریکہ کے معروف اخبار نیویارک ٹائمز میں ایک رپورٹ شائع ہوئی جس کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی وطن واپسی نے پاکستان میں سیاسی درجہ حرارت میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ کراچی میں اپنے حمایتیوں کے ہمراہ ایک کامیاب ریلی نے ملک میں ہر سطح پر ایک تحریک کی ابتداء کر دی ہے لیکن اس موقع پر خودکش دھماکے نے ثابت کر دیا ہے کہ ان کی آمد پر نہ صرف بے نظیر کے سپورٹر متحرک ہوئے ہیں بلکہ ان کے دشمن بھی اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

31 اکتوبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت سپریم کورٹ کے فیصلے کے باعث ایمرجنسی لگانا چاہتی ہے اس لئے میں نے اپنی بیرون ملک روانگی مؤخر کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کی اہلیت سے متعلق بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ قبول کیا جائے۔ انہوں نے نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے خدشہ ظاہر کیا کہ الیکشن میں دھاندلی ملک کو مزید بحران کا شکار کر دے گی۔ دوسری جماعتیں بھی ایمرجنسی کا نفاذ تسلیم نہیں کریں گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ انتخابی فہرستوں کے حوالے سے پیپلز پارٹی کو تحفظات ہیں اس کی تیاری کیلئے نادرا کے ریکارڈ سے مدد لی جائے۔ انہوں نے کہا کہ آمریت میں تشدد، دہشت، انتہائی عروج پر ہے اور صورتحال میں محافظوں سمیت کوئی محفوظ نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ ملک میں ایمرجنسی نافذ کرنے کی کسی بھی کوشش کی سخت مزاحمت کی جائے گی اور پیپلز پارٹی عوام کو سڑکوں پر لے آئے گی، صدر کی اہلیت سے متعلق سپریم کورٹ کے کسی بھی فیصلے کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ الیکشن کمیشن فوری طور پر انتخابی فہرستیں اپنی ویب سائٹ پر جاری کرے اور یہ فہرست ہمیں بھی فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ دبئی جانے کا پروگرام ایمرجنسی کی افواہوں کی وجہ سے تبدیل کیا اگر دبئی جانا بھی پڑا تو 9 نومبر سے پہلے آؤں گی۔ شاہراہ فیصل دھماکے کی تحقیقات پاکستانی پولیس کرے۔ تاہم ایف بی آئی یا اسکاٹ لینڈ یارڈ سے مدد لی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کے ثبوت فراہم کیے

جائیں کہ کارساز میں ان کے ٹرک کے نزدیک خودکش حملہ کیا گیا تھا محترمہ بےنظیر بھٹو نے سوال کیا کہ بم دھماکوں میں ہلاک ہونے والے 16 افراد کے سران کے دھڑ سے الگ ہو گئے اس کا مطلب کہ دھماکوں میں سولہ خودکش حملہ آوروں نے کیے تھے۔ انہوں نے سانحہ کراچی کی جوڈیشل انکوائری کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ انتخابی فہرست اور 2007ء کی انتخابی فہرست کو ملا کر فہرست تیار کی جائے۔ الیکشن کمیشن ہمیں اب تک انتخابی فہرست فراہم نہیں کر رہا اور ان کا کہنا ہے کہ 30 نومبر کو یہ فہرستیں دی جائیں گی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ فوری طور پر الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر فہرست رکھی جائے اور ہمیں بھی فراہم کی جائے۔ ہمارے خیال میں بعض لوگ شفاف انتخابات نہیں چاہتے لیکن اگر الیکشن میں دھاندلی ہوئی تو ملک مزید بحران کا شکار ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے چیف جسٹس کے حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ قبول کر کے اور ایمرجنسی نافذ نہ کر کے اچھا قدم اٹھایا تھا صدر کی اہلیت سے متعلق بھی سپریم کورٹ کا جو بھی فیصلہ آئے اسے قبول کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ 9 نومبر کو انہوں نے راولپنڈی میں جلسہ کرنا ہے جب کہ 16,15 نومبر تک اسمبلیاں تحلیل ہو جائیں گی۔ پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعض فیصلوں اور ایمرجنسی کی افواہوں کے پیش نظر انہوں نے دبئی کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ تاہم پہلے کی طرح وہ اب بھی آتی جاتی رہیں گی اس دوران اگر انہیں دبئی جانا پڑا تو 9 نومبر سے پہلے واپس آئیں گی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے خبردار کیا کہ اگر ایمرجنسی نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی اس کے کارکن اور پاکستانی عوام ایمرجنسی قبول نہیں کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ دوسری جماعتیں بھی اسے تسلیم نہیں کریں گی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن سابق وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو کے سکیورٹی ایڈوائزر رحمٰن ملک نے سیکرٹری داخلہ کے نام ایک خط لکھ کر ان سے 18 اکتوبر کو سانحہ کارساز

کے متعلق تقریباً تین درجن سوالات کے جوابات طلب کئے ہیں۔ خط میں انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت اور پوری قوم ان سوالات کے جوابات چاہتی ہے۔ سیکرٹری داخلہ سے پوچھا گیا ہے کہ وہ بتائیں کہ سکیورٹی کا منصوبہ جس پر اتفاق کیا گیا اور جس پر عمل کیا گیا وہ کیا تھا؟ کتنی پولیس گاڑیوں کو محترمہ بےنظیر بھٹو کے ٹرک کے اردگرد رہنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی؟ کیا ان گاڑیوں کے ڈرائیوروں یا کسی سکیورٹی اہلکار کو جوان گاڑیوں پر سفر کر رہے تھے۔ دھماکے سے پہلے گاڑیاں تبدیل کیں اور اگر ایسا تھا تو ڈرائیوروں کی ڈیوٹی کیوں تبدیل کی گئی؟ دھماکے سے قبل ان گاڑیوں کی پوزیشن کیا تھی اور کون سی گاڑی دھماکے میں سب سے زیادہ تباہ ہوئی اور اس گاڑی کی تجزیاتی رپورٹ کیا ہے؟ کیا جائے وقوعہ کی مکمل تصویر لی گئی اور اس کی ویڈیو بنائی گئی؟ سانحے کے روز کتنے جامر لگائے گئے تھے اور دھماکے سے پہلے وہ کس مقام پر تھے؟ یہ جامرز کونسی کمپنی کے تھے اور کس ملک کے تھے؟ یہ جامرز مکمل طور پر کام کیوں نہیں کر رہے تھے کیونکہ وقتاً فوقتاً موبائل ٹیلی فون کام کر رہے تھے؟ کیا سانحے کے روز سینئر سکیورٹی اہلکار، انچارج کو یہ معلوم تھا کہ یہ جامرز کام نہیں کر رہے؟ اگر ایسا ہے تو انہوں نے کسی حادثے سے بچنے کیلئے کیا حفاظتی اقدامات کئے؟ کیا جامرز کے کام نہ کرنے کو اعلیٰ حکام کے نوٹس میں لایا گیا اور اگر لایا گیا تو کس کے؟ ہمیں اس بات پر سخت تشویش ہے کہ خامیوں پر توجہ نہیں دی گئی۔ کتنے سکیورٹی اہلکار، افسران یونیفارم میں تھے اور کتنے سادہ کپڑوں میں تھے؟ سادہ کپڑوں میں حفاظتی اہلکار کیوں دھماکے کے مرتکب فرد کو روکنے میں ناکام ہوئے؟

سپریم کورٹ نے محترمہ بےنظیر بھٹو کی جانب سے ووٹرز لسٹ میں ماضی کی نسبت ووٹرز کے کم اندراج کی درخواست کی سماعت 3 دسمبر تک ملتوی کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کو ہدایت کی ہے کہ انتخابی شیڈول سے پہلے خواتین ووٹرز کے اندراج کا خصوصی خیال رکھا جائے۔

آئندہ عام انتخابات سے قبل ملک بھر میں تعینات چاروں صوبوں کے چیف سیکرٹریز

ایڈیشنل چیف سیکرٹریز، ہوم سیکرٹریز، آئی جی، سیکرٹری انفارمیشن اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے بارے میں چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے ایوان صدر کو ایک خط ارسال کر دیا۔ جس میں لکھا گیا کہ آئندہ عام انتخابات سے قبل چاروں صوبوں کے چیف سیکرٹریز، ایڈیشنل چیف سیکرٹریز، ہوم سیکرٹریز، لوکل گورنمنٹ کے سیکرٹریز اور آئی جیز کو تبدیل کر دیا جائے اور ایسے بیوروکریٹس تعینات کیے جائیں جن کو حکومتی عہدیداروں کی قربت حاصل نہ ہو تاکہ شفاف انتخابات منعقد کروائے جانے کے وعدے کو پورا کیا جا سکے۔ خط میں اظہار کیا گیا ہے کہ ملک بھر کے چاروں صوبوں میں حکومت کے من پسند افسران تعینات ہیں اگر انہیں تبدیل نہ کیا گیا تو وہ عام انتخابات میں دھاندلی میں ملوث ہوں گے۔ جنرل پرویز مشرف کو لکھا گیا ہے کہ دنیا بھر سے شفاف الیکشن کا آپ کی جانب سے وعدہ کیا گیا ہے، شفاف الیکشن کیلئے ملک بھر میں بیوروکریسی میں وسیع تر پیمانے پر تبادلوں پر زور دیا گیا۔

محترمہ بےنظیر بھٹو کی مدعیت میں سانحہ 18 اکتوبر کی ایف آئی آر کے اندراج کی درخواست پر مقامی عدالت نے ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر اور بہادر آباد تھانے کو نوٹس جاری کر دیئے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو کے وکیل شہادت علی خان ایڈووکیٹ نے بتایا کہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ایسٹ کی عدالت میں محترمہ بےنظیر بھٹو کی مدعیت میں ایف آئی آر کی درخواست دائر کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 18 اکتوبر کو سانحہ کارساز کے بعد سرکار کی مدعیت میں رات 3:15 پر ایف آئی آر درج کرا دی گئی تھی اور اس سلسلے میں محترمہ بےنظیر بھٹو یا پارٹی کے کسی سینئر رکن سے رابطہ نہیں کیا گیا حالانکہ اس واقعہ کے متاثرین محترمہ بےنظیر بھٹو اور پی پی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ 21 اکتوبر کو محترمہ بےنظیر بھٹو کی جانب سے تھانہ بہادر آباد میں تحریری درخواست دی گئی کہ ان کی مدعیت میں ایف آئی آر درج کی جائے تاہم ایک ہفتہ انتظار کے باوجود درج نہیں کی گئی جس کے بعد آج عدالت سے رجوع کیا گیا۔

امریکہ کے ایک معروف ادارے ورلڈ پبلک اوپیشین (WPO) کے ایک سروے کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو پاکستان کی مقبول ترین لیڈر قرار پائیں۔ ملک کی قیادت کے لیے 27 فیصد عوام نے محترمہ بےنظیر بھٹو کو بہترین شخصیت قرار دیا جبکہ میاں نواز شریف اور جنرل پرویز مشرف کو 21 فیصد عوام کی تائید ملی۔ ادارے کے ڈائریکٹر سٹیون کل نے بتایا کہ یہ سروے محترمہ بےنظیر بھٹو کی پاکستان آمد سے قبل ستمبر 2007ء میں کیا گیا تھا۔

یکم نومبر 2007ء

سابق وزیر اعظم و پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو جمعرات کی دوپہر متحدہ عرب امارات کی ایئر لائن ای کے 607 کے ذریعے دبئی چلی گئیں۔ سابق ڈی آئی جی ایف آئی اے اور ان کے سکیورٹی انچارج رحمٰن ملک اور ناہید خان بھی ان کے ہمراہ گئے۔ وہ اپنی بیمار والدہ اور بچوں سے ملنے گئی ہیں۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے بھارتی ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ صدر پرویز پر اعتماد کے حوالے سے کچھ کہنا قبل از وقت ہے، انہوں نے کہا کہ شفاف اور منصفانہ انتخابات کے حوالے سے دی گئی تجاویز پر ابھی بھی عمل درآمد ہونا باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام تبدیلی چاہتے ہیں وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کے ملک کو عراق بنا دیا جائے جہاں بھائی بھائی کو مار رہا ہے اور گلیاں خون سے بھری ہوں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا استقبال ان کے شوہر آصف علی زرداری اور دو بچوں نے کیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ حکومتی وفاقی اور صوبائی وزراء اور وزیر اعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم کے حالیہ بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ سانحہ 18 اکتوبر میں وہ خود ملوث ہیں۔ پیپلز پارٹی مہمان اداکاروں کی پارٹی نہیں ہے بلکہ وہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کے سیاسی فلسفے پر یقین رکھنے والوں کی پارٹی ہے۔ عوام کو طاقتور بنائے بغیر اور ان کی شمولیت کے بغیر ملک میں حقیقی جمہوریت کا تصور ناممکن ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کو کراچی پریس کلب میں آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے

رکن اسمبلی عامر غفار لون کی پیپلز پارٹی میں شمولیت کے موقع پر منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔ اس موقع پر سید علی نواز شاہ، سردار لشکری، چودھری عبدالمجید، چودھری یاسین، آل پاکستان مینارٹی الائنس کے چیئرمین شہباز بھٹی، پیپلز پارٹی سندھ کے پریس سیکرٹری وقار مہدی اور دیگر بھی موجود تھے۔ جہانگیر بدر نے کہا کہ پیپلز پارٹی دنیا کی سیاسی تاریخ کی سب سے بڑی پارٹی ہے اور محترمہ بےنظیر بھٹو جیسی قیادت دوسری دنیا کی کسی بھی پارٹی کی قیادتوں سے بالاتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ 18 اکتوبر کو دھماکہ دراصل پیپلز پارٹی اور جمہوریت کے خاتمے کی سازش تھی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے قوم کو بم دھماکوں، مہنگائی، بے روزگاری اور بدامنی کے سوا کچھ نہیں دیا ہے۔ انہوں نے وردی کے حوالے سے سوال کے جواب میں کہا کہ پیپلز پارٹی کا پہلے ہی دن سے مؤقف ہے کہ وہ نہ وردی کو تسلیم کرے گی اور نہ ہی اس میں کوئی مفاہمت ہو گی پیپلز پارٹی پہلے بھی نہ چور دروازے سے حکومت میں آئی ہے اور نہ آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کبھی بھی آمریت کے ساتھ نہیں بیٹھی۔

سپریم کورٹ کے چار رکنی لارجر بنچ نے سانحہ کراچی پر ازخود نوٹس کی سماعت کرتے ہوئے وفاقی حکومت، چیف سیکرٹری سندھ پی پی او سندھ حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ایک ہفتے کے اندر زخمیوں، جاں بحق ہونے والوں، نقصانات اور تفتیش کی پیش رفت کی تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔ اس کیس کی سماعت چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری، جسٹس سردار محمد رمضان، جسٹس میاں شاکر اللہ جان، جسٹس ناصر الملک پر مشتمل بنچ نے کی۔

وزیر اعلیٰ سندھ ارباب رحیم اور ان کے بھائی عبدالخالق سمیت 5 افراد کے خلاف اقدام قتل، ہنگامہ آرائی کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا تھر پارکر میں فائرنگ سے پیپلز پارٹی کے 2 کارکن زخمی ہو گئے تھے۔ جس کے خلاف پیپلز پارٹی نے شدید احتجاج کیا تھا۔

2 نومبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں ایمرجنسی کا نفاذ غریب عوام کے حق میں نہیں۔ سیاسی یتیم یہ اقدام چاہتے ہیں تاہم امید ہے کہ صدر مشرف ایسا نہیں کریں گے۔ چند عناصر افواہیں پھیلا کر اصل ایشوز سے توجہ ہٹانا چاہتے ہیں۔ اگر ملک میں ایمرجنسی نافذ کی گئی تو تمام سیاسی جماعتیں مل کر اس کا مقابلہ کریں گی اور پیپلز پارٹی ہر اول دستے کا کردار ادا کرے گی۔ نجی ٹی وی چینل سے انٹرویو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ نواز شریف کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا شروع سے ہی مؤقف تھا کہ نواز شریف اور وہ اکٹھے واپس جائیں تاہم ان سے صرف ایم ایم اے کے حوالے سے تحفظات تھے ان کی خواہش ہے کہ پی پی پی اور ن لیگ کے درمیان بھی مفاہمت ہو۔ سانحہ کراچی کی تحقیقات کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ تحقیقات پاکستانی پولیس سے کروائی جائیں جنہیں سکاٹ لینڈ یارڈ اور ایف بی آئی کی معاونت حاصل ہو۔ انہوں نے کہا کہ پولیس نے ابھی تک ٹرک ڈرائیور کے بیان قلمبند نہیں کیے، عوام کو اس سلسلے میں گمراہ کیا جا رہا ہے۔ انتہا پسند اسلام کا نام بدنام کر رہے ہیں اور کچھ گروہ منشیات کی آمدنی سے ان انتہا پسندوں کی مدد کر رہے ہیں ان گروپوں کو روکنا ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی بم دھماکوں کے بعد پہلا فون نواز شریف کا آیا تھا اس پر وہ ان کی شکر گزار ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا پنجاب کے لوگ بہادر ہیں اور راولپنڈی آ کر اپنی بہن کا استقبال کریں گے۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رہنما سینیٹر اسحاق ڈار نے دبئی میں گزشتہ رات پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں جماعتوں کے درمیان رابطے بحال کرنے پر اتفاق ہو گیا۔ دونوں جماعتوں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ اگر ملک میں ایمرجنسی یا مارشل لاء لگانے کی کوشش کی گئی تو اس کو قبول نہیں کیا جائے گا اور اس کی مزاحمت کی جائے گی۔

3 نومبر 2007ء

چیف آف آرمی سٹاف نے ملک میں ہنگامی حالت نافذ کر دی۔ آئین معطل کر کے عبوری آئینی حکم جاری کر دیا۔ آرٹیکل 19,17,16,15,10,9 اور 25 کے تحت دیئے گئے بنیادی حقوق معطل کر دیئے گئے۔ نجی ٹی وی چینلز کی نشریات مکمل طور پر بند کر دی گئیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس اور صوبائی ہائیکورٹس کے چیف جسٹس صاحبان سمیت متعدد ججوں کو برطرف کر دیا گیا۔ آرمی چیف کے ان تمام اقدامات کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر بیرسٹر اعتزاز احسن سمیت ملک بھر سے ہزاروں وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی گرفتار کیا گیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو ایمرجنسی کے نفاذ کی اطلاع ملتے ہی فوراً پاکستان روانگی کے لیے دبئی ایئر پورٹ پہنچ گئیں۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ آئین کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔ انہوں نے حکومت کی جانب سے لگائی جانے والی ایمرجنسی کو منی مارشل لاء قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی اور کہا کہ مارشل لاء کا نفاذ عوامی طاقت سے بھاگنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی اداروں اور شخصیات سے مطالبہ کیا کہ ایک آدمی پر انحصار کرنے کی بجائے پاکستان کے عوام پر انحصار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کی ایک بار پھر توہین کی گئی ہے۔ وہ ہفتے اور اتوار کی درمیانی شب دبئی سے اپنی رہائش گاہ

بلاول ہاؤس پہنچنے کے بعد ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ اس موقع پر رضا ربانی، قائم علی شاہ، آفتاب شعبان میرانی اور دیگر بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ سول اداروں کو مضبوط بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آج میڈیا پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے جو ایک آمرانہ اقدام ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ رابطہ کر کے آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ 16 کروڑ عوام کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے ملک میں فوری شفاف انتخابات اور آئین کی بحالی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ایسی صورتحال میں شفاف انتخابات نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے اس اقدام کے خلاف ہم عوام کے پاس جائیں گے اور اس کے خلاف سخت احتجاج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں ایمرجنسی نہیں بلکہ منی مارشل لاء لگایا گیا ہے۔ آرمی چیف نے آئین کو معطل کیا ہے اور یہ حکم صدر نہیں بلکہ آرمی چیف نے جاری کیا ہے آرمی چیف کے پاس ایمرجنسی کے نفاذ کے اختیارات نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف نے سپریم کورٹ اور عوام کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ وردی اتار دیں گے مگر انہوں نے وعدہ پورا نہ کر کے عدالت اور عوام کی توہین کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء کا یہ جواز بتایا گیا کہ ملک میں انتہا پسندی بڑھ رہی ہے جبکہ ہمارا موقف ہے کہ انتہا پسندی کو آمریت کی اور آمریت کو انتہائی پسندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ عوام کو نظر انداز کیا جاتا ہے حقوق سلب ہو جاتے ہیں، غربت بڑھ جاتی ہے اور اس مایوسی کو انتہا پسند استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری قوتیں مسائل کو حل کرنا چاہتی ہیں منی مارشل لاء کسی جماعت یا کسی سپریم کورٹ کے خلاف نہیں بلکہ عوام کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عدلیہ کے کچھ ارکان انتظامیہ کے ساتھ صحیح کام نہیں کر سکے۔ جب لال مسجد کو مولانا عبدالعزیز کے حوالے کیا گیا تو اس وقت ایمرجنسی کے نفاذ کی بات نہیں کی گئی اب ایمرجنسی لگا کر انتہا پسندی کی بات کی جاتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عدالت مشرف کیس کا فیصلہ سنانے والی تھی اور ایک شخص کو عدالت کا

فیصلہ قبول نہیں تھا اس لیے منی مارشل لاء نافذ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے بغیر انتہا پسندی پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔ آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک سیاہ دن ہے ہمیں ایمر جنسی کا خدشہ تھا تاہم ایمر جنسی کی بجائے مارشل لاء نافذ کیا گیا ہے۔ اب پاکستان کی یکجہتی کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ سوات کے حالات کنٹرول سے باہر ہو گئے ہیں اب اسلام آباد پر بھی انتہا پسندوں کا غلبہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی، پنڈی اور سرگودھا میں متعدد خود کش حملے ہوئے یہ ہمارے دور میں کیوں نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں بچوں سے ملنے دبئی گئی تھی میرے بچے پاکستان میں دھماکوں کا سن کر پریشان تھے تاہم جب سے میں نے یہ سنا کہ پاکستان میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے تو میں جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عوام کے درمیان آ گئی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ اسمبلیوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں کیونکہ آئین معطل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کا سیاسی حل ہونا چاہیے ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود دوسری طرف سے مثبت جواب نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ آئین کو پامال کرنے کی بجائے تمام سیاسی جماعتوں کی آل پارٹیز کانفرنس طلب کرتی اور مسئلے کا حل تلاش کرتی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی بڑی جماعت ہے اور پاکستان میں اتنی جیلیں نہیں ہیں کہ جن میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں آ رہی تھی تو مجھے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ میں آپ سے مل سکوں گی یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ اے آر ڈی اور اے پی ڈی ایم بحالی جمہوریت کیلئے مشترکہ جدوجہد کریں۔ وزیر اعلیٰ سندھ ارباب غلام رحیم کے بیانات سے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتی۔ انہوں نے کہا اگر محاذ آرائی ہوئی تو پاکستان کی سالمیت کو خطرہ ہو گا اور قبائلی علاقہ پر توجہ نہیں دے سکیں گے اور وہاں کوئی اور داخل ہو جائے گا۔

4 نومبر 2007ء

سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کا جنرل مشرف کا فیصلہ انتہا پسندی کی حوصلہ افزائی کا باعث بنے گا۔ بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جنرل مشرف کے ساتھ کوئی ڈیل کر رہی ہیں، ایسا نہیں ہے بلکہ ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کیلئے بات چیت کر رہی ہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا انہیں دھوکہ دیا جارہا ہے تو انہوں نے کہا ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی دھوکہ دہی والی بات ہو یا کوئی چال ہو۔ تاہم ابھی اس کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ اس کا تمام تر انحصار اس بات پر ہے کہ جنرل مشرف آزاد الیکشن کمیشن کے قیام کا اعلان کریں تا کہ منصفانہ اور آزادانہ انتخابات کو یقینی بنایا جاسکے اور آئین کو بحال کریں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بڑی دفعہ واضح کیا کہ میں جمہوریت کی بحالی چاہتی ہوں اور یہ چاہتی ہوں کہ لوگوں کو اپنی مرضی کے نمائندے چننے کا حق دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی مارشل لاء کے مساوی ہے، یہ ایمرجنسی نہیں مارشل لاء ہے اور پاکستان کے لوگ اس کے خلاف احتجاج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں ملک میں لوگوں کا حوصلہ بڑھانے آئی ہوں، انتخابات مقررہ وقت پر ہونے چاہئیں تاہم یہ مارشل لاء کی قیمت پر ہر صورت میں نہیں ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ خودکش حملے ناقص سکیورٹی انتظامات کے باعث ہو رہے ہیں اور میں صدر مشرف کی اس بات سے اتفاق کرتی ہوں کہ ملک غیر مستحکم ہو رہا ہے اس کا حل تلاش کیا جانا چاہیے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بیرسٹر اعتزاز احسن اور پیپلز پارٹی کے لاتعداد

کارکنوں کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے ان کی فوری رہائی اور ان کے خلاف قائم کیے گئے مقدمات کے خاتمے کا مطالبہ کیا ہے۔

ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد حکومت نے بڑے پیمانے پر سیاسی کارکنوں، وکلاء اور صحافیوں سمیت سول سوسائٹی کے لوگوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اب تک پولیس نے ہزاروں کی تعداد میں گرفتاریاں کی ہیں گرفتار ہونے والوں میں جاوید ہاشمی، حمید گل، منیر اے ملک، محمود اچکزئی، حامد خان، قادر مگسی، طارق محمود، ابرار حسن سمیت مسلم لیگ ن، پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، تحریک انصاف، خاکسار تحریک سمیت دیگر جماعتوں کے کارکن بھی شامل ہیں۔ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب چوہدری خادم حسین قیصر نے ایمرجنسی کے خلاف استعفیٰ دے دیا، استعفیٰ دینے کے بعد وہ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرنے کے لیے جارہے تھے کہ سیکٹر آئی 9 سے پولیس نے ان کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ پولیس نے کئی جگہوں پر مطلوبہ افراد نہ ملنے پر ان کے ملازم، رشتے دار گرفتار کر لئے۔ اسلام آباد سمیت ملک کے مختلف شہروں میں ایمرجنسی کے خلاف مظاہرے کیے گئے۔

پولیس نے گزشتہ روز ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے دفتر پر چھاپہ مار کر آئی اے رحمٰن، حسین نقی، اقبال حیدر، شاہد حفیظ کاردار، راؤ حمید خان، مقبول احمد خان، ڈاکٹر مبشر حسن، امتیاز عالم، چوہدری ارشاد احمد خان، میجر جنرل (ر) راؤ حشمت خان سمیت 70 افراد کو گرفتار کرلیا جس کے بعد امتیاز عالم اور دیگر صحافیوں کو ایک گھنٹے بعد رہا کر دیا گیا جب کہ آئی اے رحمٰن اور اقبال حیدر کو 30 دن کیلئے نظر بند کر دیا گیا باقی افراد ماڈل ٹاؤن تھانے میں بند ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ہیومن رائٹس کمیشن کے اجلاس پر پولیس نے چھاپہ مارا 19 گاڑیوں نے آپریشن میں حصہ لیا جن میں 5 بڑے ٹرک بھی شامل تھے۔ پولیس گارڈوں کو مارتے ہوئے اندر داخل ہو گئی اور ارکان کو گھسیٹتے ہوئے باہر لائی، اقبال حیدر کو عاصمہ جہانگیر کے گھر پر نظر بند کیا گیا ہے۔

5 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی سربراہ اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کا مقصد انتخابات کو ملتوی کرنا ہے لیکن اگر انتخابات وقت پر نہ ہوئے تو بحران مزید شدت اختیار کر جائے گا۔ پیپلز پارٹی دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر جمہوریت کی بحالی کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔ بلاول ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایمرجنسی کے نفاذ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وکلاء، سیاسی رہنماؤں کو فوری طور پر رہا کیا جائے، تشدد کو معاشرے سے دور رکھا جائے، حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ تشدد سے گریز کرے کیونکہ اس سے معاملات حل نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کی جانب سے بعض اخبارات اور نجی ٹی وی چینلز کے دفاتر پر حملے انتہائی قابل افسوس ہیں یہ حملے پریس سنسر شپ ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا واضح ایجنڈا ہے ہم آئین اور جمہوریت کی بحالی چاہتے ہیں صدر مشرف نے پیپلز پارٹی کے ساتھ مذاکرات کے دوران اور سپریم کورٹ کے سامنے وردی اتارنے کا جو وعدہ کیا تھا اب اسے پورا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ انتخابات وقت پر ہوں، حکومت میں شامل بعض عناصر انتخابات نہیں چاہتے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر اپنے مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کرتی رہے گی اس سلسلے میں ہم جلد اے آر ڈی کا اجلاس بلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قبائلی علاقوں میں جاری خراب صورتحال کو معمول پر لانے کیلئے مذاکرات کا راستہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا

کہ پیپلز پارٹی چاہتی ہے کہ تمام اعتدال پسند قوتیں متحد ہو کر ماڈریشن اور جمہوریت کے لیے جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی غلط اقتصادی پالیسیوں کے باعث امیر اور غریب لوگوں میں خلا پیدا ہو گیا ہے۔ غریب کیلئے گزارہ کرنا مشکل ہے روپے کی قدر میں کمی ہوئی ہے آج کے سو روپے اور گیارہ سال پہلے کے سو روپے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم یک آواز ہو کر آئین کی بحالی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ بین الاقوامی برادری بھی قوم کے ساتھ ہے۔ دریں اثنا پی پی کی سربراہ نے ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر، پختونخوا ملی عوامی پارٹی کے سربراہ محمود اچکزئی اور بیرسٹر اعتزاز احسن کی زوجہ مسز بشریٰ اعتزاز سے ٹیلیفون پر بات کی اور حکومت کی جانب سے کریک ڈاؤن کی شدید مذمت کی۔

ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ اور چیف جسٹس آف پاکستان سمیت متعدد ججز کی برطرفی کے خلاف پیر کے روز وکلاء نے ملک گیر یوم سیاہ منایا اور زبردست احتجاج کیا جبکہ پولیس نے مظاہرین پر بدترین تشدد کیا۔ وکلاء نے اس موقع پر متعدد شہروں میں ریلیاں نکالنے کی کوشش کی جس پر ان کا پولیس سے تصادم ہو گیا جس کے نتیجے میں سینکڑوں وکلاء اور درجنوں پولیس اہلکار زخمی ہو گئے ان میں سے متعدد کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے۔ پولیس ہائیکورٹ کے احاطوں میں گھس گئی اور بہیمانہ تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے وکلاء کو گرفتار کیا۔ خواتین وکلاء، راہگیر اور صحافی بھی پولیس تشدد سے محفوظ نہ رہ سکے۔ پولیس وکلاء کو بکریوں کی طرح گاڑیوں میں ٹھونستی رہی۔ پولیس نے وکلاء کو تھپڑوں اور گھونسوں سے پیٹا۔ خواتین وکلاء کو گھسیٹا گیا کئی کے کپڑے بھی پھٹ گئے، متعدد وکلاء زبردست آنسو گیس سے بیہوش ہو گئے۔ پیر کو یوم سیاہ کے موقع پر ملک کے ہر چھوٹے بڑے شہر اور قصبے میں وکلاء نے احتجاج کیا۔ وکلاء نے پی سی او کے تحت اٹھانے والے ججز کے کمروں کا محاصرہ کر لیا اور ان کے ناموں کی تختیوں پر سیاہی پھیر دی ان کو عدالتوں میں داخل ہونے سے روکا اور زبردست نعرے بازی کی جس سے یہ ججز اپنے کمروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ حلف نہ اٹھانے والے

ججز کے بند کمروں پر وکلاء نے پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں جبکہ کئی برطرف ججوں نے عدالتوں میں پہنچنے کی کوشش کی لیکن پولیس نے یہ کوشش ناکام بنا دی۔ پولیس نے ہزاروں وکلاء کو گرفتار کرلیا صرف لاہور سے 11 سو سے زائد وکلاء پکڑے گئے۔ ضلع کچہری و ہائیکورٹس میدان جنگ بن گئیں کئی جگہوں پر راہگیروں نے بھی پولیس کے خلاف وکلاء کی مدد کی اور ان کے ساتھ مل کر پولیس پر پتھراؤ کرتے رہے۔ پولیس لاہور کے ایوان عدل، ضلع کچہری اور ہائیکورٹ میں گھس گئی اور دو اہلکار کسی وکیل کو پکڑتے تیسرا اس کے منہ پر لاٹھیاں برساتا۔ عینی شاہدین کے مطابق پولیس اہلکاروں کے پاس جدید ترین اسلحہ تھا اور وہ پوری تیاری سے آئے تھے۔ اسلام آباد میں سپریم کورٹ کے اردگرد کرفیو کا سماں تھا سینکڑوں اہلکار باوردی اور بغیر وردی تعینات تھے۔

ملک بھر میں گزشتہ روز صدر جنرل پرویز مشرف کی گرفتاری کی افواہ پھیلی رہی۔ اس دوران لوگوں نے ایک دوسرے سے معلومات حاصل کرنے کیلئے کروڑوں ایس ایم ایس کئے جبکہ اخبارات کے دفاتر میں بھی عوام کی کالز کا تانتا بندھا رہا۔

6 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے جنرل پرویز مشرف کے ساتھ مذاکرات کی بحالی کیلئے اپنی شرائط کا اعلان کیا ہے جس میں آئین کی بحالی بطور آرمی چیف ان کی ریٹائرمنٹ اور 15 نومبر تک الیکشن کے شیڈول کا اعلان شامل ہے۔ منگل کو اسلام آباد جاتے ہوئے انہوں نے ایک انٹرویو میں ٹائم میگزین کو بتایا کہ اگر مشرف یہ کرنے کیلئے تیار نہیں تو ایسے کسی شخص کے ساتھ کام کرنا انتہائی مشکل ہے جو وعدہ تو کرتا ہے لیکن اسے پورا نہیں کرتا ایمرجنسی سے متعلق سوال پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ دراصل ہم اسے مارشل لاء کہتے ہیں، آئین معطل کر دیا گیا ہے اگرچہ مشرف دنیا کی تسلی کیلئے اسے ایمرجنسی کا نام دے رہے ہیں۔ درحقیقت انہوں نے چیف آف آرمی سٹاف کی حیثیت سے آئین کو معطل کیا ہے اور دنیا عبوری حکم نافذ کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے جمہوریت کا سفر روک دیا ہے اور انہوں نے حکمران جماعت مسلم لیگ کو بڑھایا ہے اس کا ذکر کرنا چاہوں گی کہ مسلم لیگ ق میں بعض روشن خیال عناصر موجود ہیں لیکن اس کی اندرونی قوت وہ لوگ ہیں جن کا تعلق 80 کی دہائی کے فوجی آمر ضیاء الحق سے ہے جس نے مجاہدین کو منظّم کیا تھا ملک میں ہونے والے یکے بعد دیگرے واقعات یا پھر عسکریت پسندی کے اضافے سے ان کی گورننس دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قبائلی علاقوں میں جنگ بندی کرنے اور امن معاہدے کرنے کی سرپرستی کی۔ ان کا قبائلی علاقوں میں کنٹرول ختم ہو چکا ہے، دہشت گرد

سوات کے دروازہ پر دستک دے رہے ہیں اور ان کی نظر وفاقی دارالحکومت اسلام آباد پر ہے، یہ لوگ پلاسٹک دھماکوں کے اعلیٰ ذرائع تک رسائی حاصل کر چکے ہیں۔ وہ بم بنا رہے ہیں اور بم بنانے والے آلات کو بہتر کر رہے ہیں جو میری ریلی میں استعمال ہوئے، 20 اکتوبر کو راولپنڈی میں آئی ایس آئی کی بس میں انہیں استعمال کیا گیا اور ایئر فورس افسروں کے خلاف بھی یہ بم استعمال ہوئے۔ وہ اسے خودکش حملہ کہتے ہیں لیکن یہ خودکش حملے نہیں ہیں لیکن ہمارا تجزیہ یہ ہے کہ آئی ای ڈی (دھماکے کے جدید آلات) ہیں جو استعمال کئے جا رہے ہیں اور انہیں خودکش حملوں کا نام دیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے 19 اکتوبر کو اپنے جلوس میں ہونے والے دھماکوں کی تحقیقات کیلئے عالمی مدد کی درخواست کی تھی کیونکہ یہ اسی طرح کے بم تھے اور ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستانی پولیس اور انٹرنیشنل پولیس کے درمیان انٹیلی جنس معلومات کیلئے اشتراک ہونا چاہیے۔ ہم دھماکوں کے پس پشت ملزموں کی جڑوں تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ اس سوال پر کہ اس کے ملک کے مستقبل پر کیا اثرات ہوں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمرجنسی اٹھائے جانے تک آمریت قائم رہے گی۔ جنرل مشرف نے آرمی چیف کے عہدے سے ریٹائرمنٹ کا وعدہ کیا تھا انہوں نے آزادانہ انتخابات اور انتخابی اصلاحات کے نفاذ کا وعدہ کیا تھا ان وعدوں کے برعکس انہوں نے میری مشاورت کے بغیر ایمرجنسی نافذ کر دی۔ ہم نے انہیں اس کے خلاف مشورہ دیا تھا لیکن انہوں نے مسلم لیگ (ق) کے شدت پسند عناصر کا مشورہ مانا، اور جب میں دبئی میں تھی تو انہوں نے اچانک مارشل لاء کا اعلان کر دیا، میں نے اپنے لوگوں تک پہنچنے کیلئے پہلی پرواز پکڑی جو بہت پریشان تھے۔ میرے لوگ جنہوں نے کراچی کے دھماکوں میں 158 جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ جنرل مشرف نے مذاکرات کا سلسلہ توڑا ہے لیکن ہم نے نہیں ہم اپنے الفاظ اور عزم پر قائم ہیں ہم اپنے مقصد کیلئے آگے جائیں گے جو ہم سمجھتے ہیں کہ قومی مفاد میں ہے۔ جس کا مقصد ایٹمی طاقت سے مسلح قوم اور ملک کو

جمہوریت کی طرف لے جانا ہے تاکہ یہاں استحکام ہو، تاکہ ہم اعتدال پسند قوتوں کو متحد کر سکیں تاکہ ہم شدت پسند قوتوں کا مقابلہ کر سکیں لیکن انہوں نے ایمرجنسی نافذ کر کے یکطرفہ طور پر مذاکرات کا دروازہ بند کر دیا چنانچہ ہم آئین کی بحالی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مشرف آرمی چیف کے عہدے سے ریٹائر ہوں اور وقت پر الیکشن کرانے کا ہم سے کیا ہوا وعدہ پورا کریں۔ لندن میں مذاکرات کے دوران اگست میں ہی ہم نے انہیں بتا دیا تھا کہ ان کی اہلیت کے معاملے پر تحفظات ہیں اور انہیں آئینی اصلاحات مثلاً صدر اور پارلیمنٹ میں طاقت کے توازن کی ضرورت ہے جس سے ملک کو یہ مرحلہ استقامت سے طے کرنے میں مدد مل سکتی تھی لیکن انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں اہل ہوں۔ یہ مارشل لاء اس لیے لگایا گیا ہے کہ وہ اپنی اہلیت سے متعلق عدالتی فیصلہ خلاف آنے کی توقع کر رہے تھے جبکہ اہلیت کا معاملہ پارلیمنٹ کے ذریعے بھی طے کیا جا سکتا تھا اگر وہ اس کی وہ سیاسی قیمت ادا کرنے پر تیار ہو جاتے جس کا ہم نے مطالبہ کیا تھا لیکن انہوں نے سیاسی حل تلاش کرنے کی بجائے مارشل لاء لگانے کو ترجیح دی اور یہ اس کا خطرناک حصہ ہے جس سے میں پریشان ہوں۔ اس سوال پر کہ اگر صدر ان کے مطالبات مان لیتے ہیں تو کیا وہ ان کے ساتھ پراعتماد ماحول میں کام کر سکیں گی۔ بےنظیر نے کہا کہ میرا اعتماد یقیناً مجروح ہوا ہے لیکن میں پوچھتی ہوں کہ اس کا ٹائم ٹیبل کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ وعدے کئے گئے ہیں پھر انہیں توڑ دیا گیا۔ اعتماد بحال کرنے کیلئے پیشگی اقدامات کی ضرورت ہے ہم پیشگی طور پر آئین کی بحالی، آرمی چیف کے عہدے سے ریٹائرمنٹ اور شیڈول کے مطابق انتخابات (15 نومبر تک اعلان اور 15 جنوری تک انعقاد) کے مطالبات کر رہے ہیں۔ اگر وہ یہ اقدامات کرنے پر تیار ہیں تو جو کچھ ہو چکا ہے اسے ختم کر دیں گے لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر ایسے شخص کے ساتھ کام کرنا مشکل ہو جائے گا جو وعدہ تو کرتا ہے پھر وفا نہیں کرتا۔

سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت

نے کم از کم ایک سال تک انتخابات ملتوی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی اے پی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت نے انتخابات ایک دو سال کیلئے ملتوی کر دیئے مگر ابھی اس کا اعلان نہیں کیا، مجھے یہ اندر سے خبر ملی ہے تاہم انہوں نے اپنی خبر کا ذریعہ نہیں بتایا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے جنرل پرویز مشرف کو چیلنج کیا کہ مجھے غلط ثابت کرنے کیلئے ٹی وی پر آکر اعلان کریں کہ انتخابات مقررہ وقت پر ہوں گے۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ جنرل مشرف وعدہ پورا کریں اور صاف اور شفاف انتخابات کرائیں، صدر سے مذاکرات کا مقصد جمہوریت کی بحالی تھا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی قومی اسمبلی کے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرے گی، ہم چاہتے ہیں کہ صاف اور شفاف انتخابات کا اعلان 15 نومبر سے پہلے کیا جائے اور میڈیا سے پابندی اٹھائی جائے۔ پیپلز پارٹی کا منشور طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں اور ہم عوام کو طاقت دلانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا کہ الیکشن کمیشن سے ووٹرز لسٹ مانگی مگر وہ دینے کو تیار نہیں، ہماری مفاہمت صدر پرویز مشرف کے ساتھ نہیں بلکہ انتظامیہ کے ساتھ تھی۔ پاکستان کا وجود خطرے میں ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے 50 فیصد وکلاء گرفتار ہوئے ہیں اس پر آج احتجاج کیا جائے گا۔ 18 اکتوبر کو مجھ پر نہیں جمہوریت پر حملہ ہوا۔ اس سے قبل سنی تحریک کی قیادت اور مولانا فضل الرحمٰن پر بھی حملہ ہو چکا ہے۔ میں نے مرتضٰی بھٹو کیس کی تحقیقات کیلئے مغربی تحقیقاتی ادارہ کو بلایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مولانا فضل الرحمٰن اپنی بہن کو ملنے کیلئے کیوں نہیں آئے۔ آتے تو ان سے مل لیتی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا کہ اسفندر یار ولی سے ان کی بات ہوئی ہے جس میں ان سے جمہوریت کی بحالی کیلئے صلاح مشورے ہوئے ہیں جبکہ نواز شریف کے جواب کے منتظر ہیں۔ کسی ڈکٹیٹر سے مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ نظریات الگ اور اختلاف رائے ہوسکتا ہے مگر اخلاق کو ملحوظ خاطر رکھا جانا چاہیے۔ سابق

صدر ضیاء الحق کی باقیات بحران کا فائدہ اٹھا کر آئین کو معطل کرا چکی ہیں۔

حکومت پنجاب نے ضلعی حکومت کی جانب سے 9 نومبر کو راولپنڈی میں پاکستان پیپلز پارٹی کو جلسہ کی اجازت نہ دیئے جانے کے فیصلے کی توثیق کی ہے۔ صوبائی حکومت کے ترجمان نے آج یہاں ایک بیان میں کہا کہ سکیورٹی کی صورتحال کے پیش نظر جلسوں کا انعقاد غیر مناسب ہے۔

حکومت سندھ نے پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو کی جانب سے دوسری ایف آئی آر درج کرنے کے حکم کے خلاف ہائی کورٹ سے حکم امتناع حاصل کرلیا ہے۔ ایس ایچ او بہادر آباد کے مطابق ڈسٹرکٹ سیشن جج آغا رفیق نے حکم دیا تھا کہ محترمہ بےنظیر بھٹو کی مدعیت میں دوسری ایف آئی آر درج کرلی جائے۔ اس حکم کے خلاف حکومت نے سندھ ہائی کورٹ سے حکم امتناع حاصل کرلیا ہے اور ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد ایف آئی آر درج کرنے کا فیصلہ ہوگا۔

7 نومبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن و سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے 9 نومبر کو راولپنڈی میں پروگرام کے مطابق جلسہ کرنے اور اس روز تک ملک میں آئین بحال نہ ہونے کی صورت میں 13 نومبر سے لاہور سے راولپنڈی اسلام آباد کیلئے لانگ مارچ کا اعلان کر دیا اور مطالبہ کیا کہ جنرل مشرف 15 نومبر سے پہلے وردی اتارنے کا وعدہ پورا اور شیڈول کے مطابق عام انتخابات کا اعلان کریں۔ بدھ کو پیپلز پارٹی سیکرٹریٹ میں جہانگیر بدر، راجہ پرویز اشرف، فرزانہ راجہ، شاہ محمود قریشی، شیری رحمٰن اور اے آر ڈی کے دیگر رہنماؤں کے ہمراہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا کہ ملک میں فوری طور پر آئین کو بحال کیا جائے اور جنرل پرویز مشرف نے سپریم کورٹ، قوم اور مذاکرات کے دوران پیپلز پارٹی سے پندرہ نومبر تک وردی اتارنے کا جو وعدہ کیا تھا پورا کریں۔ 15 نومبر سے پہلے انتخابات کے شیڈول کا اعلان اور 16 جنوری تک انتخابات کو مکمل کرانے کا وعدہ بھی پورا کیا جائے اور اس کیلئے خود مختار آزادانہ الیکشن کمیشن تشکیل دیا جائے۔ انہوں نے سیاسی قیدیوں، ججز اور وکلاء کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ تیسری مدت کیلئے وزیراعظم بننے پر پابندی اور آٹھویں ترمیم کو بھی ختم کیا جائے۔ انہوں نے سانحہ کراچی کی ایف آئی آر کو یکطرفہ مسترد کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ گرفتار اعلیٰ ججوں میں سے ایک نے انہیں پیغام دیا ہے کہ لال مسجد میں موجود انتہا پسندوں کی رہائی ان ججوں نے کی جنہوں نے اب پی سی او کے تحت حلف اٹھائے ہیں جبکہ جنرل پرویز مشرف

کہتے ہیں کہ عدلیہ انتہا پسندوں کو تحفظ دے رہی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حکومت کے ساتھ مذاکرات کا مقصد یہ تھا کہ ملک کو پرامن طریقے سے جمہوریت کی راہ پر ڈالا جاسکے۔ ہماری پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی حکومت کی طرف سے مذاکرات کے بعد ایمرجنسی اور مارشل لاء کے نفاذ سے ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اگر حکومت چاہتی ہے کہ ملک میں پرامن طریقے سے اقتدار کی منتقلی ہو تو حکومت کو آئین بحال کرنا پڑے گا اور سپریم کورٹ میں صدر جنرل پرویز مشرف کی طرف سے کئے گئے وعدے کی پاسداری کرتے ہوئے الیکشن کے شیڈول کا اعلان کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں، کسانوں، نوجوانوں اور بزرگوں کی بہبود کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھوں گی۔ محترمہ بے نظیر نے کہا کہ 9 نومبر کو راولپنڈی کے لیاقت باغ میں ہر صورت جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے حقوق کیلئے جدوجہد کریں اور 9 نومبر کو جلسہ گاہ تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز لائرز فورم کے چار سو وکلاء کو گرفتار کیا جاچکا ہے اور جماعت کے سیکرٹریز کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہے۔ انہوں نے ابھی تک کوئی احتجاج نہیں کیا ہے اور وہ جلسے کے لیے پنڈی روانہ بھی نہیں ہوئے پھر بھی انہیں گرفتار کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ملک میں انتہا پسندی یا دہشت گردی کا خاتمہ نہیں چاہتے وہ الیکشن میں تاخیر کی باتیں کررہے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ملک کی مسلم لیگ (ن)، اے این پی کے سربراہ اسفندر یار ولی، میر حاصل بزنجو سمیت 14 جماعتوں سے رابطے ہیں۔ ہم جماعتی مفاد سے بالاتر ہوکر جمہوریت کیلئے کوشاں ہیں۔ حکومت نے 9 نومبر تک ہمارے مطالبات تسلیم نہ کئے تو میں لاہور چلی جاؤں گی اور تمام جماعتوں کو دعوت دیتی ہوں کہ وہ پیپلز پارٹی کے ساتھ مل کر جمہوریت کی بحالی کے لیے 13 نومبر کو لاہور سے راولپنڈی اسلام آباد کے لیے لانگ مارچ کریں۔ لانگ مارچ کو لیڈ میں کروں گی اگر ہمیں گرفتار کیا جاتا ہے تو ملک کے دیگر عوام اس جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 13 نومبر سے 14 نومبر تک کارواں میں عوام سیلاب آئے گا کیونکہ یہ راستہ ملک کی بقاء کیلئے ہے۔ ایک سوال کے جواب میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پاور

شیئرنگ کے لیے حکومت کے ساتھ مذاکرات نہیں کیے۔ مذاکرات ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لیے کیے گئے تھے جب حکومت نے آئین کو معطل کر دیا ہے تو مفاہمت کہاں کی رہی۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ کراچی کی تحقیقات کیلئے ایف بی آئی اور سکاٹ لینڈ یارڈ سے تفتیشی ٹیمیں بلائی جائیں۔ آمریت کے ساتھ کام نہیں کریں گے۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ دوسری جماعتوں اور پیپلز پارٹی میں فرق ہے وہ مذاکرات نہیں کرنا چاہتیں اور ہم مذاکرات کے ساتھ معاملات کا حل چاہتے ہیں۔ جمہوریت پر سودے نہیں کریں گے اگر حکومت چاہتی ہے کہ ملک میں امن قائم ہو تو اس کا واحد راستہ مذاکرات ہیں ورنہ ہم باہر نکلیں گے کیونکہ ہمارے سرحدی علاقے ہاتھ سے نکلے جا رہے ہیں۔ مسلح افواج پر خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ ملک کی بقاء جمہوریت کی بحالی میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں پیپلز پارٹی شرکت نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ملک میں آئین بحال ہو جاتا ہے تو تمام ججز اپنی پوزیشن پر واپس آ جائیں گے۔ صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ شیڈول میں مشرف سے ملاقات نہیں۔ انہوں نے میڈیا پر پابندی کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی سے پہلے مجھے اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ وردی کے بغیر جنرل مشرف کو صدر تسلیم کرنے کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ میرا نہیں عوام کا ہوگا۔ پہلے جنرل مشرف اپنے وعدے پورے کریں، وقت آنے پر اس کے بارے میں بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئین بحال ہو اور ایل ایف کے ذریعے کی گئی ترامیم ختم کی جائیں۔

اے آر ڈی میں شامل تمام جماعتوں کا ایک اہم اجلاس پیپلز سیکرٹریٹ اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ تمام جماعتوں نے متفقہ طور پر محترمہ بے نظیر بھٹو کو اے آر ڈی کا چیئرپرسن اور مخدوم امین فہیم کو صدر منتخب کر لیا۔ اے آر ڈی کے اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی گئی ہے کہ سانحہ کراچی کی تحقیقات کیلئے غیر ملکی ماہرین کو بلایا جائے تاکہ شواہد ضائع نہ ہوں صدر جنرل پرویز مشرف نے اپنے وجود کو قائم رکھنے کیلئے جو غیر قانونی، غیر آئینی، غیر جمہوری ایمرجنسی

نافذ کی ہے اس کی مذمت کی گئی ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس کو فوری واپس لیا جائے ایمرجنسی کے خلاف جدوجہد کرنے والوں پر تشدد کی مذمت کی گئی اور گرفتار شدہ افراد کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں سترہ جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔

پیپلز پارٹی کے ارکان قومی اسمبلی اور وکلاء نے بدھ کو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی جبکہ متعدد کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ مظاہرے کی قیادت مخدوم امین فہیم کر رہے تھے۔ مظاہرے میں نیرّ حسین بخاری، زمرد خان، قمرالزمان کائرہ، چوہدری منظور، ڈاکٹر بابر اعوان، ناہید خان کے علاوہ پیپلز لائرز فورم پنجاب کے صدر میاں حنیف، خاور کھٹانہ، منور سندھو، پیپلز لائرز فورم راولپنڈی کے ڈویژنل کوآرڈینیٹر سعید یوسف خان لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی کے جوائنٹ سیکرٹری ملک شفیق احمد کے علاوہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی بڑی تعداد شریک تھی۔ اس موقع پر جب پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے رکاوٹیں عبور کرنے کی کوشش کی تو پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور پارٹی کے کارکنوں شجاعت حیدر، طارق امین، پرنس نوید اور بیگم خالد اعوان اور دیگر کو تھانہ سیکرٹریٹ پولیس نے گرفتار کرلیا۔ دریں اثناء آن لائن کے مطابق محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے پریس کانفرنس میں قومی اسمبلی کے اجلاس کے بائیکاٹ اور ایمرجنسی کے خلاف مظاہرے کے اعلان کے بعد پیپلز پارٹی کے کارکن بڑی تعداد میں جناح ایونیو پر جمع ہو گئے پولیس نے خاردار تاریں لگا کر شاہراہ دستور سے آگے جانے والے تمام راستے بند کر دیئے اور کارکنان پر آنسو گیس کی شیلنگ اور لاٹھی چارج کیا جس سے ایک عورت سمیت متعدد کارکن زمین پر گر گئے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج کیا اور ایک خاتون سمیت 7 کارکنوں کو گرفتار کرلیا کارکنوں نے پولیس کی شیلنگ اور لاٹھی چارج کے بعد جناح ایونیو پر جمع ہو کر گاڑی پر لگے ہوئے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے ترانے پڑھنے شروع کر دیئے اور حکومت کے خلاف اور بے نظیر کے حق میں نعرے بازی کرتے رہے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر 1973ء کے آئین کو بحال کیا

جائے، ایمرجنسی کا خاتمہ کیا جائے اور انتخابات اپنے مقررہ وقت پر کرائے جائیں۔

ایمرجنسی اور ججوں کی سبکدوشی کے خلاف وکلاء کا ملک بھر میں احتجاج اور عدالتی بائیکاٹ تیسرے روز بھی جاری رہا جبکہ وکلاء اور سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ متعدد گرفتار وکلاء کو جیلوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ وکلاء نے آج پھر ہڑتال کا اعلان کیا۔ ججوں کی معطلی اور وکلاء کی گرفتاری کے خلاف وکلاء نے مزید تین روز تک عدالتی کارروائی کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا۔

پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس (پی ایف یو جے) نے حکومت کو ملک میں ہنگامی حالت، میڈیا پر پابندیوں کے خاتمے اور پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کی آزادی سلب کرنے کے لیے جاری کردہ دو آرڈیننس واپس لینے کے لیے 8 نومبر تک کی ڈیڈ لائن دے دی ہے جس کے بعد بارہ روز کے دوران ملک بھر میں یوم سیاہ منانے، احتجاجی کیمپ لگانے، بھوک ہڑتال کرنے اور عالمی سطح پر احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ پی ایف یو جے کے صدر ہما علی اور سیکرٹری جنرل مظہر عباس نے منگل کو بلائے جانے والے ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس اور اس میں کیئے گئے فیصلوں کے حوالے سے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ان جج صاحبان کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے عبوری آئینی حکم (پی سی او) کے تحت حلف نہیں اٹھایا۔ انہوں نے اخبار اور چینل مالکان سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ پیمرا ترمیمی آرڈیننس اور پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس کو نامنظور کریں۔

8 نومبر 2007ء

سابق وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آج ہر صورت میں راولپنڈی میں جلسہ کریں گے۔ ہم جان پر کھیل کر راولپنڈی جائیں گے۔ انہوں نے الیکشن کی تاریخوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا صدر پرویز 15 نومبر تک وردی اتار دیں انتخابات اور ریٹائرمنٹ کی حتمی تاریخ بتائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز کی اہلیت کے بارے میں صرف حقیقی عدلیہ کا فیصلہ ہی قبول کریں گے جس کو ایمرجنسی لگا کر معطل کیا گیا ہے۔ وہ گزشتہ روز پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی، قومی وصوبائی اسمبلی کے ارکان، کارکنوں اور عہدیداروں کے اجلاس کے بعد صحافیوں سے گفتگو کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت انٹیلی جنس ادارے عوام کے خلاف استعمال کئے جا رہے ہیں۔ حکومت آزاد عدلیہ سے خوفزدہ ہے اس لیے چیف جسٹس اور دوسرے ججز کو معطل کیا گیا ہے، ملک میں خانہ جنگی کا ذمہ دار وردی والا صدر ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن شیڈول کے اعلان، آئین کی بحالی اور عدلیہ کی بحالی پر ہی مذاکرات کر سکتے ہیں ہمیں جنرل پرویز پر اعتبار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کا پیسہ ٹی وی پر تشہیری مہم پر ضائع کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورے ملک سے پیپلز پارٹی کے ہزاروں وکلاء اور کارکن گرفتار کئے جا رہے ہیں جن میں اہم رہنما اعتزاز احسن، احسن بھون اور دیگر بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام سیاسی کارکنوں اور وکلاء کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آج حکومت نے انتخابی شیڈول کا اعلان اور عدلیہ کو بحال نہ کیا تو اسلام آباد کی طرف مارچ کیا جائے گا لاہور سے شروع ہونے والے مارچ میں 10

لاکھ افراد شریک ہوں گے، حکومت ہمیں روک نہیں سکے گی۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں، مذہبی تنظیموں، اقلیتوں اور نوجوانوں سے اپیل کی کہ اختلافات بھلا کر ملک کو بچانے کیلئے میدان میں نکل آئیں اب ہمارا یا کسی کا سوال نہیں ملک کا سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ میں سفید جھنڈے لے کر آئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مارچ بوٹوں کا نہیں پیروں کا ہوگا اور مارچ جیسے اسلام آباد میں داخل ہوتو پیروں کی آواز بوٹوں کی آواز سے زیادہ ہوگی۔ جمعرات کو سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی، قومی وصوبائی اسمبلی کے ارکان، پارٹی کارکنوں اور عہدیداروں کے اجلاس کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ موجودہ حکومت انتہا پسندوں کو خطرہ نہیں سمجھتی اور جمہوری قوتوں کو خطرہ سمجھتی ہے، گھروں پر چھاپے مارے جارہے ہیں پنجاب کے اندر بڑے پیمانے پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں کیونکہ ہم نے حکومت کے خلاف جمعہ کو احتجاجی جلسہ کا اعلان کیا ہے۔ قلات میں پاکستانی جھنڈے کی بے حرمتی کی جارہی ہے لیکن ان کو کوئی گرفتار نہیں کر رہا ہے۔ قبائلی علاقوں میں جھنڈے کو پھاڑا جارہا ہے جب کہ غریبوں اور مزدوروں کے گھروں کی کھڑکیاں توڑ کر پولیس عورتوں کی بے حرمتی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں خانہ جنگی کی صورتحال پیدا کی جارہی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں غیر آئینی غیر قانونی حکومت ہے، دہشت گردوں کو روکنے کے لیے کوئی اقدام نہیں کر رہی حکومت روزانہ خفیہ فنڈز سے 80 ملین ڈالر لیتی ہے یہ پیسہ کہاں جارہا ہے؟ جب کہ ملک میں غربت اور بیروزگاری میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کا حق بنتا ہے کہ حکمرانوں سے اس پیسے کے بارے میں پوچھے یہ کہاں جارہا ہے؟ اقلیتی برادری کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جارہا ہے پی پی ماضی میں مزدوروں کے ساتھ تھی اب بھی ساتھ رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نے کسانوں کو نظر انداز کیا ان کی ضروریات کا خیال نہیں کیا۔ دیہاتوں میں کوئی بجلی نہیں آئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہم سانحہ کراچی، اسلام آباد اور اٹک کے ضمنی الیکشن میں شہید ہونے والوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو

نے ان کے والدین کو بھی خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے اتنے بہادر بچے پیدا کیے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے تمام سیاسی جماعتوں کو جمہوریت کی بحالی میں تعاون کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے ملک کی مذہبی جماعتوں، نوجوانوں، شہریوں سے اپیل کی کہ وہ فوجی ڈکٹیٹر شپ سے وطن کو بچائیں۔ ملک کو اس وقت خطرہ ہے قبائلی علاقوں سے ملک کے پرچم اتارے جاچکے ہیں فوج وہاں نہیں جاسکتی۔ سوات کے گاؤں پر انتہا پسند کا قبضہ ہے اور ہم خاموش رہے لیکن اب ہم خاموش نہیں رہیں گے کیونکہ 1971ء کی تاریخ کو دہرانا نہیں چاہتے، ملک کو بچانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں چاہتے جو اسلحہ دفاع کے لیے استعمال ہونا چاہیے وہ شہریوں پر استعمال ہو۔ انہوں نے صحافیوں سے اپیل کی کہ اس وقت آپ کی مدد کی ضرورت ہے تاکہ قوم کو بیدار کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیل جیسے ایشو کوئی اہمیت نہیں رکھتے عوام ان افواہوں میں نہ آئیں۔ دیکھیں ملک کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1971ء میں جب ملک ٹوٹا لوگوں کو معلوم نہیں ہوا لیکن اب ہمارے پاس وقت نہیں۔ میرے پاس ٹینک یا مسلح افواج نہیں مگر ملک کے غریب عوام میرے ساتھ ہیں ہم سب مل کر پاکستان کو منظم کریں گے۔ اس لیے میں نے آمریت کے خلاف جدوجہد کا اعلان کیا ہے ہمارا دوسری جماعتوں سے طریقہ کار مختلف ہے کوشش تھی کہ ہم پُرامن طریقے سے جمہوریت کی طرف چلے جائیں ہم جمہوریت کی بات کر رہے تھے جس دن آئین معطل کیا گیا اسی دن سے مذاکرات بھی معطل ہو گئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ جمعہ کو لیاقت باغ میں جلسہ ضرور کریں گے حکومت نے مجھے کہا ہے کہ آپ کے لیے خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے بارے میں سوچوں یا قوم کے بارے میں، کیونکہ مجھ سے بڑا خطرہ ملک کو ہے ہم ایک بڑے دور کے لیے رسک لے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ اور کابینہ کے وزراء ہر روز جلسے کرتے ہیں ان کے جلسے کو کوئی خطرہ نہیں جب میں پوچھتی ہوں تو کہتے ہیں کہ آپ کا استعماری ایجنڈا ہے اس لیے آپ کی جان کو خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے اور رفقاء پر اس لیے حملے ہو رہے ہیں ہم عوام کے لیے لڑ رہے ہیں اور یہ عوام کے دشمن ہیں۔

15,14,13 نومبر کو لوگ دودھ کے ڈبے، پانی اور جوس کا انتظام کریں ہمارا عزم ہے کہ دوبارہ پاکستان کا پرچم ہر جگہ لہرائیں گے۔ مسلح افواج کا سربراہ جب صدر ہو تو فوج میدانوں میں کیسے لڑ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز کا انتخابات کرانے کا اعلان ناکافی ہے وہ ہر صورت میں 15 نومبر تک وردی اتاریں۔ ہم ہر صورت میں 15 نومبر تک ان کی وردی اتری دیکھنا چاہتے ہیں۔

پاکستان کے مختلف شہروں میں پولیس نے پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہے اور سینکڑوں کارکنوں کو ان کے گھروں سے چھاپے مار کر حراست میں لے لیا گیا۔ پنجاب بھر سے ایک ہزار سے زائد کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ سندھ سے 600 کے لگ بھگ کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ سب سے زیادہ کارکن راولپنڈی سے پکڑے گئے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی اور فیڈرل کونسل نے مشترکہ طور پر محترمہ بے نظیر بھٹو کو وزارت عظمٰی کا امیدوار نامزد کرتے ہوئے ان کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ جمعرات کو ناہید خان کی رہائش گاہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو کی زیر صدارت اجلاس ہوا جس میں کئی قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ ملک میں غربت، مہنگائی اور بیروزگاری میں اضافہ ہوا ہے جس کی ذمہ دار حکومت ہے۔ ایک اور قرارداد میں ایمرجنسی کے نفاذ کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں فوری طور پر آئین بحال کیا جائے۔ صدر مشرف آرمی چیف کا عہدہ چھوڑ دیں۔ غیر جانبدار عبوری حکومت قائم کر کے شفاف و منصفانہ انتخابات کرائے جائیں۔ ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ حکومت انتہا پسندی و دہشت گردی کے خاتمے میں ناکام ہو چکی ہے۔ سرحد کے بعض علاقوں میں قومی پرچم اتار کر جلانے کے واقعات ہوئے ہیں۔ اجلاس میں عدلیہ کی صورتحال پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا جبکہ اسلام آباد، کراچی کے بم دھماکوں میں جاں بحق ہونے والے پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں خواتین، اقلیتوں، کسانوں،

مزدوروں، طلبہ اور نوجوانوں کے حقوق کے تحفظ اور مسائل کے حل پر بھی زور دیا گیا۔

پی سی او کے نفاذ، ججوں کی سبکدوشی اور وکلاء کی گرفتاریوں کے خلاف وکلاء کا ملک گیر احتجاج جاری رہا۔ وکلاء نے عدالتی بائیکاٹ جاری رکھا۔ کوئی وکیل پیش نہیں ہوا، وکلاء نے ہڑتالی کیمپ لگائے اور مظاہرے کیے جبکہ مزید سینکڑوں وکلاء کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار وکلاء کو مختلف جیلوں میں بھجوا دیا گیا۔

پاکستان میں متحدہ عرب امارات کے سفیر علی محمد بن حماد نے زرداری ہاؤس اسلام آباد میں پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ مخدوم امین فہیم بھی اس موقع پر موجود تھے۔

پاکستان بھر میں ایمرجنسی کے نفاذ کے خلاف وکلاء، طلبہ، صحافیوں اور سیاسی جماعتوں کے احتجاجی مظاہرے جاری رہے۔ سینکڑوں مزید گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے چیئرمین مخدوم امین فہیم نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی ہدایت پر گزشتہ روز جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد، جمعیت علمائے اسلام کے صدر مولانا فضل الرحمٰن، عوامی نیشنل پارٹی کے صدر اسفند یار ولی خان اور تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان سمیت دیگر سیاسی جماعتوں کے قائدین سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا اور انہیں محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے لانگ مارچ میں شرکت کرنے اور ملک میں حقیقی جمہوریت کی بحالی کیلئے مشترکہ جدوجہد کرنے کی دعوت دی۔ مخدوم امین فہیم نے سیاسی قائدین سے الگ الگ ٹیلیفون پر گفتگو کی اور انہیں بتایا کہ پیپلز پارٹی کی خواہش ہے کہ ملک کی تمام سیاسی جماعتیں مل کر اور کم سے کم ایجنڈے پر مشترکہ پلیٹ فارم پر جدوجہد کریں۔

پیپلز پارٹی نے لانگ مارچ کی کامیابی کیلئے اپنی حکمت عملی اچانک تبدیل کر لی ہے اور پارٹی رہنماؤں کو ہدایت کی ہے کہ وہ راولپنڈی کے جلسے کیلئے گرفتاریاں نہ دیں بلکہ زیر زمین چلے جائیں اور کارکنوں کو لانگ مارچ کیلئے متحرک کریں۔

9 نومبر 2007ء

محترمہ بے نظیر بھٹو کو ان کی رہائش گاہ زرداری ہاؤس میں محصور کر دیا گیا اور پولیس نے لیاقت باغ میں پیپلز پارٹی کا جلسہ نہیں ہونے دیا۔ محترمہ بے نظیر کی رہائش کے باہر پیپلز پارٹی کے ارکان اسمبلی خواتین ارکان اسمبلی اور راولپنڈی جلسے میں شرکت کے لیے جانے والے ہزاروں کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ تاہم محترمہ بے نظیر بھٹو پولیس کا گھیرا توڑ کر زرداری ہاؤس اسلام آباد سے باہر آ گئیں اور انہوں نے وہاں پر جمع ہوئے ہزاروں کارکنوں سے میگا فون پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا میں عوام سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ اپنے ضمیر کی آواز پر باہر نکلیں ہم نہیں چاہتے کہ ملک میں عراق جیسی صورتحال ہو جائے، میں موت سے نہیں ڈرتی، زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے، ہم نہیں چاہتے کہ انتہا پسند اسلام آباد میں آ کر کارروائیاں کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ میری نہیں بلکہ پاکستان کی بقاء کی جنگ ہے ہم نے جنرل پرویز سے مذاکرات ملک بچانے کے لیے کئے، خودکش حملہ آور بزدل ہیں کوئی بھی مسلمان ایک مسلم خاتون پر حملہ نہیں کر سکتا ہمیں متحد ہو کر قائداعظمؒ کے پاکستان کو بچانا ہو گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا اگر حکومت کے پاس خودکش حملہ آوروں کی اطلاعات ہیں تو انہیں گرفتار کیوں نہیں کیا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ پولیس نے خاردار باڑ لگا رکھی ہے اور تین سے چار ہزار پولیس اہلکار ان کی رہائش گاہ کے اردگرد تعینات ہیں 5 ہزار کارکن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حکومت نے کسی قسم کے وارنٹ گرفتاری نہیں دکھائے اور نہ ہی میں ان کو مانتی ہوں، پشاور میں ہمارے کارکنوں کو مارا پیٹا گیا جو لوگ کشمیر، پنجاب اور دیگر

صوبوں سے آئے تھے ان کو بھی مارا پیٹا گیا، کیا یہ اس قسم کا ریاستی تشدد کر کے عوامی غم و غصہ نہیں دبا سکیں گے، اگر حکومت کے پاس اس قسم کی اطلاعات ہیں کہ خودکش فلاں شہر میں داخل ہو گئے ہیں یا فلاں جگہ آئیں گے تو ان کو گرفتار کریں، اتنی مصدقہ اطلاعات ہیں تو گرفتار نہ کرنا تعجب خیز ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پولیس اہلکاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا آپ سے کوئی جھگڑا یا لڑائی نہیں ہے ہم نے لیاقت باغ میں جلسہ کرنا ہے جو ہمارا حق ہے ہمیں جانے دیا جائے لیکن پولیس اہلکاروں نے ایک نہ سنی اور ان کی گاڑی پر چڑھ گئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی گاڑی نے پولیس کی طرف سے کھڑی کی گئی چند رکاوٹیں عبور کر لیں لیکن پولیس نے آخری حربے کے طور پر ایک بکتر بند گاڑی اور جیل وین کھڑی کر کے راستہ بند کر دیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے خطاب میں کہا کہ جب تک ایمرجنسی رہے گی وہ بار بار جلسے کی کال دیں گی حکومت مجھے کب تک روکے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں عام انتخابات کا 15 جنوری تک انعقاد یقینی بنائے، پاکستان کو عراق اور افغانستان نہیں بننے دیں گے میری جنگ میری ذات کی نہیں بلکہ پاکستان کی بقا اور سلامتی کی جنگ ہے ملک کے مختلف حصوں سے لاکھوں افراد کو راولپنڈی آنے سے روک دیا گیا۔ ہمارے پانچ ہزار کارکنوں کو گرفتار کیا گیا، خار دار تاریں جمہوریت کا راستہ روکنے کے لیے لگائی گئی ہیں، ملک بھر کے مسلمان اور غیر مسلم متحد ہو جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انتہا پسند وزیرستان کے بعد ہمارے خوبصورت شہر سوات میں آ گئے ہیں۔ ایک ایک کر کے شہر ان کے ہاتھوں میں جا رہے ہیں۔ وزیرستان میں انتہا پسند ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کر رہا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہ صورتحال پاکستان کے دوسرے حصوں میں پیدا ہو۔ ہماری خوبصورت وادی سوات کے علاقے کالام میں انتہا پسندوں نے قبضہ کر لیا ہے لیکن کسی نے ان کو نہیں روکا۔ انتہا پسند وزیرستان میں، باجوڑ، سوات اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی لال مسجد میں آئے اور یہ انتہا پسند پورے پاکستان میں پھیل رہے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ عراق میں آمریت کی وجہ سے عوام میں بغاوت ہوئی اور آخر میں نوبت جنگ تک

آ پہنچی اور اب بغداد کی سڑکیں خون سے لال ہیں روزانہ وہاں لوگ قتل ہو رہے ہیں ہم پاکستان کو عراق نہیں بننے دیں گے۔ حکمرانوں سے کہنا چاہتی ہوں کہ آئین کو بحال کریں، جنرل مشرف آرمی عہدہ چھوڑ دیں۔ انتخابات پندرہ جنوری کو کرائے جائیں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہمارے پانچ ہزار کارکنوں کو گرفتار کیا گیا راولپنڈی اور اسلام آباد اور پشاور میں جھڑپیں ہو رہی ہیں یہ ظلم ہے فتح ہماری ہو گی۔ یہ لڑائی پاکستان کی بقاء کی ہے پہلے انتہا پسند افغانستان کے تورا بورا میں ہوتے تھے اب وہ ہمارے بعض شہروں میں آ گئے ہیں اور وہ دیگر شہروں میں جا رہے ہیں۔ فتح ہماری ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ جو خاردار تاریں لگائی گئی ہیں یہ صرف ایک شخص کو نہیں بلکہ جمہوریت کا راستہ روکنے کیلئے لگائی گئی ہیں۔ صدر مشرف الیکشن کمیشن سے کہیں کہ 15 جنوری کو انتخابات کرانے کا اعلان کیا جائے محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا کہ تمام گرفتار لوگوں کو رہا کیا جائے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایک امریکی ٹی وی چینل کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ مشرف انتظامیہ کے بعض حکام کے انتہا پسندوں کے ساتھ تعلقات ہیں جس کی وجہ سے وہ پاکستان کے نیوکلیئر ہتھیاروں کے تحفظ اور سکیورٹی کے بارے میں فکرمند ہیں جس طرح امریکہ کو پاکستان کے نیوکلیئر ہتھیاروں اور اثاثوں پر تشویش ہے اس طرح مجھے بھی فکرمندی لاحق ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس وقت بڑا دھچکا لگا جب جنرل مشرف نے لال مسجد کے انتہا پسندوں کو رہا کرنے والے سپریم کورٹ کے دو ججز سے پی سی او کے تحت حلف لیا اور ان رہا کئے جانے والے انتہا پسندوں نے دوبارہ انتشار پیدا کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کے لیے جنرل مشرف کے ساتھ روڈ میپ طے کر لیا تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ صدر مشرف پر دباؤ ڈالیں کہ وہ اس سمجھوتے کی پاسداری کریں میں محسوس کرتی ہوں کہ پاکستان میں انتہا پسند زور پکڑ رہے ہیں۔

راولپنڈی اسلام آباد کے مختلف مقامات پر سارا دن پولیس اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے درمیان ہاتھا پائی کا سلسلہ جاری رہا۔ مری روڈ پر پولیس اور پی پی پی کے ورکروں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جس سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ پیپلز پارٹی کے کارکن چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کی صورت میں نمودار ہوتے جئے بھٹو کے نعرے لگاتے، پولیس پر پتھراؤ کرتے اور تنگ گلیوں میں غائب ہو جاتے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے شیل پھینکے۔

پولیس نے کمیٹی چوک کے قریب پیپلز پارٹی کے ارکان قومی اسمبلی شمشاد ستار باچانی، شگفتہ جمانی اور مہرین بھٹو کو گرفتار کرلیا۔ لیاقت باغ راولپنڈی میں پیپلز پارٹی کا جلسہ نہ ہونے دینے کے لیے سرحد اور پنجاب کے مختلف علاقوں سے راولپنڈی، اسلام آباد کی طرف آنے والی سڑکیں بند کردی گئیں۔ پیپلز پارٹی نے الزام لگایا کہ اس کے پانچ ہزار کارکن گرفتار کرلیے گئے۔ رکن قومی اسمبلی فوزیہ وہاب کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ مخدوم امین فہیم نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی رہائش گاہ اور لیاقت باغ راولپنڈی جانے والے تمام راستے سیل کر دیئے گئے۔ انہوں نے کہا وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی روزانہ جلسے کر رہے ہیں، پیپلز پارٹی کے جلسے پر پابندی افسوسناک ہے۔

رات گئے محترمہ بے نظیر بھٹو کی نظر بندی کے احکامات واپس لے لیے گئے۔

زرداری ہاؤس سے باہر نکلنے پر جب پولیس اہلکاروں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا راستہ روکا تو محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ بھائی ہماری آپ سے کوئی لڑائی نہیں آپ ہمارا راستہ نہ روکیں تو پولیس اہلکاروں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے راستہ چھوڑ دیا اس دوران کئی لیڈی پولیس اہلکار آگے بڑھیں جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو گرفتار کرنے جارہی ہیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو اس بہادر خاتون کی ایک جھلک دیکھنا چاہتے ہیں تاہم بعد ازاں اعلیٰ افسران کے حکم پر بکتر بند گاڑیاں آگے کھڑی کر کے محترمہ بے نظیر بھٹو

کا راستہ بند کر دیا گیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی نظر بندی پر امریکہ، برطانیہ اور جرمنی نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ امریکہ کی نیشنل سکیورٹی کونسل کے ترجمان گورڈن جونڈرو نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ کو پاکستان میں ایمرجنسی کے نفاذ اور بنیادی حقوق میں کمی پر شدید تشویش ہے۔ پاکستانی انتظامیہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر آئین اور جمہوری اقدار بحال کرے۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور دیگر جماعتوں کے سیاسی رہنماؤں کو آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت ہونی چاہیے اور تمام گرفتار افراد کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے مستقبل کیلئے بہتر ہے کہ اعتدال پسند قوتیں مل کر پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کیلئے کوششیں کریں۔ گورڈن جونڈرو کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب وہ صدر بش کے ساتھ امریکی ریاست ٹیکساس پہنچے ہیں۔ ادھر برطانیہ نے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی نظر بندی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ لندن میں دفتر خارجہ کی ترجمان نے کہا ہے کہ برطانیہ پاکستان میں پیدا ہونے والی نئی صورتحال پر پریشانی کا شکار ہے۔ پاکستان کو فوری طور پر آئینی حکومت کی طرف واپس آنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ چاہتا ہے کہ ہر قسم کی صورتحال میں تحمل کا مظاہرہ کیا جائے۔ دریں اثناء جرمنی نے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی نظر بندی کی شدید مذمت کرتے ہوئے زور دیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ جرمن وزارت خارجہ کے ترجمان ارٹن جائیگر نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ جرمنی کو محترمہ بے نظیر بھٹو کی نظر بندی سمیت پیپلز پارٹی کے دیگر کارکنوں کی گرفتاریوں پر شدید تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کی لیڈرشپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد ملک میں شفاف اور منصفانہ انتخابات کروائے۔ اس سے قبل جرمنی نے صدر جنرل پرویز مشرف پر زور دیا تھا کہ وہ جلد از جلد ایمرجنسی کو ختم کر کے جمہوری عمل کو بحال کریں۔

10 نومبر 2007ء

سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قیادت کا فقدان ملک کو خطرے میں ڈال رہا ہے، جسٹس افتخار چودھری پاکستان کے اصل چیف جسٹس ہیں انہیں بحال کیا جائے۔ میڈیا سے پابندیاں اٹھائی جائیں تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ حمایت کرنے پر عالمی برادری کی شکر گزار ہوں۔ صدر مشرف سے ڈیل مشکل ہے کیونکہ وہ انتخابات ملتوی کرانا چاہتے ہیں اور اس کے بعد طالبان کو واپس لانا چاہتے ہیں، عالمی برادری مشرف کے وردی اتارنے اور جمہوریت بحال کرنے کے وعدے پر یقین نہ کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز ججز کالونی میں، بعد ازاں سینٹ لاؤنج میں غیر ملکی سفارتکاروں سے ملاقات کے بعد پریس کانفرنس اور امریکی صحافی کو ٹیلی فونک انٹرویو اور ایک نجی ٹی وی چینل کے باہر صحافیوں کے مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو اچانک ججز کالونی پہنچ گئیں اور جسٹس افتخار محمد چوہدری سے ملاقات کی کوشش کی تاہم پولیس نے انہیں چیف جسٹس کی رہائش گاہ تک نہیں جانے دیا۔ اس دوران میگا فون پر خطاب میں انہوں نے کہا کہ قیادت کا فقدان ہمارے ملک کو خطرے میں ڈال رہا ہے ہمیں اب بیدار ہو جانا چاہیے۔ 1971ء میں پاکستان کو توڑ دیا۔ ہم نہیں چاہتے کہ باقی ماندہ پاکستان کو بھی توڑ دیا جائے، شمالی وزیرستان، جنوبی وزیرستان، باجوڑ اور اب سوات میں پاکستانی پرچم کو اتارا جا رہا ہے۔ ہم پاکستان کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اس کے لیے اپنی جان بھی قربان کر دیں گے۔ سابق وزیراعظم نے بے حد جذباتی انداز میں کہا

کہ پاکستان کی سرزمین اپنی عوام کو پکار رہی ہے، اپنے بیٹوں سے فریاد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس کی رہائش گاہ سے پاکستان کا پرچم اتار دیا گیا۔ یہ پرچم انصاف کا پرچم تھا یہ عدلیہ کا پرچم تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ مادر وطن بلا رہی ہے پرچم کا دفاع کون کرے گا۔ ہماری تحریک پرامن ہے، انقلاب آرہا ہے۔ پیپلز پارٹی 13 نومبر سے پاکستان کے دل لاہور سے لانگ مارچ شروع کرے گی جس سے انقلاب آئے گا، جب لاکھوں افراد ننگے پاؤں شامل ہوں گے۔ آخر ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں، کیا پشاور سے بھی پاکستان کا پرچم خدانخواستہ اتار دیا جائے گا۔ عوام اب اٹھ جائیں، طالب علم، صحافی، وکلاء، تاجر سب اٹھیں اور پاکستان کو بچائیں۔ میں وردی والوں اور نوجوانوں سے اپیل کرتی ہوں کہ اس ملک کو بچاؤ، میں آپ کی بہن پاکستان کا پرچم سرنگوں نہیں ہونے دوں گی۔ ہم پرامن ہیں تصادم نہیں چاہتے ہم نہیں چاہتے کہ دنیا والے یہ دیکھیں کہ پولیس والے پاکستانی عوام پر تشدد کریں، اس سے پاکستان کا امیج خراب ہوتا ہے ہمیں راستہ دیں، عوام کے قافلے کو راستہ دیں۔ اب عوام کا ایک ہی نعرہ ہوگا اور وہ ہے آزادی اور صرف آزادی۔ اسلام آباد میں صحافیوں کے مظاہرے کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ 13 نومبر کو لاہور سے اسلام آباد تک لانگ مارچ کا آغاز ہوگا۔ انہوں نے اپیل کی کہ بحالی جمہوریت کی تحریک میں عوام، صحافی اور وکلاء، مزدور یونین کے نمائندے شامل ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ عوام کے حقوق کی بحالی کیلئے ہے عوام اس میں بھرپور شرکت کریں۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں کو بھی لانگ مارچ میں شرکت کی دعوت دی اور کہا یہ مارچ بے نظیر یا پیپلز پارٹی کیلئے نہیں ہے بلکہ عدلیہ اور قانون کی آزادی کے لیے ہے۔ لانگ مارچ میں کسی بھی پارٹی کے کارکن اپنی اپنی جماعت کے پرچم لے کر شریک ہو سکتے ہیں۔ وہ صحافیوں کی جدوجہد کے ساتھ ہیں اور میڈیا پر عائد پابندیوں کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ قانون کی بالادستی کے لیے صحافی پیپلز پارٹی اور پیپلز پارٹی صحافیوں کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں اور پیپلز پارٹی کی جدوجہد کا مقصد ایک ہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ

قانون کی حکمرانی اور صحافت کی آزادی چاہتی ہیں۔ ملک میں ظلم کا دور ختم اور عوام کا راج ہونا چاہیے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ عوام سیلاب میں بوٹوں کی آواز سنائی نہیں دے گی۔ سینٹ لاؤنج میں پریس کانفرنس کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ان کے گھر کا محاصرہ بدستور برقرار ہے اس لیے وہ اب بھی غیر اعلانیہ طور پر نظر بند ہیں۔ امریکی صحافی کو ٹیلی فونک انٹرویو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا صدر پرویز مشرف سے ڈیل کرنا بہت مشکل کام ہے صدر مشرف ایک یا دو سال کیلئے انتخابات ملتوی کرانا چاہتے ہیں اور اس کے بعد وہ طالبان کو واپس لانا چاہتے ہیں تاکہ مستقبل میں بھی ان کے پاس مغرب کے ساتھ سودے بازی کا بہانہ موجود رہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ نہیں جانتی کہ ان کی نظر بندی سے صدر مشرف کیا حاصل کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس وقت مشکل حالات سے گزر رہی ہیں ان کے ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے لیکن یہ کارکن بہت ہمت والے ہیں اور 13 نومبر کو یہ لانگ مارچ کے لیے نکلیں گے اور یہی اصل ہیرو ہوں گے۔ انہیں پاکستان آنے سے پہلے یہاں کے خطرات کا اندازہ تھا اس لیے وہ بہت زیادہ حیران نہیں ہیں۔ انہوں نے عالمی برادری سے کہا کہ وہ جمہوریت کی بحالی اور وردی اتارنے سے متعلق مشرف کے وعدوں کا یقین نہ کریں آمریت انتہا پسندی کو ہوا دے رہی ہے اور ملک آہستہ آہستہ طالبان حامی طاقتوں کے ہاتھوں میں جا رہا ہے۔

پیپلز پارٹی کی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اعتزاز احسن کی اہلیہ بشریٰ اعتزاز سے رابطہ کر کے آئین اور عدلیہ کی بحالی کیلئے ان کے شوہر کی کوششوں کو سراہا ہے۔ اعتزاز احسن سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر ہیں اور وزارت داخلہ میں موجود ذرائع کے مطابق میانوالی جیل میں پولیس نے انہیں اذیتیں دی ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہفتے کو بشریٰ اعتزاز سے رابطہ کر کے ان کے شوہر سے یکجہتی اور ان کے لیے حمایت کا اظہار کیا۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہفتے کے روز کارکنوں کے ہمراہ جیو ٹیلی

ویژن نیٹ ورک کے دفاتر واقع بلیو ایریا کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری منزل قانون کی بالادستی، عدلیہ اور میڈیا کی آزادی ہے۔ آزاد صحافت زندہ قوموں کی نشانی ہوتی ہے۔ ہمارے عوامی سیلاب میں فوجی بوٹوں کی آواز سنائی نہیں دے گی۔ انہوں نے کہا کہ لیاقت باغ جلسے میں میری شرکت روکنے کیلئے ہر ریاستی حربہ استعمال کیا گیا۔ ہمارے ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ راولپنڈی اسلام آباد کے عوام کے ساتھ زیادتی کی گئی جس کی جتنی مذمت کی جائے، کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں صحافیوں کے ساتھ ہوں۔ عوام ایمرجنسی کے نفاذ کے خلاف اور جمہوریت کی بحالی کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی لاہور آمد کے موقع پر ایئرپورٹ کے گرد پولیس کی بھاری نفری تعینات کرتے ہوئے ایئرپورٹ کو آنے والے تمام راستوں کو کنٹینرز لگا کر سیل کر دیا گیا۔ رات گئے لاہور پولیس کے ایک اعلیٰ افسر کی سربراہی میں جاری اجلاس میں پولیس نے حکمت عملی طے کرلی۔ رات گئے پولیس نے شہر کے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر 200 سے زائد پیپلز پارٹی کے کارکن جبکہ 100 کے قریب اپوزیشن جماعتوں کے کارکنوں کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ پولیس نے سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے ماڈل ٹاؤن میں واقع رہائش گاہ بلاول ہاؤس کے گرد سخت حفاظتی انتظامات کر لیے۔ رات گئے اعلیٰ پولیس افسر کے حکم پر تمام ایس پی صاحبان کو یہ ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ 40 سے زائد مقامات پر ناکے لگائے جائیں۔

11 نومبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ لانگ مارچ ملک کی سلامتی و بقاء کیلئے کر رہے ہیں۔ کل مارچ ہر صورت میں ہوگا روکنے کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ سیاسی یتیم جلد اپنی موت مر جائیں گے آئین کی معطلی کے ساتھ ہی ہم نے حکومت سے مذاکرات بھی معطل کر دیئے ہیں ایمرجنسی اور عالمی ایکٹ کی موجودگی میں منصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے اس صورتحال میں آئندہ انتخابات میں حصہ لینے یا نہ لینے کے بارے میں فیصلہ اپنے ساتھیوں اور اپوزیشن سے مل کر کریں گے۔

ہمیں جمہوریت کو بحال اور عوام کی طاقت کو منظم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن شیڈول کا اعلان مثبت قدم ہے لیکن جنرل پرویز کو وردی اتارنا ہوگی۔ اب ہمارا مطالبہ صرف وردی اتارنا ہی نہیں اور بھی ہیں۔ چیف جسٹس سمیت تمام ججز کو بحال، اعتزاز احسن سمیت تمام وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو رہا اور میڈیا پر پابندیاں اور خوفزدہ کرنے کی پالیسی ختم کی جائے۔ جنرل پرویز نے اپنے خلاف متوقع فیصلے کے خوف سے عدلیہ کو معطل کیا۔ وہ اتوار کے روز اسلام آباد سے لاہور پہنچنے پر ایئرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو اور سینیٹر لطیف کھوسہ کے گھر پر پریس کانفرنس کر رہی تھیں۔ اس موقع پر ملکی و غیر ملکی میڈیا کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف سے اب مذاکرات نہیں ہوں گے آئین کی معطلی کے ساتھ ہی مذاکرات ختم ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ لاہور پاکستان کا دل

ہے۔ 9 سال بعد یہاں آنے پر دلی خوشی ہے یہیں سے جمہوریت کی جنگ شروع کریں گے۔ اگر سیاسی یتیموں نے لانگ مارچ روکنے کی کوشش کی تو مزاحمت کی جائے گی ان کو عوام کی طاقت سے بھگا دیں گے عوام کا سیلاب ان کو بہا کر لے جائے گا جلد از جلد آئین بحال کر کے غیر جانبدار نگران حکومت قائم کی جائے فوج کا کام سیاست نہیں ملک کا دفاع ہے۔ لاہور داتا کی نگری ہے یہاں سے ہر تحریک کامیاب ہوتی ہے، میں اپنی جان کی بازی لگا کر عوام کی جدوجہد میں شریک ہوں گی کیونکہ اس وقت سوال کسی کی ذات کا نہیں پورے ملک کی بقاء کا ہے جو ایک فرد واحد کی وجہ سے خطرے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آرمی ایکٹ میں ترمیم عوام اور فوج دونوں کے خلاف ہے اسے فوری واپس لیا جائے فوج کے غیر ضروری استعمال سے قبائلی علاقے حکومت کے ہاتھ سے نکل رہے ہیں وہاں پاکستان کی بات کرنے والوں کو مارا جارہا ہے پہلے ہی بہت مسائل تھے اب ایمرجنسی سے مزید بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ ہر صورت کامیاب ہوگا لاہور آکر مجھے نیا جذبہ اور طاقت ملتی ہے۔ آج عدلیہ پاکستان کی تاریخ میں متنازعہ ترین ہے اور اب کوئی انصاف کیلئے عدالت میں بھی نہیں جاسکتا۔ ایم ایم اے سمیت اپوزیشن کی تمام جماعتوں سے مل کر چلا جاسکتا ہے ایمرجنسی کے ہوتے ہوئے الیکشن میں حصہ لینے یا نہ لینے کا فیصلہ بھی اپوزیشن کے ساتھ مل کر کریں گے۔ جب ڈکٹیٹر شپ میں عوام ننگے پاؤں سڑکوں پر آجائیں تو فوجی بوٹوں کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ آرمی ایکٹ، جنرل مشرف کے بطور آرمی چیف، ایمرجنسی اور پی سی او کے ہوتے ہوئے شفاف الیکشن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ پی سی او کے تحت حلف نہ اٹھانے والے ججز کو بحال نہ کرنے کا حکومت کا اعلان افسوسناک ہے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ جب بھی ملک میں جمہوریت ہو تو انتہا پسندی دہشتگردی اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے جبکہ فوجی حکومتوں کے دور میں ان تمام چیزوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ فوج کا کام سرحدوں کی حفاظت کرنا ہوتا ہے جب یہ سیاست میں آجائے تو اس سے عوام بھی ان کے ساتھ نہیں ہوتے اور ملک کو بھی

نقصان ہوتا ہے۔فوجی دور میں ہی ملک ٹوٹا اور اب بھی فوجی ادوار میں وزیرستان، باجوڑ، خیبر میں پاکستان کا جھنڈا اتارا گیا اور اب سوات میں بھی پاکستان کے جھنڈے کو خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج ملک دشمنوں کیلئے استعمال کی جاتی ہے مگر بدقسمتی سے پاکستان میں یہ اپنی ہی عوام کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔ پیپلز پارٹی اور اس کے کارکن ملک کو بچانے کیلئے رسک لے کر نکلے ہیں اور ہم جمہوریت کی بحالی کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی مسائل کے حل کیلئے ضروری ہے کہ عدلیہ، آئین بحال کیا جائے اور فوج سیاست سے بے دخل ہو جائے تا کہ شفاف انتخابات بھی ممکن ہو سکیں۔محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ اصولوں کی سیاست اور مذاکرات کئے ہیں لیکن کچھ لوگ مذاکرات نہیں چاہتے۔ ہمارے مذاکرات جمہوریت اور آئین کی بحالی کیلئے تھے مگر جب اب آئین ہی معطل ہے تو مذاکرات کیسے؟ ہم نے کبھی مذاکرات کے دروازے بند نہیں کئے مگر اب حکومت سے کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہو رہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف سے مفاہمت خارج از امکان نہیں۔ ایم ایم اے سمیت اپوزیشن کی تمام جماعتوں سے مذاکرات اور مل کر چلا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بتائے کہ 10 ارب ڈالر کی غیر ملکی امداد کہاں گئی؟ آج غربت کا یہ عالم ہے کہ لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دوہرا معیار اپنا رہی ہے، ایک طرف انتخابات کا شیڈول اور دوسری طرف آرمی ایکٹ لاگو کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کسی بھی قوم کی تصویر ہوتی ہے، حکومت نے اس پر پابندیاں لگا کر اپنی آمریت کا ثبوت دیا، صحافیوں کو ڈرایا جا رہا ہے، پاکستان کو انتہاء پسندوں سے خطرات ہیں لیکن حکومت محبِ وطن لوگوں کو مار رہی ہے، ایمرجنسی کے نفاذ کیلئے حکومت پوری قوت استعمال کر رہی ہے لیکن ہم اسے عوامی طاقت سے ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی جن اصولوں کیلئے قائم کی گئی وہ موجودہ حالات میں وزن رکھتے ہیں، پارٹی کے بہادر کارکن ہمارا سرمایہ ہیں اور شہداء کے ورثاء ہمارے لیے مشعل راہ ہیں

جنہوں نے اتنے بہادر سپوت پیدا کئے۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ شیڈول کے مطابق ہو گا، پیپلز پارٹی عدلیہ کی آزادی چاہتی ہے، آج ملک میں عدلیہ ایک متنازعہ حیثیت اختیار کر گئی ہے جس سے لوگوں کا انصاف پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے، سپریم کورٹ بار اور ہائی کورٹ بار کے صدر قید میں ہیں، چیف جسٹس اور اپوزیشن لیڈر رضا ربانی کو حراست میں رکھا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ الیکشن کمیشن دوبارہ تشکیل دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں اور وکلاء سمیت زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو اکٹھا ہونا پڑے گا کیونکہ مشترکہ جدوجہد کی آواز اتنی ہوتی ہے کہ بوٹوں کی آواز اس میں دب جاتی ہے۔ میڈیا کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے سابق وزیراعظم نے کہا کہ میڈیا نے جس طرح جدوجہد کی وہ قابل تعریف ہے، ماضی کے مارشل لاء میں بھی میڈیا کو پابندیوں کا نشانہ بنایا گیا، آج ملک میں عدلیہ متنازعہ اور انتخابی عمل ڈی ریل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آرمی ایکٹ ختم کرنے کیلئے ہم نے مذاکرات کئے، آرمی ایکٹ اور ایمرجنسی کے ہوتے ہوئے منصفانہ انتخابات کا انعقاد بہت مشکل ہے، جب بھی جمہوریت ختم ہوتی ہے تو آمریت سے تشدد اور غربت پیدا ہوتی ہے، پیپلز پارٹی معاشرے کے تمام طبقوں کو احساس تحفظ دینا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاست عوام کی آواز ہے، قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے قائداعظم کے پاکستان کو بچانے کی کوشش کی، قائداعظم اور لیاقت علی خان کی وفات کے بعد افراتفری پیدا ہوئی اور پہلا مارشل لاء لگا، 71ء کے فوجی حکومت کے دور میں ملک ٹوٹا، قائد عوام نے آ کر عوام کی طاقت کو منظم کیا، ہم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر ملک اور قوم کو بچائیں گے۔ سوات اور دیگر علاقوں میں موجود خطرے کا واحد حل جمہوریت ہے، ہم اس ملک سے انتہا پسندوں کا صفایا چاہتے ہیں، پیپلز پارٹی ملک کے تمام طبقوں کو احساس تحفظ فراہم کرنا چاہتی ہے، پاکستان کی بقاء جمہوریت میں ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انتخابات کے دوران مختلف سیاسی جماعتوں سے سیٹ ایڈجسٹمنٹ ہو سکتی ہے یہ ضروری نہیں کہ پیپلز پارٹی تنہا الیکشن میں حصہ

لے۔ وہ اتوار کو اخبارات کے کالم نگاروں سے زرداری ہاؤس میں بات چیت کر رہی تھیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ عدلیہ کی آزادی تمام مذہبی معاشروں کی اولین ضرورت ہوتی ہے اور آزاد عدلیہ کسی بھی معاشرے کی پہچان ہوتی ہے،ضرورت اس امر کی ہے کہ عدلیہ کو آزاد کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی عام انتخابات میں واضح اکثریت سے جیتے گی، ہم دعوؤں پر یقین نہیں رکھتے لیکن انتخابی نتائج سے سب کو پتہ چل جائے گا کہ عوام میں کس کی جڑیں ہیں اور کس کی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی ملک کی سب سے بڑی جمہوری پارٹی ہے جس کے ساتھ نظریاتی اور کمٹڈ لوگ ہیں، یہ جماعت موسمی اور فصلی بٹیروں پر مشتمل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب سے لانگ مارچ ملک میں نئی تاریخ رقم کرے گا اور میری اپیل ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ خواہ ان کا پیپلز پارٹی سے تعلق ہو یا نہ ہو اس لانگ مارچ میں ضرور شرکت کریں۔

سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو اسلام آباد سے اتوار کی صبح پی آئی اے کی فلائٹ نمبر پی کے 621 پر لاہور کے علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اتریں تو پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں کی بہت بڑی تعداد نے ان کا استقبال کیا اس موقع پر فضا جئے بھٹو اور وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے نعروں سے گونج اٹھی اس موقع پر سکیورٹی کے تمام انتظامات درہم برہم ہو گئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بعد ازاں داتا دربار پر حاضری دی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی لاہور آمد پر پولیس نے سخت انتظامات کر رکھے تھے ایئرپورٹ کے اردگرد 3 کلومیٹر کا راستہ سیل کیا گیا تھا جگہ جگہ سینکڑوں ناکے لگائے گئے۔ ایئرپورٹ کے اردگرد کرفیو کا سماں رہا جیسے ہی محترمہ بے نظیر بھٹو ایئرپورٹ لاؤنج میں آئیں تو ان کا استقبال پارٹی رہنماؤں جہانگیر بدر، شاہ محمود قریشی، غلام عباس، عزیز الرحمٰن چن اور ہزاروں کارکنوں نے کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہمراہ یوسف رضا گیلانی، ناہید خان، راجہ پرویز اشرف، شیری رحمٰن اور دیگر رہنما بھی تھے۔ پنجاب حکومت نے استقبال ناکام بنانے کے لیے پولیس کو

خصوصی ہدایات دے رکھی تھیں سرکردہ رہنماؤں اور کارکنوں کو پہلے ہی گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود سینکڑوں جیالے ایئر پورٹ میں داخل ہو گئے جس پر پولیس افسروں میں تھرتھلی مچ گئی اور انہوں نے ماتحتوں کی سرزنش کی ایئر پورٹ کے باہر ایک جم غفیر نے وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے نعروں سے ان کا استقبال کیا ان کی آمد کی خبر ملتے ہی اچانک سینکڑوں کارکن نمودار ہو گئے۔ ایئر پورٹ کے اردگرد کرکٹ گراؤنڈز میں جیالے صبح ہی سے کرکٹ کھیل رہے تھے۔ پولیس ان کو کھلاڑی سمجھتی رہی جیسے ہی محترمہ بے نظیر بھٹو باہر آئیں وہ ان کے استقبال کے لیے پہنچ گئے۔ پولیس نے کئی باراتوں کو بھی واپس بھیج دیا شہر کے خارجی و داخلی راستوں پر پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے کارکنوں میں دھکم پیل ہوئی ایئر پورٹ سے داتا دربار تک تمام راستے میں پولیس نے ناکے لگائے رکھے جس سے لوگوں کو زبردست پریشانی ہوئی داتا دربار پر محترمہ بے نظیر بھٹو کی آمد پر ایک جم غفیر جمع ہو گیا لوگوں کو جیسے ہی اطلاع ملی وہ داتا دربار پہنچ گئے ان کے اندر جاتے ہی دروازے بند کر دیئے گئے ان کو وہاں چادر پیش کی گئی جو انہوں نے اوڑھ لی ان کا قافلہ سینکڑوں گاڑیوں پر مشتمل تھا۔ پولیس نے ایئر پورٹ سے اسمبلی ہال تک 17 مقامات پر ناکے لگائے تھے۔ پولیس اور کارکنوں میں جھڑپیں بھی ہوئیں پولیس صرف ٹکٹیں رکھنے والوں کو جانے دیتی رہی اس موقع پر صحافیوں سے بھی پولیس نے بدتمیزی کی۔ کئی گاڑیوں میں موجود خواتین نے بھی احتجاج کیا محترمہ بے نظیر بھٹو کی حفاظت جانثاران محترمہ بے نظیر بھٹو کر رہے تھے جو پیپلز یوتھ اور پی ایس ایف کے نوجوانوں پر مشتمل ہے محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہمراہ ملکی و غیر ملکی میڈیا کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ ایئر پورٹ پر ان سے پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کے قائم مقام صدر چودھری یاسین نے بھی ملاقات کی اور ان کو علاقے میں گرفتاریوں کے بارے میں بتایا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گرفتاریوں کی مذمت کی محترمہ بے نظیر بھٹو داتا دربار سے سینیٹر لطیف کھوسہ کی رہائش گاہ پر گئیں اس سے پہلے چودھری اعتزاز احسن کے گھر

گئیں جہاں ان کی اہلیہ سے ملاقات کی بعد ازاں وہ ماڈل ٹاؤن میں بلاول ہاؤس پہنچ گئیں جہاں انہوں نے پریس کانفرنس کی قبل ازیں اسلام آباد ایئرپورٹ پر آمد کے موقع پر ایئرپورٹ سیل کر دیا گیا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے اسلام آباد میں سفارتکاروں اور مدیروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی اپیل پر سندھ میں ہڑتال کی گئی جبکہ کراچی میں 250 کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں میں پارٹی کے پارلیمانی رہنما رضا ربانی، پارٹی کے صوبائی صدر سید قائم علی شاہ اور رکن صوبائی اسمبلی نواب وسان بھی شامل ہیں۔ ملک بھر میں گرفتاریوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو گزشتہ روز تقریباً ساڑھے آٹھ سال بعد لاہور آئیں تو ان کے جذبات غیر معمولی تھے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے بڑے پرجوش انداز میں کہا یہ داتا کی نگری اور پاکستان کا دل ہے مجھے لاہور سے اس لیے دلی لگاؤ ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو شہید نے آج سے 40 سال قبل اسی شہر میں پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی۔

محترمہ بےنظیر بھٹو پارٹی رہنما اور سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر رکن قومی اسمبلی چودھری اعتزاز احسن کے گھر گئیں اور ان کی اہلیہ سے ملاقات کر کے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں وہ 18 اکتوبر کو کراچی میں جاں بحق ہونے والے کارکنوں کے گھروں میں بھی گئیں اور ان کے ورثاء سے اظہار تعزیت کیا۔

پیپلز پارٹی نے 13 نومبر سے ہونے والے لانگ مارچ کا روٹ تبدیل کر دیا ہے اب لانگ مارچ کا آغاز 13 نومبر کو کاہنہ سے ہوگا۔ لانگ مارچ کے شرکاء کاہنہ سے قصور اور دیپالپور سے ہوتے ہوئے اوکاڑہ پہنچیں گے۔ رات اوکاڑہ قیام کے بعد 14 نومبر کو قافلہ اوکاڑہ سے براستہ فیصل آباد شیخوپورہ پہنچے گا اور رات گوجرانوالہ قیام کیا جائے گا جبکہ 15 نومبر کو گوجرانوالہ سے روانہ ہو کر رات کو اسلام آباد پہنچ کر لانگ مارچ اختتام پذیر ہوگا۔ پارٹی لانگ مارچ میں دیگر پارٹیوں کو بھی شامل کرنے کے لیے بات چیت کر رہی ہے۔

12 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر جنرل پرویز مشرف کے ساتھ شراکت اقتدار کا امکان مسترد کرتے ہوئے کہا کہ آئین معطل کرنے والے اور ایمرجنسی و آرمی ایکٹ نافذ کرنے والے شخص کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتی، ایمرجنسی ختم اور عدلیہ بحال کی جائے۔ آج لانگ مارچ ضرور ہوگا۔ آج کا لانگ مارچ پیپلز پارٹی کا لانگ مارچ نہیں بلکہ ملک بچانے کا لانگ مارچ ہے۔ میڈیا کی آزادی کیلئے جنگ لڑیں گے۔ ان خیالات کا اظہار محترمہ بے نظیر بھٹو نے حضرت علامہ اقبالؒ کے مزار پر حاضری کے بعد اخبار نویسوں اور پریس کلب میں بھوک ہڑتالی کیمپ کے شرکاء سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی قائداعظم، علامہ اقبال اور قائد عوام کے پاکستان کو بچانے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہم نے جمہوریت کی پُرامن انداز سے بحالی اور انتقال اقتدار کے لیے جنرل پرویز مشرف سے مذاکرات کئے تاکہ معاشرے میں کوئی بدامنی نہ پھیلے عوام کو کوئی نقصان نہ ہو اور ایمرجنسی یا مارشل لاء نہ لگے لیکن بدقسمتی کہ مشرف نے حق کا یہ راستہ اختیار نہ کیا۔ انہوں نے الیکشن کا اعلان کیا لیکن آرمی چیف کا عہدہ نہیں چھوڑا، غیر جانبدار الیکشن کمیشن قائم کرنے کے لیے کوئی کام نہیں کیا ان حالات میں منصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے، جب الیکشن ہوں گے تو کسی کا ہاتھ باندھا جائے گا تو کسی کا پاؤں، پھر ہم ایسے انتخابات کو منصفانہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا قائداعظمؒ نے ووٹ کے ذریعہ پاکستان بنایا قائد عوام نے ووٹ کے ذریعے پاکستان بچایا اور اب ہم بھی بیلٹ

کے ذریعہ ہی پاکستان بچانے کی کوشش کر رہے ہیں، نئی نسل کو چاہیے کہ وہ جاگے اور ملک بچانے میں اپنا کردار ادا کرے یا اس سلسلہ میں ہم آج لانگ مارچ نہیں بلکہ ملک کو بچانے کا مارچ کر رہے ہیں یہ محترمہ بےنظیر بھٹو یا پیپلز پارٹی کا لانگ مارچ نہیں بلکہ ملک کو بچانے کا مارچ ہے، اس لیے تمام عوام، محنت کشوں، مزدوروں، خواتین اور اقلیتوں سے کہتی ہوں کہ وہ اس لانگ مارچ میں شریک ہوں جو وردی میں ہیں یا وردی کے بغیر ہیں انہیں بھی کہتی ہوں کہ وہ پہلے پاکستانی ہیں اس لیے وہ ملک کے لیے کام کریں۔ اس وقت ملک میں نہ کوئی آئین ہے اور نہ قانون، اس لیے ملک کو شدید خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری میں دین کو سیاست کے لیے استعمال کرنے والوں پر تنقید کی ہے پیپلز پارٹی کا بھی نظریہ یہی ہے کہ جو لوگ یہ نعرہ دیتے ہیں کہ وہ دین کو سیاست میں لا کر اسلام کو بچا رہے ہیں وہ دراصل اسلام، مسلمان قوم اور پاکستان کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایمرجنسی کو فوری طور پر ختم کرنا چاہیے، عدلیہ کو بحال کرنا چاہیے اور الیکشن کمیشن کو آزاد ہونا چاہیے انتہا پسند اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں اسلام کے نام پر سیاست نہیں ہونی چاہیے حکومت کے ساتھ اب مزید کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے۔ یہ میری پالیسی میں تبدیلی ہے اس لیے ہم اب لانگ مارچ کر رہے ہیں مجھے معلوم ہے کہ یہ خطرناک ہے لیکن اور کون سا راستہ رہ گیا ہے عدلیہ بحال کی جائے، الیکشن کمیشن آزاد ہونا چاہیے۔ پاکستان کی ایٹمی طاقت کا بھی مکمل دفاع کریں گے اور کسی کو بھی یہ جرأت نہیں ہونے دیں گے کہ وہ اس کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں اور ہمیں کہا جا رہا ہے کہ لڑو، یہ کس قسم کے الیکشن ہیں ان میں ہمارے لیے بہت مشکل ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ضلعی، تحصیل اور ٹاؤن ناظمین کو معطل کیا جائے۔ انہوں نے کہا الیکشن کمیشن نے ابھی تک، پیپلز پارٹی کو ووٹر لسٹیں نہیں دیں ہم کدھر جائیں؟ عدالت کا سوچتے تھے مگر اب جج بھی گرفتار ہیں ٹی وی چینلز بند ہیں تاہم ابھی تک ہم نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اپوزیشن سے بات کر کے الیکشن کے بائیکاٹ کا فیصلہ کریں گے۔ الیکشن کمیشن میں جو تجاویز پیپلز پارٹی نے دی

ہیں ان پر عملدرآمد ابھی تک نہیں ہوا۔ ریٹائرڈ فوجی افسروں کو الیکشن میں کسی قسم کی ڈیوٹی نہ دی جائے، ایمرجنسی کا نفاذ کیا گیا ہے اس کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ دنیا بھر میں میڈیا آزاد ہے لیکن پاکستان میں میڈیا کو قید کر دیا گیا ہے میڈیا کو فوری طور پر آزاد کیا جائے کیونکہ میڈیا آزاد ہوگا تو عوام تک حقائق پہنچیں گے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو شادمان میں واقع پارٹی کے سینئر رہنما شیخ رفیق احمد مرحوم کی رہائش گاہ بھی گئیں اوران کے اہلخانہ سے ان کی وفات پر تعزیت کی اور فاتحہ خوانی کی وہ کچھ دیر تک وہاں ٹھہریں اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے گزشتہ روز لاہور شہر کا طوفانی دورہ کیا دوپہر ایک بجے سے شام 6 بجے تک پانچ گھنٹوں میں شہر کے اندر ایک سو کلو میٹر سے زائد سفر کیا، اس دوران وہ سب سے پہلے مفکر پاکستان فلسفی شاعر علامہ محمد اقبال کے مزار پر گئیں اور وہاں فاتحہ خوانی کی، اس کے بعد وہ شاہدرہ سے ملحق مضافاتی آبادی میں پیپلز پارٹی کے کارکن ظہیر عباس عرف بھولا کے گھر گئیں جو 18 اکتوبر کو کراچی دھماکوں میں جاں بحق ہو گیا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو کی گاڑیوں کا قافلہ شاہدرہ کی کچی گلیوں اور کھیتوں میں سے ہوتا ہوا ظہیر عباس کے گھر پہنچا تو تمام راستے سڑکوں گلیوں کے دونوں کنارے اور چھتوں پر مرد عورتیں بچے اور بوڑھے محترمہ بےنظیر بھٹو کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے جمع ہو گئے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو ظہیر عباس کے کچے پکے گھر پہنچیں تو مقامی کارکن وہاں جمع ہو گئے اور انہوں نے وزیر اعظم محترمہ بےنظیر کے نعرے لگائے حلقہ این اے 118 سے پیپلز پارٹی کے نامزد امیدوار آصف ہاشمی اور ایم پی اے سمیع اللہ خان نے وہاں محترمہ بےنظیر بھٹو کا استقبال کیا جبکہ ناہید خان، صفدر عباسی، شاہ محمود قریشی، فرزانہ راجہ، نوید چودھری، عبدالقادر شاہین اور دیگر رہنما بھی محترمہ بےنظیر بھٹو کے ہمراہ تھے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو کے آنے سے قبل پارٹی کے اس غریب محنت کش کارکن کے گھر میں نیا صوفہ لا کر رکھا گیا جس پر محترمہ بےنظیر بھٹو بیٹھیں، ظہیر عباس کی والدہ بھائی اور بھتیجوں سے ظہیر عباس کی ناگہانی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور فاتحہ خوانی کی اس موقع پر محترمہ بےنظیر بھٹو نے اپنے اور تنظیم کی طرف سے ایک ایک لاکھ کے دو چیک

اس کی والدہ کو دیئے اور آصف ہاشمی کو ہدایت کی کہ ان کا آئندہ بھی خیال رکھیں۔ پیپلز پارٹی برسر اقتدار آ کر ظہیر کے خاندان کو روزگار بھی دے گی۔ اس کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو پارٹی کے سابق سیکرٹری جنرل شیخ رفیق احمد مرحوم کی رہائش گاہ پر گئیں اور ان کی بیٹی داماد معذور بیٹے اور مرحوم بیٹے کے بچوں سے اظہار تعزیت کیا شیخ رفیق کی رہائش گاہ پر پارٹی رہنما اسلم گل، غلام عباس، منور انجم، منیر احمد خاں، اشرف اعجاز گل، واجد علی شاہ، ڈاکٹر زاہد نت سومی گل، میاں ایوب، ظہیر خاں، حر بخاری، اجمل ہاشمی اور دیگر رہنما پہلے سے موجود تھے۔ جنہیں دیکھ کر محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان کی خیریت دریافت کی محترمہ بے نظیر بھٹو نے شیخ رفیق کے گھر لگی ان کی ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ تصاویر دیکھیں شیخ رفیق مرحوم کے پوتے پوتی کو پیار کیا اور شیخ رفیق کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا محترمہ بے نظیر بھٹو دورے کے آخری مرحلہ میں لاہور پریس کلب آئیں جہاں انہوں نے بھوک ہڑتالی صحافیوں سے اظہار یکجہتی کیا۔

حکومت پنجاب نے پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی سات یوم کے لیے نظر بندی کے احکامات جاری کر دیئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے احکامات وصول کرنے سے انکار کر دیا جیل انتظامیہ نے احکامات دروازے پر چسپاں کر کے ان کی قیام گاہ کو سب جیل قرار دے دیا اور پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی۔ پی ٹی سی ایل ٹیلی فون لائن کاٹ دی گئی اور جیمر لگا دیئے گئے۔ گزشتہ رات ایس پی کینٹ احمد کمال اور ایس ایس پی آپریشن آفتاب چیمہ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے سکیورٹی انچارج میجر امتیاز کو آگاہ کیا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو سات یوم کے لیے نظر بند کرنے کے احکامات جاری ہو چکے ہیں جس پر میجر امتیاز نے بتایا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو سو رہی ہیں جب انہیں جگایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں ان احکامات کو نہیں مانتی اور نہ ہی وصول کروں گی۔ جس کے بعد ایس ایس پی آفتاب احمد چیمہ نے جیل انتظامیہ کو بلوایا اور ان کی رہائش گاہ کو سب جیل قرار دے دیا گیا جس کے بعد پولیس کی نفری میں بھی اضافہ کیا گیا اور سکیورٹی کے انتظامات مزید سخت کر دیئے گئے۔ پولیس نے سردار لطیف کھوسہ کی رہائش گاہ جہاں پر محترمہ بے نظیر بھٹو کو نظر بند کیا ہے وہاں کی پی ٹی

سی ایل ٹیلی فون لائنز بھی کاٹ دی گئیں اور موبائلز کو جام کرنے کے لیے خصوصی طور پر جیمر بھی لگا دیئے گئے۔ سردار لطیف کھوسہ کی رہائش گاہ پر پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر، پنجاب کے صدر شاہ محمود قریشی، شیریں رحمٰن اور دیگر بھی وہاں موجود تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیام گاہ کو آنے والے راستوں کو روکنے کے لیے ریت کی ٹرالیاں پہنچ گئیں ڈیفنس اور گردونواح کے علاقے کو سیل کر دیا گیا نظر بندی کے احکامات پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے وصول کرنے سے انکار کیا تو حکام نے گھر کی دیوار پر چسپاں کر دیئے۔ ڈیفنس کے رہائشیوں کی پولیس سے تلخ کلامی ہوتی رہی۔ امریکی قونصلیٹ برائن ڈی ہنٹ نے گزشتہ رات محترمہ بے نظیر بھٹو سے ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی اور تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔

13 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر جنرل پرویز مشرف کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر وہ وردی اتار بھی دیں تو بھی وہ قبول نہیں۔ انہوں نے کہا ہم نے مفاہمت کی بہت کوشش کی لیکن صدر نے ایمرجنسی نافذ کر کے معاملات کو خراب کر دیا ہے۔ گزشتہ روز اپنی رہائش گاہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہم تمام سیاسی جماعتوں سے رابطے میں ہیں، آج ہی ہم نے قاضی حسین احمد، اے این پی کے رہنماؤں، بلوچستان سے عبدالحئی بلوچ اور میر حاصل بزنجو سے بات کی ہے۔ میاں نواز شریف سے پہلے ہی رابطے میں ہیں۔ انہوں نے مجھے خط بھی لکھا ہے، عمران خاں روپوش ہیں اس لیے ان سے رابطہ مشکل ہے لیکن پھر بھی ان سے رابطہ کریں گے۔ ہم اے آر ڈی کو اے پی ڈی ایم یا اے پی ڈی ایم کو اے آر ڈی کے ساتھ لے کر چلنے کو تیار ہیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ آپ نے نواز شریف کو کیوں چھوڑا تھا تو انہوں نے کہا ماضی کی باتیں چھوڑ دیں ہم تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر کم سے کم مشترکہ ایجنڈے پر اکٹھے ہونا چاہتے ہیں اور میں اس کیلئے کوشش کر رہی ہوں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر جنرل پرویز مشرف سے فوجی عہدے کے ساتھ ساتھ صدر کا عہدہ چھوڑنے کا بھی مطالبہ کر دیا اور کہا ہے کہ وہ صدر پرویز کی صدارت میں وزیراعظم کی حیثیت سے کام نہیں کریں گی۔ انہوں نے کہا پیپلز پارٹی نے ملک میں استحکام لانے کیلئے مذاکرات کئے، پیپلز پارٹی فوج کو مداخلت کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی تاکہ عوام مشکلات کا شکار نہ ہوں اور عدلیہ پر کسی قسم کا حملہ نہ ہو لیکن ایسا نہیں ہوا۔

جنرل پرویز نے یکطرفہ طور پر اس راستے کو ترک کر دیا جو امن کا راستہ تھا مارشل لاء لگا دیا، عدلیہ کے ججز کو گرفتار کیا، وکلاء کو گرفتار کیا گیا، جمہوری کارکنوں پر تشدد شروع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز کو خود اندازہ نہیں کہ ملک میں بحران کی نوعیت کیا ہے وہ خود جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں، پاکستان بچانے کیلئے میں کہہ رہی ہوں کہ جنرل پرویز فوری طور پر مستعفی ہو جائیں۔ جنرل پرویز نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے جمہوری راستہ اپنانے سے انکار کر دیا ہے لہٰذا اب ان کو استعفیٰ دے کر چلے جانا چاہیے، جنرل پرویز اگر صدر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے ہیں اور وردی اتار دیتے ہیں تب بھی میں وزیراعظم نہیں بننا چاہوں گی۔ انہوں نے قوم کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کے بعد ممکن نہیں، ہم نے بہت صبر کے ساتھ اپنا کام کیا، میں ایک سیاسی رہنما ہوں، ہماری پارٹی پاکستان کے وفاق کی علامت ہے، سب سیاسی پارٹیوں سے رابطے ہیں، قاضی حسین سے مخدوم امین فہیم کی بات ہوئی، تہمینہ دولتانہ، اسفند یار ولی، بلور اور دیگر رہنماؤں سے بات چیت ہو چکی ہے، تمام سیاسی رہنماؤں سے رابطے ہیں، سب اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں، میں چاہتی ہوں کہ متحد ہو کر کام کیا جائے، جمہوریت کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں اکٹھا ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تمام جماعتوں کو صدر پرویز مشرف کو ہٹانے کیلئے یک نکاتی ایجنڈا پر متحد ہو جانا چاہیے، پیپلز پارٹی وسیع تر اتحاد چاہتی ہے، مجھے مختلف ذرائع سے کہا جا رہا ہے آپ کو کراچی بھجوا دیا جائے گا، ملک بدر کر دیا جائے گا اس کیلئے سی ون تھرٹی تیار کیا جا رہا ہے اگر ایسا کیا جاتا ہے تو یہ غیر آئینی ہوگا، میں نہیں چاہتی کہ پاکستان سے باہر جاؤں، میں پاکستان کی جیلوں میں رہنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا اے آر ڈی اور اے پی ڈی ایم دو الگ الگ اتحاد ہیں لیکن جمہوریت کی جدوجہد کیلئے دونوں اتحاد اکٹھا ہونے کیلئے تیار ہیں، وہ ہمارے ساتھ آنا چاہتے ہیں تو بھی میں تیار ہوں اور پیپلز پارٹی کی اپنی حیثیت میں بھی دعوت دینے کیلئے تیار ہوں تاکہ ہم ایک نکتہ پر پریشر بڑھائیں اور جنرل پرویز پر دباؤ ڈالیں کہ وہ دونوں عہدے چھوڑ کر مستعفی ہوں اور نگران شفاف حکومت قائم کریں۔ امریکی ٹی وی اور نجی ٹی وی کو انٹرویوز میں

محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان میں آمریت کا دور ختم ہو گیا ہے، یہ وقت جمہوریت کی طرف منتقلی کا ہے لہٰذا جنرل پرویز مشرف کو صدارت کے عہدے سے مستعفی ہونا پڑے گا، پاکستان میں آمریت ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ صدر مشرف کو جانا ہو گا، اب آمریت کا دور ختم ہو رہا ہے اور یہ وقت جمہوریت کی جانب منتقل ہونے کا ہے، جنرل مشرف راستے سے ہٹے ہوئے ہیں ان کی موجودگی ملک میں بحران کا باعث بن سکتی ہے، گزشتہ رات سات ہزار سے زائد پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہیمانہ اقدام ہے پرامن مظاہرین پر ظالمانہ تشدد ملکی نفرت کی عکاسی کرتا ہے۔ دریں اثناء فرانسیسی خبر رساں ادارے کو انٹرویو میں محترمہ بےنظیر بھٹو نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ پرویز مشرف کی حمایت ترک کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت ہے کہ مشرف آرمی چیف اور صدارت دونوں عہدوں سے مستعفی ہو جائیں، مشرف نے قوم کو کیا دیا ایمرجنسی کا نفاذ، آئین کی معطلی اور جمہوری قوتوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا۔

ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ اور آئین کی معطلی کے خلاف پیپلز پارٹی کا لانگ مارچ لاہور سے روانہ ہو گیا جبکہ پولیس کے سخت پہرے اور نظر بندی کے احکامات کے باعث محترمہ بےنظیر بھٹو کو لانگ مارچ کی قیادت سے روک دیا گیا۔ پولیس نے محترمہ بےنظیر بھٹو کی قیام گاہ کو چاروں اطراف سے خاردار تاروں، بیریئرز اور ٹرالوں کی مدد سے گھیرے میں لے لیا جبکہ محترمہ بےنظیر بھٹو تک پہنچنے اور لانگ مارچ میں شرکت کیلئے آنے والے پارٹی کے ارکان اسمبلی، عہدیداروں اور کارکنوں کی بڑی تعداد گرفتار کر لی گئی۔ کارکنوں کو صبح 9 بجے محترمہ بےنظیر بھٹو کی قیام گاہ ڈیفنس پہنچنے کی ہدایت کی گئی تھی جہاں سے انہوں نے ایک قافلہ کی شکل میں اسلام آباد کیلئے روانہ ہونا تھا لیکن ایک روز قبل انہیں نظر بند کئے جانے کے بعد گزشتہ روز علی الصبح ہی پولیس نے کھوسہ ہاؤس کی طرف جانے والے تمام راستے بیریئر، خاردار تاروں اور ٹرالوں کی مدد سے بند کر دیئے اور چاروں اطراف سے سینکڑوں جوان تعینات کر دیئے۔ صبح اخبارات میں محترمہ بےنظیر بھٹو کی نظر بندی کی خبریں شائع ہونے پر

کارکنوں کی بڑی تعداد کھوسہ ہاؤس آئی۔ پہلے مرحلہ میں پولیس نے بیگم بیلم حسنین کی قیادت میں خواتین ارکان اسمبلی اور ورکرز کا ایک پورا گروپ گرفتار کرلیا جو محترمہ بے نظیر بھٹو کی رہائش گاہ کی طرف جانا چاہتا تھا۔ گرفتار ہونے والوں میں ارکان اسمبلی بیگم بیلم حسنین، عظمیٰ بخاری، فرزانہ راجہ، فائزہ ملک، بیگم صغیرہ اسلام، جسٹس (ر) طلعت یعقوب، مہرین انور راجہ، یاسمین مصباح، ثمینہ نوید، بیگم عرفان، زاہد افتخار، نیلم اعوان، پرویز قائم خوانی، بیگم ہادی، زرقا بٹ، عفت بٹ، بیگم بی اے جگر، نرگس خان، سہیل ملک، اشرف اعجاز گل، حر بخاری، ڈاکٹر فخرالدین شامل ہیں جبکہ ایک ہی روز قبل راولپنڈی سے ضمانت پر رہا ہونے والی سرگرم کارکن ساجدہ میر، بیگم شمیم نیازی، فرح اعظم ارائیں، آمنہ زیدی، شہناز تنولی، فردوس خان، ثریا بھٹی دوسرے راستہ سے محترمہ بے نظیر بھٹو کے گھر کے بالکل قریب پہنچ کر گرفتار ہو گئیں۔ پولیس نے انہیں مختلف تھانوں میں بند کر دیا۔ اس دوران محترمہ بے نظیر بھٹو نے گھر سے باہر نکلنے کی کوشش کی جو پولیس نے کامیاب نہ ہونے دی اور انہیں واپس بھیج دیا جبکہ صوبائی صدر شاہ محمود قریشی، عبدالقادر شاہین، مختار اعوان اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ پیدل ہی نکل کر کھوسہ ہاؤس سے کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑیوں میں بیٹھ کر فیروز پور روڈ پہنچ گئے جہاں پہلے سے کھڑی تقریباً دو درجن گاڑیوں کے ساتھ برق رفتاری سے قصور کی طرف لانگ مارچ لے کر روانہ ہو گئے، راستے میں ان کے ساتھ اور گاڑیاں بھی شامل ہو گئیں۔ دن ایک بجے کے قریب فیروز پور روڈ، چونگی امرسدھو اور اردگرد کے علاقوں میں بعض کارکن گلیوں سے نکلے اور انہوں نے پولیس پر پتھراؤ کیا اور سڑکوں پر ٹائر جلائے اور پھر گلیوں میں غائب ہو گئے۔ یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر، قاسم ضیاء اور وائس چیئرمین سید یوسف رضا گیلانی کو پولیس نے گرفتار نہ کیا اور انہیں محترمہ بے نظیر بھٹو کی رہائش گاہ کے اندر جانے دیا۔ تاہم بعد ازاں پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف قاسم ضیاء چند گاڑیوں کا ایک الگ قافلہ لے کر ڈیڑھ بجے لانگ مارچ کے قافلہ میں شامل ہونے کیلئے قصور کی طرف روانہ ہوئے لیکن پولیس نے انہیں کاہنہ روک کر گرفتار کرلیا۔ پولیس نے لاہور کے قریب سے

پاکستان پیپلز پارٹی کے وائس چیئرمین اور سابق سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی اور پیپلز پارٹی لاہور کے نائب صدر ملک احسان گنجیال کو پارٹی کے دیگر پینتیس کارکنوں سمیت گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس نے یوسف رضا گیلانی کو اس وقت گرفتار کیا جب وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے پنجاب کے صدر مخدوم شاہ محمود قریشی کی قیادت میں قصور جانے والے جلوس میں شامل ہونے کے لیے لاہور سے روانہ ہوئے تھے۔ ایس ایس پی لاہور آفتاب چیمہ کے مطابق دفعہ 144 کی خلاف ورزی پر 35 افراد کو گرفتار کیا۔ پیپلز یوتھ آرگنائزیشن ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے صدر آصف رحیم مجددی، ایم پی اے کے امیدوار شبلی خیز خان اور دلشاد شاہین نے بھی کارکنوں کے ہمراہ احتجاجی مظاہرہ کیا جس پر پولیس نے دلشاد شاہین کو گرفتار کر کے تھانہ گلبرگ میں بند کر دیا۔ پولیس نے سابق وزیر خارجہ اور پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن سردار آصف احمد علی، سردار ماجد فاروق کو گرفتار کر کے الہ آباد تھانے میں بند کر دیا۔ علاوہ ازیں ریگل چوک لاہور میں اے آر ڈی کے سیکرٹری جنرل قاضی عبدالقدیر خاموش اور مفتی فیروز الدین ہزاروی دیگر کارکنوں حافظ محمد شفیق، اسماعیل بٹ، خلیل الرحمٰن ظہیر، ثناء اللہ ڈار اور شاہد فاروقی کو پولیس نے احتجاجی مظاہرہ کرنے پر گرفتار کرلیا۔ قصور کے نزدیک سابق صوبائی مشیر میاں شوکت لالیکا، میاں محمد علی لالیکا، حافظ اسد اللہ، پیر ظفر علی شاہ، شوکت بسرا ایڈووکیٹ کو گرفتار کر کے ان کی گاڑیاں قبضے میں لے لی گئیں۔ کھوسہ ہاؤس کے باہر سے ایم این اے تسنیم قریشی، ایم پی اے مرزا محمد افضال، صدر پی پی آزاد کشمیر سید محمد اکرم شاہ، صدر پیپلز یوتھ آزاد کشمیر صاحبزادہ ذوالفقار علی، ناصر بخاری، رستم گجر کو گرفتار کرلیا گیا۔ مانی پہلوان، ندیم پاہٹ اور دوسرے بھی پکڑے گئے۔ اس دوران شہر کے مختلف مقامات پر پارٹی کارکن ٹولیوں کی صورت میں سڑکوں پر آئے اور انہوں نے احتجاج کیا۔ شاہدرہ میں ایم پی اے سمیع اللہ خان کی قیادت میں پارٹی کارکنوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جی ٹی روڈ پر ٹائر جلائے اور پتھراؤ کیا جس سے ٹریفک رک گئی۔ پیپلز پارٹی لاہور کے نائب صدر اجمل ہاشمی، زاہد اکرم نت، علی انوار، ملک عثمان سلیم، جوزی بٹ، طاہر خلیق اور دیگر رہنماؤں نے بھی

کارکنوں کے ہمراہ مختلف مقامات پر احتجاجی مظاہرے کیے۔ خالد کھرل کے گھر کے باہر پولیس کی بھاری نفری نے گھیراؤ کیے رکھا جبکہ پولیس چھاپہ مار کر طاہر خلیق کے ڈرائیور کو گاڑی سمیت لے گئی۔ شاہ محمود قریشی کی زیر قیادت لانگ مارچ قافلہ اوکاڑہ پہنچ گیا۔ اس موقع پر ان کے ساتھ سابق صوبائی وزیر افضل سندھو اور دیگر رہنما بھی ہیں۔ لانگ مارچ قافلہ آج فیصل آباد پہنچے گا۔ قافلہ آج اوکاڑہ سے ماڑی پتن، ستیانہ، تاندلیانوالہ، ماموں کانجن، سمندری اور جڑانوالہ سے ہوتے ہوئے فیصل آباد پہنچے گا۔ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر شاہ محمود قریشی کی زیر قیادت لانگ مارچ کا قافلہ کاہنہ، الٰہ آباد، قصور، دیپالپور، کھڈیاں خاص کے راستے اوکاڑہ پہنچ گیا۔ راستے میں مختلف مقامات پر پولیس اور قافلے کے شرکاء کے ساتھ جھڑپیں اور آنکھ مچولی ہوئی۔ درجنوں کارکنوں اور رہنماؤں کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ پولیس نے مختلف مقامات پر رکاوٹیں کھڑی کر رکھی تھیں۔ کھڈیاں خاص سے 1½ بجے 20 گاڑیوں پر مشتمل ایک قافلہ لاری اڈا کھڈیاں سے گزرا، بھری اڈا پر سردار محمد نواز دیگر ناظم سٹی کھڈیاں شیخ محمد عبداللہ نائب ناظم کھڈیاں خاص اور ان کے علاوہ تقریباً 100 افراد کھڈیاں خاص لاری اڈا میں موجود تھے۔ قافلہ جب الٰہ آباد پہنچا تو پولیس نے رکاوٹیں کھڑی کر کے چوک الٰہ آباد کو مکمل طور پر بلاک کر دیا۔ اس موقع پر شاہ محمود قریشی نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے محترمہ بےنظیر بھٹو کو لاہور میں گرفتار کر رکھا ہے میں محترمہ بےنظیر بھٹو کے حکم پر کارواں کی قیادت کرتے ہوئے تمام پولیس رکاوٹیں عبور کرتے ہوئے یہاں تک پہنچا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف کے خلاف شروع کی جانے والی تحریک کو منطقی انجام تک پہنچا کر دم لیں گے۔ صوبائی قیادت کی اوکاڑہ آمد کے موقع پر شہر میں پولیس اور جیالوں کے مابین جھڑپیں ہوئیں جیالوں نے مختلف مقامات پر ٹائر جلا کر سڑک بلاک کر دی۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا، متعدد گرفتاریاں ہوئیں۔ پولیس گاڑیوں میں مخدوم شاہ محمود قریشی کو ڈھونڈتی رہی۔ پیپلز پارٹی کے احتجاجی لانگ مارچ کا دوسرا مرحلہ آج اوکاڑہ سے شروع ہوگا۔ دوسرے مرحلے میں پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر لانگ مارچ کی قیادت کریں گے۔ پیپلز یوتھ

آرگنائزیشن کے کارکنوں نے صوبائی صدر میاں ایوب کی قیادت میں کینٹ، چونگی امر سدھو، فیروز پور روڈ، ڈیفنس کے علاوہ قصور، دیپالپور، اوکاڑہ، گوجرانوالہ میں احتجاجی مظاہرے کئے۔ لاہور کے مختلف مقامات پر یوتھ کے نوجوانوں نے احتجاجی مظاہرے کئے جن میں متعدد کارکن گرفتار ہو گئے۔ ڈاکٹر زاہد اکرم نت نے بھی اپنے کارکنوں کے ساتھ مال روڈ پر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس دوران متعدد کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر مخدوم شاہ محمود قریشی، ڈویژنل کوآرڈی نیٹر چودھری منظور احمد ایم این اے ان کے دو بھائیوں چودھری نور حسین، چودھری تنویر اور دو بھانجوں سمیت اٹھارہ افراد کے خلاف تھانہ الٰہ آباد ضلع قصور میں سولہ ایم پی او اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا۔ قصور سے نمائندہ جنگ کے مطابق پولیس تھانہ بی ڈویژن قصور نے پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنماؤں اور ورکروں مرزا نسیم، اشفاق کمبوہ، مہر یٰسین، شکیل اور دس بارہ نامعلوم ورکروں کے خلاف 16 ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کرلیا۔ قاسم ضیاء اور پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما یوسف رضا گیلانی کو رات گئے ان کے گھروں میں نظر بند کر کے باہر جیل کا عملہ تعینات کر دیا گیا۔ لانگ مارچ کی کال کے بعد سیاسی لوگوں کی گرفتاری اور نظر بندی کے لیے محکمہ جیل خانہ جات نے بوسٹل جیل بہاولپور مکمل طور پر خالی کروالی اور یہاں قید بچوں کو بسوں اور ویگنوں میں بھر کر بوسٹل جیل فیصل آباد شفٹ کر دیا۔ جس کے بعد لواحقین اپنے معصوم بچوں سے بھی اب ملاقات نہیں کر سکیں گے۔ کوٹ لکھپت جیل میں گزشتہ رات گئے پیپلز پارٹی کے اراکین قومی اور صوبائی اسمبلی سمیت 36 خواتین کو نظر بند کر دیا گیا۔ خواتین کو مختلف تھانوں سے اکٹھا کر کے رات ایک بجے کے بعد کوٹ لکھپت جیل پہنچایا گیا۔

14 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپوزیشن کا گرینڈ الائنس قائم کرنے کے لیے 21 نومبر کو بلاول ہاؤس کراچی میں اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتوں کا مشاورتی اجلاس طلب کرلیا ہے۔ جس کے دعوت نامے سیاسی رہنماؤں کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کو ٹیلی فونک انٹرویو دیتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ملک میں جمہوریت کو بچانے کا مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنے کے لیے اجلاس بلایا جارہا ہے اور اس سلسلے میں مختلف پارٹی لیڈروں کو خطوط بھیجے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم ایم اے کے رہنما قاضی حسین احمد سے ان کی بات چیت ہوگئی ہے کہ اپوزیشن پارٹیاں صدر مشرف کو ہٹانے اور غیر جانبدار نگران حکومت کے قیام کے لیے متفقہ ایجنڈے پر متفق ہو جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا کہنا تھا کہ وہ جب بھی رہا ہوئیں اسلام آباد تک دوبارہ لانگ مارچ کریں گی اور آزادی کا سفر جاری رکھیں گی۔ انہوں نے کہا کہ صدر مشرف کی موجودگی میں انتخابات منصفانہ نہیں ہو سکتے۔ برائن ڈی ہنٹ نے محترمہ بے نظیر بھٹو ملاقات کے بعد ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتوں کو الیکشن سرگرمیوں میں شرکت کی آزادی ہونی چاہیے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو بندیاں نہیں ہونی چاہیے اور انسانی حقوق بحال ہونے چاہئیں۔ برائن ڈی ہنٹ نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو سے ان کا ملنا، اپوزیشن سے لیڈروں سے ملاقاتوں کے سلسلے کا ایک حصہ ہے جس کے تحت وہ متعدد سیاسی رہنماؤں سے مل چکے ہیں۔ ملاقات میں انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو امریکہ کے

تحفظات سے آگاہ کیا اور ملک میں نافذ ایمرجنسی سمیت موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ امریکی قونصل خانے کے پرنسپل آفیسر جب کھوسہ ہاؤس پہنچے تو وہاں تعینات پولیس اہلکاروں کو کھوسہ ہاؤس میں نظر بند پی پی پی کی رہنما محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملنے کیلئے سرکاری اجازت نامہ دکھایا جس پر انہیں ایک بغلی دروازے سے اندر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ یہ ملاقات ایک ایسے وقت ہو رہی ہے جب امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگرو پونٹے پاکستان کا دورہ کرنے والے ہیں جس میں وہ پاکستانی قیادت کو صدر جارج ڈبلیو بش کا اہم پیغام پہنچائیں گے۔ صدر بش جنرل پرویز مشرف پر زور دے رہے ہیں کہ وہ ایمرجنسی ختم کر کے آئین بحال کریں اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کریں۔ علاوہ ازیں غیر ملکی ٹی وی سے گفتگو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر پرویز انتہائی غیر مقبول ہو چکے ہیں ان سے مذاکرات نہیں ہو رہے، ان کے ساتھ چلنے والوں کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز فوری طور پر اقتدار چھوڑ دیں ان سے کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ صاف الیکشن کروانے کیلئے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن غیر جانبدار ہو۔ اے ایف پی کے مطابق برائن ڈی ہنٹ نے ملک سے ایمرجنسی کے جلد خاتمے اور وردی اتارنے کے معاملے پر بات چیت کیلئے صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات محترمہ بینظیر بھٹو سے ملاقات کے بعد ہوئی۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے 21 نومبر کو قومی مشاورتی اجلاس بلاول ہاؤس کراچی میں طلب کرلیا ہے۔ جس میں تازہ ترین ملکی صورتحال بالخصوص ایمرجنسی اور پی سی او کے نفاذ اور آئین کی معطلی کے پیش نظر اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے اجتماعی لائحہ عمل سامنے لایا جائے گا۔ دریں اثناء مجوزہ قومی مشاورتی اجلاس کی تاریخ کے تعین سے قبل بدھ کو رات گئے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف کے مابین ٹیلی فونک رابطہ ہوا جس میں تازہ ترین ملکی صورتحال پر غور کیا گیا۔ تقریباً 20 منٹ تک جاری رہنے والی اس گفتگو میں اس بات پر اتفاق رائے پایا گیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی لاہور کے صدر عزیز الرحمٰن چن کی قیادت میں سینکڑوں گاڑیوں کا قافلہ لانگ مارچ کے سلسلہ میں متعدد رکاوٹیں عبور کر کے گوجرانوالہ پہنچنے میں کامیاب ہو گیا جبکہ کراچی میں پیپلز پارٹی کے جلوس پر لاٹھی چارج کیا گیا 3 سو کارکن گرفتار ہوئے جبکہ 2 کارکن جھڑپوں کے دوران فائرنگ سے ہلاک ہو گئے لاہور میں قافلے کی قیادت حاجی عزیز الرحمٰن چن سینئر نائب صدر ظفر مسعود بھٹی سیکرٹری اطلاعات ذکریا بٹ چودھری اصغر اکبر خان، طاہر صدیق، رانا اشعر اسلم گڑا، مظفر اقبال شاہ، عارف نسیم کشمیری کر رہے تھے۔ سینکڑوں کی تعداد میں کارکن ان کے ہمراہ تھے۔ گوجرانوالہ آمد پر مقامی قیادت اور کارکنوں نے قافلے کا پُرجوش استقبال کیا۔ رہنماؤں پر گل پاشی کی گئی۔ شرکاء وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو کے نعرے لگاتے رہے۔ شاہدرہ لاہور سے سمیع اللہ خان ایم پی اے جنرل سیکرٹری لاہور کی قیادت میں روانہ ہونے والی لانگ مارچ ریلی کا ایک قافلہ جب 2 بجے کوٹ شہاب دین پہنچا تو ایک بھاری تعداد میں پولیس نفری نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اس دوران لاہور شیخوپورہ روڈ کی ٹریفک بلاک ہو گئی اور وہاں پر سینکڑوں گاڑیاں پھنس گئیں۔ لانگ مارچ کا قافلہ جب چوک پیر بہار شاہ شیخوپورہ پہنچا تو قائدین اپنی گاڑیوں سے نکل کر چوک کے چبوترے پر چڑھ گئے جہاں خطاب کرتے ہوئے پیپلز پارٹی پنجاب کے جنرل سیکرٹری چوہدری غلام عباس نے کہا کہ غیر آئینی حکومت کے خاتمہ تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو چور دروازے سے اقتدار حاصل نہیں کرنے دیا جائے گا۔ ملک مشتاق احمد اعوان نے کہا کہ شیخوپورہ آج بھی پیپلز پارٹی کا لاڑکانہ ہے بعد ازاں پیپلز پارٹی کے رہنما گاڑیوں میں بیٹھ کر گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جس کے بعد پولیس کے مسلح دستے چوک پیر بہار شاہ میں پہنچ گئے اور کافی دیر سے رُکی ہوئی ٹریفک کو بحال کروایا اور دو افراد کو گرفتار کر کے چوک میں واقع پولیس کے رپورٹنگ سینٹر میں بند کر دیا۔ لانگ مارچ کے دوران پولیس نے مرید کے جی ٹی روڈ پر پیپلز پارٹی کے 4 رہنماؤں چودھری عثمان نثار پنوں ایڈووکیٹ کبیر احمد بھٹی، شکیل احمد اور مہر محمد سفیان کو گرفتار کر لیا۔ پیپلز پارٹی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ شیخوپورہ میں لانگ مارچ

پروگرام ختم ہونے کے بعد پیپلز پارٹی کے سابق صوبائی سینئر وزیر ملک مشتاق احمد اعوان، صوبائی جنرل سیکرٹری چودھری غلام عباس اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار چودھری سعادت نواز سراء گرفتاری سے بچنے کی خاطر موٹر سائیکل پر سوار ہو کر شیخوپورہ مرید کے روڈ کے متبادل راستے سے مرید کے پہنچے۔ فیصل آباد سے پیپلز پارٹی کے لانگ مارچ کو شیخوپورہ لے جانے سے قبل ہی پولیس نے کریک ڈاؤن کرتے ہوئے مرکزی رہنما رانا آفتاب احمد رکن صوبائی اسمبلی جہانزیب امتیاز گل سمیت 46 رہنماؤں اور کارکنوں کو حراست میں لے لیا تاہم صوبائی جنرل سیکرٹری چودھری غلام عباس، ضلعی صدر رانا فاروق سعید سمیت متعدد رہنما پولیس حراست سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ پیپلز پارٹی کے سابق وزیر افضل سندھو، ڈاکٹر ظفر اللہ ملک، خلیل ملک اور عبدالمالک سمیت ایک قافلہ شیخوپورہ سے گوجرانوالہ پہنچ گیا۔ سیاسی یتیموں نے پنجاب کو ''جیل خانہ'' بنا دیا ہے ہزاروں کارکن جیلوں میں بند ہیں۔ پرویز الٰہی پنجاب میں بھی خانہ جنگی کروانا چاہتے ہیں۔ ایسے حالات میں انتخابات کے بائیکاٹ کے آپشن پر بھی غور کر رہے ہیں۔ یہ بات پیپلز پارٹی پنجاب کے قائم مقام صدر چودھری غلام عباس نے گوجرانوالہ پہنچنے پر ایک خفیہ مقام پر پریس کانفرنس میں کہی۔ اس موقع پر لاہور ڈویژن کے کوآرڈی نیٹر چودھری منظور احمد، چودھری محمد افضل سندھو، امتیاز صفدر وڑائچ، عبداللہ ورک، ڈاکٹر ظفر ملک، ارقم خان، نعمان عزیز، ارشاد سندھو بھی موجود تھے۔ غلام عباس نے کہا کہ جیلیں سیاسی کارکنوں سے بھر گئی ہیں۔ اب سکولوں اور کوٹھیوں کو سب جیلیں بنایا جا رہا ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی نظر بندی، پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی گرفتاریوں، میڈیا پر پابندیوں اور ملک میں ایمرجنسی کے خلاف پیپلز لیبر بیورو کے زیر اہتمام محمد سلیم مغل، سید خالد بخاری اور ملک احتشام الحسن کی قیادت میں لاہور ریلوے سٹیشن کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے حکومت کے خلاف نعرے بازی کی گئی اور ٹریفک بلاک رکھی گئی۔ مظاہرے میں چودھری ارشد، سید سکندر شاہ، طاہر محمود غالب، اعجاز حسین مٹھو، طلعت بٹ، ذوالفقار ڈار، ڈاکٹر قیوم، عدنان اصغر ہنجرا، جعفر حسین، خلیل احمد، راجہ پہلوان اور رانا خالد سمیت

کارکنوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ پُرامن احتجاج عوام کا حق ہے۔ حکومت اور اس میں شامل سیاسی بھگوڑے محترمہ بےنظیر بھٹو کے خوف سے انہیں نظر بند کر کے عوام کو مشتعل کرنا چاہتے ہیں۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے واشنگٹن پوسٹ میں اپنے ایک آرٹیکل میں پاکستان میں ایمرجنسی کے نفاذ اور صدر جنرل پرویز مشرف کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ محترمہ بینظیر بھٹو نے پاکستان میں ایمرجنسی کے دوران ہونے والے آئندہ عام انتخابات کو سابق سوویت یونین میں پولٹ بیورو کے فراڈ انتخابات سے مشابہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے آرٹیکل میں کہا ہے کہ اگرچہ پاکستان میں انتخابات کا اعلان ہو چکا ہے مگر قابل تشویش بات یہ ہے کہ ابھی تک صدر جنرل پرویز مشرف نے وردی اُتارنے کا اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مشرف پاکستان میں جمہوریت کے حامیوں پر تو کریک ڈاؤن کرنا جانتے ہیں مگر اسامہ بن لادن کو یا تو گرفتار نہیں کرنا چاہتے یا پھر وہ اس کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے انتہا پسندی کے خلاف پرویز مشرف کے اقدامات کو بھی ناکافی قرار دیا ہے۔ انہوں نے ملک میں متفقہ نگران حکومت قائم کر کے منصفانہ انتخابات اور صدر جنرل پرویز مشرف کے صدر اور آرمی چیف کے عہدوں سے مستعفی ہونے کا مطالبہ بھی کیا۔ دریں اثنا وائس آف امریکہ کے پروگرام آج شام میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف نے دوسری بار مارشل لاء نافذ کر دیا ہے اور وہ جمہوریت کی بحالی کے وعدے سے منحرف ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف کی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ ایک ایسا اتحاد تشکیل دیں جس کا واحد ایجنڈا جنرل مشرف کی برطرفی ہو۔ علاوہ ازیں ایک نجی ٹی وی کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ میں نے حکومت کے ساتھ بات چیت کیلئے ڈیڑھ سال تک اپنے دروازے کھلے رکھے لیکن 3 نومبر کو جنرل مشرف کی طرف سے ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد اپنے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ صدر مشرف نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ 15 نومبر کو وردی اُتار دیں گے اور اپنی اہلیت کے بارے میں

سپریم کورٹ کے فیصلے کو قبول کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز پنجاب کے مختلف علاقوں سے پاکستان پیپلز پارٹی کے ساڑھے 7 ہزار کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے والد کے قاتلوں اور نواز شریف سے مفاہمت کے حوالے سے میرا موًقف یہ ہے کہ میں اپنے والد کے قاتلوں سے ہاتھ نہیں ملاؤں گی خواہ وہ سیاستدان ہوں یا جج تاہم ملک کے مفاد میں لچکدار رویہ اپنائے ہوئے ہوں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ قوم کے مفاد کی خاطر ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر قدم اٹھانے کو تیار ہوں۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن نے کہا کہ آزادانہ اور شفاف انتخابات کا انعقاد ملک میں تبدیلیوں کے بعد ہی ممکن ہے۔ مجھ پر بالواسطہ پابندیاں بہت پہلے عائد کر دی گئی تھیں جب مجھے واپس نہ آنے کو کہا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ یہاں مجھ پر حملہ ہو سکتا ہے جب میں واپس آئی تو کراچی میں میری ریلی پر حملہ کیا گیا جس میں 160 لوگ شہید ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کے لوگ کراچی کے حملے میں ملوث نہیں ہیں تو حکومت کو تحقیقات سے متعلق میرا مطالبہ تسلیم کر لینا چاہیے لیکن ابھی تک میری ایف آئی آر بھی درج نہیں کی گئی اور ابھی تک مجھے اپنا بیان ریکارڈ کرانے کیلئے بھی نہیں کہا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کارساز میں ہونے والا حملہ خودکش نہیں تھا بلکہ یہ ایک بارودی سرنگ کے ذریعے کیا گیا اگر جام کرنے والے آلات کام کر رہے ہوتے تو یہ بم نہیں پھٹ سکتا تھا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ اس حملے کا مقصد مجھے روکنے کی ایک بالواسطہ کوشش تھی لیکن اس میں ناکامی کے بعد ملک میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی، دھاندلی کیلئے کوششیں شروع کر دی گئی ہیں جو ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہیں۔

پاکستان سالیڈ یریٹی فرنٹ کے چیئرمین پرائم منسٹر انسپکشن کمیشن کے سابق چیئرمین اور پرائم منسٹر پالیسی کوآرڈینیٹر کمیٹی کے سابق ڈپٹی چیئرمین نوید ملک نے ان اخبارات کے ایڈیٹروں کے نام خط لکھا ہے جن میں محترمہ بےنظیر بھٹو کی کردار کشی کے لیے مسلم لیگ (ق) کا اشتہار شائع ہوا اور جس میں مبینہ طور پر محترمہ بےنظیر بھٹو کے جعلی خط کا عکس بھی شامل ہے۔ نوید ملک نے حقائق سے آگاہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ خط ان خفیہ عناصر نے تیار کیا

تھا جو ضیا کی باقیات ہیں اور 1990ء میں انہیں (نوید ملک) کو گمراہ کرنے کے لیے یہ خط اس وقت جب وہ وزیر اعلیٰ کے مشیر برائے سیاسی امور تھے ان کے ذریعے میڈیا کو جاری کروایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ خط چند خفیہ عناصر نے سراج منیر اور اس وقت کے ایڈیشنل انسپکٹر جنرل سپیشل برانچ چودھری سردار محمد کو فرنٹ مین کے طور پر استعمال کرتے ہوئے تیار کیا گیا تھا، مذکورہ خط 1990ء کے انتخابات کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو کی کردار کشی اور انہیں سکیورٹی رسک کہنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ نوید ملک نے کہا کہ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ 1990ء کے انتخابات کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو کی کردار کشی کے لیے ایک خفیہ سیل بنایا گیا تھا جس نے یہ جعلی خط تیار کیا۔ اگر خط کی تاریخ نوٹ کی جائے تو یہ 24 ستمبر 1990ء کی تاریخ ہے کیونکہ تھوڑے عرصے کے بعد 1990ء کے انتخابات منعقد ہونے والے تھے۔ نوید ملک نے کہا کہ مذکورہ خط میں محترمہ بینظیر بھٹو کے دستخط ثبت کیے گئے تھے جو محترمہ بے نظیر بھٹو کے عید کارڈ سے فوٹو کاپی کر کے بنائے گئے تھے۔ نوید ملک نے مزید کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف وہی عناصر سرگرم ہیں جنہوں نے ہمیشہ انتخابات میں دھاندلی کی اور ایک مرتبہ پھر انتخابات سے قبل محترمہ بے نظیر بھٹو کی کردار کشی کی مہم شروع کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت بنایا گیا خفیہ سیل ابھی تک کام کر رہا ہے اور چاہتا ہے کہ عوام کے حقوق سے انہیں محروم رکھا جائے جبکہ محترمہ بے نظیر بھٹو ملک کے بچوں کی تعلیم، شہریوں کی صحت، نوجوانوں کو روزگار اور روشن مستقبل دلانے کی جدوجہد کر رہی ہیں۔

15 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر شاہ محمود قریشی سمیت متعدد رہنماؤں اور کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا جبکہ لاہور میں محترمہ بےنظیر بھٹو کی قیام گاہ کا محاصرہ جاری رہا۔ اوکاڑہ سے فیصل آباد پہنچنے والے پیپلز پارٹی کے صوبائی صدر مخدوم شاہ محمود قریشی سمیت 22 راہنماؤں اور کارکنوں کو پولیس کی بھاری نفری نے اس وقت گرفتار کرلیا جب وہ ڈویژنل کوآرڈی نیٹر راجہ ریاض احمد ایم پی اے کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ شاہ محمود قریشی کے علاوہ جن رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا ان میں صوبائی رابطہ سیکرٹری خواجہ رضوان ، ڈویژنل کوآرڈی نیٹر راجہ ریاض احمد، سٹی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر اسد معظم، رکن صوبائی اسمبلی حسن مرتضیٰ، مہتاب آفتاب اور مقامی راہنما اور کارکن شامل ہیں۔ پیپلز پارٹی کے لانگ مارچ کے کارواں کو اوکاڑہ میں روکے جانے کے بعد گزشتہ روز شاہ محمود قریشی وہاں سے اپنے چند ساتھیوں سمیت پولیس کو چکما دے کر فیصل آباد پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور راجہ ریاض احمد کی رہائش گاہ پر ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے کہ پولیس پہنچ گئی، پولیس اہلکاروں نے فوٹو گرافر اور صحافیوں کو بھی تشدد کا نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ شاہ محمود قریشی اور ڈویژنل کوآرڈی نیٹر راجہ ریاض احمد کو لاہور منتقل کر دیا گیا۔ جبکہ ارکان صوبائی اسمبلی ڈاکٹر اسد معظم فیض اللہ کموکا، حسن رضا مرتضیٰ، نائب صدر سٹی حلیم اسلم ملک، امیدوار این اے 82 چودھری ایز دمحمود اور امیدوار این اے 83 اعجاز ورک کو تھانہ صدر سے تھانہ غلام محمد آباد میں منتقل کر دیا گیا۔ حراست میں لئے گئے دیگر کارکنوں کو پولیس نے چھوڑ دیا۔ حراست میں لئے گئے ان

پارٹی راہنماؤں کو 3 ایم پی او کے تحت ایک ماہ کی نظر بندی کے احکامات جاری ہوئے ہیں پیپلز پارٹی بورے والا کے رہنما ٹکٹ ہولڈر فیاض وڑائچ چودھری کی گرفتاری کے بعد کوٹ لکھپت جیل لاہور میں نظر بند کر دیا گیا۔ پیپلز پارٹی کے رکن صوبائی اسمبلی چودھری شبیر مہر کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ انجمن تاجران جناح روڈ گوجرانوالہ کے صدر متین ڈار کے مطابق پیپلز ٹریڈرز سیل کے ضلعی صدر شیخ پروفیسر احمد، صدر دال بازار ذوالفقار احمد، حاجی ارشد، فرزند بھولا، حفیظ بٹ، مہر نواز، ارشد جنگ اور دیگر تاجر رہنماؤں کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ ساہیوال میں پولیس نے صوبائی اسمبلی کے حلقہ 189 اوکاڑہ میں پیپلز پارٹی کے امیدوار محمد اکبر چودھری کو فیصل آباد اوکاڑہ روڈ سے ان کے 8 دیگر ساتھیوں سمیت گرفتار کر کے نظر بند کر دیا۔ اس دوران پولیس کی طرف سے لاٹھی چارج اور تشدد بھی کیا گیا۔ اوکاڑہ میں اکبر چودھری کے ساتھ چودھری شوکت، اشفاق، راؤ فراز احمد، خالد حسین، قدرت اللہ، رانا ساجد اور عبداللطیف کو گرفتار کرلیا جبکہ تھانہ صدر رینالہ میں پولیس نے احتجاجی جلوس نکالنے پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں عارف لشاری، علی احمد، یٰسین، محمد احمد، طاہر خان، محمد اقبال، آغا خان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔ صدر گوگیرہ میں پیپلز پارٹی کے لانگ مارچ روکنے کے لیے اوکاڑہ، فیصل آباد روڈ پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔ پولیس کا سب سے بڑا ناکہ دریائے راوی کے پل پر لگایا گیا۔ ماڑی پل پر آٹھ افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ قریبی قصبہ ینگ پور میں پی پی 189 کے لیے پارٹی ٹکٹ کے امیدوار اور سابق ناظم جبوکہ چودھری محمد اکبر، راؤ سرفراز احمد، چودھری شوکت علی، قدرت اللہ، ساجد علی، خالد حسین، اشفاق حسین اور عبداللطیف کو گرفتار کرلیا۔ لاہور سے لانگ مارچ کے سلسلے میں اوکاڑہ کے بعد فیصل آباد جانے والے قافلے کی قیادت غلام عباس جنرل سیکرٹری پنجاب نے کی انہوں نے ساتھیوں کے ہمراہ ماڑی پتن پر پولیس کی بھاری تعداد کے ناکے لگا کر روک لیا غلام عباس کے ہمراہ کیپٹن مجتبیٰ، رائے سکندر، عرفان بھٹی، خالد صبور، شمیم رضا، عرفان بھٹی اور دیگر قائد بھی تھے رات گئے غلام عباس اور پولیس حکام کے درمیان تکرار جاری رہی۔ غلام عباس نے کہا

ان کی قیادت میں فیصل آباد سے لانگ مارچ کا اگلا مرحلہ شروع ہوگا اور قافلہ گوجرانوالہ پہنچے گا۔ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے بدھ کا دن بھی نظر بندی میں گزارا محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیام گاہ کھوسہ ہاؤس کے باہر سارا دن پولیس کی نفری کم کر کے رکاوٹیں ہٹالی گئیں اور کئی سڑکیں ڈیفنس کے مکینوں کی آمدورفت کیلئے کھول دی گئیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گزشتہ روز بھی فون پر متعدد سیاسی رہنماؤں سے رابطے کئے۔ دوپہر کے وقت دو فرانسیسی صحافی کسی طرح کھوسہ ہاؤس کے گیٹ تک پہنچ گئے ہیں لیکن سکیورٹی کے عملے نے انہیں محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملنے نہ دیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے بدھ کی شام نواز شریف سے فون پر رابطہ کیا اس دوران دونوں رہنماؤں نے نئے اتحاد کے حوالے سے دو نکاتی ایجنڈے پر اتفاق کیا جو کہ جنرل پرویز کی حکومت کا خاتمہ اور برطرف ججوں کی بحالی ہے۔

سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی ڈیفنس میں نظر بندی کے تیسرے روز بھی ان کی قیام گاہ اور ملحقہ علاقوں میں سکیورٹی سخت رہی البتہ مین شاہراہوں پر ٹریفک بحال کر دی گئی اور پولیس نفری میں بھی کمی کی گئی ہے۔ میڈیا کو گزشتہ روز بھی قیام گاہ کے قریب نہیں جانے دیا گیا اور نہ ہی کسی کو محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملنے کی اجازت دی گئی۔ گزشتہ روز پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر، پاکستان میں امریکہ کے پرنسپل آفیسر برائن ڈی ہنٹ اور چند امریکی سینیٹروں نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ ملاقات میں ان کی نظر بندی، کارکنوں کی گرفتاریاں، لانگ مارچ اور ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ امریکی سینیٹروں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو امریکی حکومت کی طرف سے ایمرجنسی کی ممانعت اور حکومت پاکستان پر دباؤ بڑھانے سے متعلق بریف بھی کیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اور سابق وفاقی وزیر پروفیسر این ڈی خان نے بھی گزشتہ روز محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی اور موجودہ سیاسی صورتحال پر محترمہ بے نظیر بھٹو سے پالیسی لائن اور رہنمائی حاصل کی۔ پی پی کی سربراہ نے اپنی رہائش گاہ پر امریکی ٹی وی خبر

رساں ادارے اور مقامی انگریزی اخبار کو انٹرویو بھی دیئے جن کے دوران انہوں نے کہا کہ وہ انتخابات سے قبل قومی حکومت بنانے کے بارے میں پُر امید ہیں جس کو اختیارات منتقل کئے جائیں گے۔ صدر پرویز مشرف سویلین صدر کی حیثیت سے بھی قبول نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپوزیشن کو اکٹھا کرنے کیلئے بات چیت کر رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں قومی مشاورت سے عبوری حکومت کے قیام پر غور کرنے کی ضرورت ہے جس کو اختیارات منتقل کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سفارت کار برائن ہنٹ نے ملاقات میں ان سے پوچھا ہے کہ کیا وہ صدر پرویز مشرف کے ساتھ کام کر سکتی ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے امریکی سفارت کار کو واضح طور پر کہا ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ کام کرنا مشکل ہے جو ملک کو جمہوریت کے بجائے آمریت کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ موجودہ حکمران برسر اقتدار رہے تو ملک پر القاعدہ اور طالبان قبضہ کرلیں گے، بش انتظامیہ صدر مشرف کو نکلنے کا موقع فراہم کرے۔

حکومت پنجاب نے سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی نظر بندی ختم کر دی ہے۔ ہیومن رائٹس کمیشن کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر اور دیگر خواتین کو بھی رہا کرنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔

16 نومبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی سمیت اپوزیشن کی تمام جماعتیں انتخابات کے بائیکاٹ کے آپشن پر غور کر رہی ہیں۔ نگران سیٹ اپ ق لیگ کا ہی تسلسل ہے، نگران سیٹ اپ نے پی سی او کے تحت حلف اٹھا کر قوم سے غداری کی ہے۔ جمہوریت کی بحالی کیلئے دباؤ ڈالنے کیلئے امریکہ کو پاکستان کی امداد منقطع کرنے کی دھمکی دینی چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز نظر بندی کے خاتمہ کے بعد اپنی قیام گاہ کے باہر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا حکومت نے ایمرجنسی لگا کر میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف متنازعہ ہو چکے ہیں ان سے مذاکرات نہیں ہو سکتے بلکہ اب ہمیں جنرل مشرف کی واپسی کی حکمت عملی تیار کرنا ہو گی دیگر اپوزیشن جماعتوں سے اس نقطہ نظر پر گفتگو کر رہے ہیں۔ اب جبکہ ملک کے عوام چاہتے ہیں کہ مشرف کو جانا چاہیے تو پھر مشرف کو اقتدار چھوڑ دینا چاہیے۔ آرمی کمانڈر اپنے آرمی چیف سے بلاشبہ وفادار ہیں لیکن انہیں اس وقت مشکل فیصلہ کرنا ہو گا اور ملک وقوم کے مفاد کو مدنظر رکھنا ہو گا۔ نگران حکومت ''ق لیگ'' کا تسلسل ہے جو ہمیں قبول نہیں۔ وہ گزشتہ روز یہاں اپنی رہائی کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا میں نے مشرف حکومت کے ساتھ نیک نیتی کے ساتھ مذاکرات کئے تھے لیکن انہوں نے وعدے پورے نہ کئے اور ملک میں آمریت نافذ کر دی، امریکی نائب وزیر خارجہ نیگرو پونٹے کی پاکستان آمد کے حوالے سے ایک سوال کے

جواب میں انہوں نے کہا میں نے بھی اس سلسلہ میں اخبارات میں ہی خبریں پڑھی ہیں۔ مشرف کے ساتھ صلح کے حوالے سے مجھے امریکہ کی طرف سے کوئی پیغام موصول نہیں ہوا۔ نیگرو پونٹے اہم امریکی آفیشل ہیں لیکن میرے لیے پاکستان زیادہ اہم ہے مجھے اُمید ہے کہ پونٹے جنرل مشرف سے کہیں گے کہ پاکستان میں جمہوریت بحال کریں اور اس مقصد کیلئے منصفانہ انتخابات کرائیں۔ انہوں نے کہا ایک روز قبل مجھے امریکی قونصلیٹ کے پرنسپل آفیسر ملے انہوں نے کہا امریکہ چاہتا ہے کہ جنرل مشرف وردی اتاریں اور منصفانہ انتخابات کرائیں میں نے انہیں کہا کہ مجھے مشرف کے ساتھ مذاکرات پر شک ہے کیونکہ وہ جب بھی مذاکرات کرتے ہیں اس کے بعد وعدے توڑتے ہیں۔ اب اگر ان سے مذاکرات کیئے تو یہ جمہوریت کیلئے نقصان دہ ہوگا۔ اب ہمیں ان کی واپسی کی حکمت عملی پر بات کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ ہم آمریت سے نہیں بلکہ سیاسی جماعتوں سے ڈائیلاگ کرتے ہیں حکومت سے جب ہم نے مذاکرات کیئے تو وہ ایک سول آرڈر سے بات ہو رہی تھی۔ اب مشرف نے مارشل لاء لگا دیا ہے اس لیے آمریت سے بات نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا جنرل مشرف اس بات کا فائدہ لے کر بیٹھے ہیں کہ ملک میں کوئی جمہوری متبادل نہیں لیکن اب جبکہ الیکشن آرہے ہیں تو صورتحال مختلف ہوگی۔ ہم سیاسی جماعتوں سے جو گفتگو کر رہے ہیں اس میں مشرف کے بعد (پوسٹ مشرف) کی صورتحال پر غور کر رہے ہیں ہمیں مشرف کی واپسی کی حکمت عملی تیار کرنا ہوگی اور اس مقصد کیلئے عوامی طاقت منظم کرنا ہوگی۔ اس وقت پیپلز پارٹی اور اپوزیشن کی دیگر جماعتوں کی منزل ایک ہی ہے یعنی سب بحالی جمہوریت ہی چاہتے ہیں لیکن اس میں سب کا راستہ مختلف ہوسکتا ہے ہمیں اپنی رائے ایک دوسرے پر مسلط نہیں کرنی چاہیے لیکن میں اس کیلئے محنت کروں گی میں سمجھتی ہوں کہ ایک باغ میں مختلف پھول اور پھل ہوتے ہیں جن کی اپنی اپنی خوشبو اور خوبی ہوتی ہے تمام مختلف الخیال جماعتوں کو اس صورتحال میں ایک پلیٹ فارم پر یکجا کرنا ایک مشکل کام ہے لیکن میں اس کیلئے محنت کروں گی۔ اس مقصد کیلئے میں نے میاں نواز شریف، قاضی حسین احمد، اسفند یار ولی، محمود اچکزئی، حئی بلوچ،

حاصل بزنجو، ذکاءاللہ مینگل اور دیگر لیڈروں سے بات کی نہ صرف سیاسی رہنماؤں سے بلکہ سول گروپس سے بھی گفتگو کر رہی ہوں۔ عاصمہ جہانگیر سے رابطہ کیا اور چیف جسٹس سے ملنے بھی گئی لیکن مجھے ملنے نہیں دیا گیا۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا میں جنرل کیانی کو جانتی ہوں وہ اور جنرل ندیم تاج گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران پیپلز پارٹی کے ساتھ ہونے والے مذاکرات میں شریک رہے مجھے یقین ہے کہ آرمی کمانڈر جنرل پرویز مشرف کے ساتھ وفادار ہیں کیونکہ وہ آرمی چیف ہیں لیکن یہ فیصلے کا ایک مشکل وقت ہے جس میں قومی مفاد مدنظر رکھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا 1988ء میں صورتحال مختلف تھی۔ میں وزیراعظم بنی تو میری عمر 35 سال تھی جبکہ ہمارے جرنیل 55 سال کے تھے اس طرح نظریات کے ساتھ ساتھ جنریشن گیپ بھی تھا لیکن اب صورتحال مختلف ہے۔ مشرف اور حکمران جماعت جو بھی اقدامات کرتے ہیں ان کا الزام فوج پر آرہا ہے۔ انتخابات کے بائیکاٹ کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہم سمجھتے ہیں کہ قائم کی گئی نگران حکومت ق لیگ کی حکومت کا ہی تسلسل ہے یہ ہمیں منظور نہیں۔ انہوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا ہے۔ اس طرح الیکشن کمیشن بھی غیر جانبدار نہیں اس نے گزشتہ پانچ سال میں اپوزیشن کے حق میں کوئی فیصلہ نہیں دیا میرے خلاف حالیہ کردار کشی کی مہم پر ہم نے الیکشن کمیشن سے رجوع کیا اور انہیں سپیشل آڈٹ کا کہا تو انہوں نے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا۔ ہم سوچ رہے ہیں کہ صرف منصفانہ انتخابات میں حصہ لینا چاہیے جو اس وقت نظر نہیں آرہے میں نے اپوزیشن کی جن جماعتوں سے رابطہ کیا ان میں بھی مجھے یہ اتفاق رائے نظر آیا ہے کہ موجودہ سیٹ اپ کے تحت منصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے۔ اس لیے ہمیں بائیکاٹ کرنا چاہیے لیکن میں اجماع پر یقین رکھتی ہوں اس اہم مسئلہ پر اپنے رفقاء اور دیگر سیاسی جماعتوں سے مشاورت کے بعد ہی کوئی حتمی فیصلہ کریں گے۔ محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ملک میں سیاسی کارکن، طلباء، وکلاء اور سول سوسائٹی کے لوگ جمہوریت کیلئے جانیں اور قربانیاں دے رہے ہیں سیاسی جماعتوں کے سربراہان کو گرفتار کیا گیا ہے ابھی ایک روز قبل کراچی میں تین نوجوان قتل کر دیئے گئے ہم اس کی شدید مذمت

کرتے ہیں اور عوام کو یقین دلاتے ہیں کہ یہ قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ اس لیے ہم نے عوام کو اس غلامی سے آزادی دلانے اور ان کے حقوق دلانے کیلئے لانگ مارچ شروع کیا ہے۔ میں سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے تمام لوگوں سے کہتی ہوں کہ وہ اس میں ہمارے ساتھ شریک ہو جائیں۔ بدقسمتی کی بات ہے کہ پاکستان میں جو بھی جمہوری حکومت آئی اسے ختم کر دیا گیا جبکہ آمریت کو اچھی حکومت کہا جاتا ہے۔ لیاقت علی خان قتل کر دیئے گئے حسین شہید سہروردی کو کرپٹ کہا گیا قائدعوام کو قتل کر دیا گیا پھر پیپلز پارٹی اور نواز شریف کی حکومتیں آئیں تو انہیں کہا گیا کہ یہ سب کرپٹ ہیں لیکن ہم اس سارے عمل کو ''نو'' کہتے ہیں۔ ہمارا موقف ہے کہ ہم عوام کی طاقت سے آمریت کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ پیپلز پارٹی کی کوشش تھی کہ پُرامن انداز میں آمریت سے جمہوریت کی طرف انتقال اقتدار ہو لیکن آخری منٹ میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ پاکستان کی تقدیر کے ساتھ یہ کھیل ختم ہونا چاہیے۔ میں نے بھی فیصلہ کیا کہ موت سے ڈر کر خاموش نہیں بیٹھنا زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اس مقصد کیلئے ہم نے لانگ مارچ شروع کیا ہے۔ غیور عوام سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس لانگ مارچ میں ہمارے ساتھ آئیں۔ کیا ایک شخص کیلئے پورا ملک ڈوب مرے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ پیپلز پارٹی اور میں خاموش نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ جمہوریت کا سورج طلوع نہ ہو اور یہ وقت آن پہنچا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک چیف آف آرمی سٹاف صدر ہے الیکشن کمیشن موجودہ حالت میں موجود ہے اور ضلعی حکومتوں کے پاس پولیس کا اسلحہ اور سرکاری وسائل موجود ہیں منصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے۔ آج میڈیا سمیت تمام سول سوسائٹی ''گو مشرف گو'' کا نعرہ لگا رہی ہے جب سب چاہتے ہیں کہ انہیں چلے جانا چاہیے تو پھر انہیں ایک قومی اتفاق رائے کی عبوری حکومت تشکیل دے کر اقتدار اسے منتقل کر دینا چاہیے۔ میری میاں نواز شریف سے بھی بات ہوئی ہے جس میں ہم غور کر رہے ہیں کہ آئین کو چارٹر آف ڈیموکریسی کے تحت بحال ہونا چاہیے یا 1973ء کا آئین بحال ہو۔ میں نے میاں صاحب سے کہا ہے کہ ایک قومی اتفاق رائے کی عبوری حکومت کیلئے امید ہے آپ میرا ساتھ دیں گے

اور میں سمجھتی ہوں وہ دن دور نہیں جب آپ (نواز شریف) اپنے وطن واپس آجائیں گے۔ انہوں نے کہا مجھے 11 سال اور نواز شریف کو آٹھ سال اس لیے جلا وطن رکھا گیا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ان کی موجودگی میں ہم لیڈر نہیں بن سکتے۔ اس لیے انہوں نے ہمیں باہر رکھ کر مذہبی اور ماڈریٹ پیکیج بنا کر مغرب کو فروخت کیا۔ یہ 2002ء کے الیکشن میں نئے چہرے سامنے لائے، ان نئے چہروں نے ملک کو کیا دیا ہم کہتے ہیں منصفانہ الیکشن کراؤ، اگر عوام نئے چہرے چاہتے ہیں تو وہ خود لے آئیں گے۔ امریکہ میں جارج بش اس لیے صدر ہے کہ وہاں کی عوام اسے صدر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اپنے خلاف اشتہاری مہم کو کردار کشی کی مہم اور خط کو جعلی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا تاریخ میں نیک بیبیوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوا حضرت بی بی عائشہؓ کی بھی کردار کشی کی گئی لیکن سیاسی یتیم ہمیں حق سچ کے راستے سے نہیں ہٹا سکتے۔ پریس کانفرنس میں پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر، لطیف کھوسہ، شیری رحمان، بشیر ریاض، میاں مصباح الرحمٰن، اکبر خواجہ، ڈاکٹر صفدر عباسی، نوید چودھری، منور انجم، عزیز الرحمان چن، زکریا بٹ، ابن رضوی، خالد گھرکی سمیت پارٹی رہنماؤں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ جمعہ کے روز برطانوی ٹی وی نیوز چینل کے ساتھ ایک انٹرویو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ امداد کو جنرل پرویز مشرف اور مسلح افواج پر اثر انداز ہونے کیلئے استعمال کرنا چاہیے۔ پاکستانی قیادت بین الاقوامی امداد سے مستفید ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیگرو پونٹے کی طرف سے عندیہ دیا جانا چاہیے کہ یہ امداد رک سکتی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ پاکستان کو اس امداد کی ضرورت ہے لیکن یہ امداد پاکستانی عوام تک پہنچ ہی نہیں پاتی۔ قبل ازیں فرانسیسی خبر رساں ادارے سے ایک انٹرویو کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو نے پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکی نائب وزیر خارجہ نیگرو پونٹے کے ساتھ ملاقات کیلئے آمادگی ظاہر کی ہے۔

پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکہ کے نائب وزیر خارجہ جان نیگرو پونٹے نے پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن سابق وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو سے فون پر بات چیت کی ہے اور

اعتدال پسند قوتوں کے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان میں جمہوریت کی واپسی کیلئے اعتدال پسند طاقتوں کا متحد ہونا ضروری ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک سینئر افسر نے فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کو بتایا کہ پاکستان میں ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد یہ کسی اعلیٰ امریکی عہدیدار کا سابق وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو کے ساتھ پہلا رابطہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ پاکستان میں ایمرجنسی کا خاتمہ اور شفاف انتخابات کا انعقاد چاہتا ہے۔

پولیس نے پیپلز پارٹی کے لانگ مارچ پر گوجرانوالہ میں زبردست لاٹھی چارج کیا اور 3 ارکان پنجاب اسمبلی سمیت درجنوں کارکنوں کو گرفتار کرلیا۔ بعد ازاں لانگ مارچ کھاریاں پہنچا تو وہاں بھی شدید لاٹھی چارج ہوا اور قیادت سمیت درجنوں کارکن گرفتار کر لیے گئے۔ دریں اثناء پی پی رہنما یوسف رضا گیلانی، قاسم ضیاء سمیت 65 کارکنوں اور رہنماؤں کی ضمانتیں منظور ہوگئی ہیں جبکہ رکن صوبائی اسمبلی سمیع اللہ خان سمیت 13 افراد کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔ گوجرانوالہ میں بیسیوں رہنماؤں، اراکین اسمبلی سمیت اڑھائی سو کے قریب پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو گرفتار کرلیا۔

17 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اب پرویز مشرف کو جانا ہوگا جلد لانگ مارچ کی ایک اور کال دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کراچی روانگی سے قبل لاہور ایئر پورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف بطور آرمی چیف بھی قبول نہیں اور انہیں صدر بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی برادری کو یہ چاہیے کہ وہ کسی ایک آدمی کا ساتھ دینے کی بجائے عوام کی طرف دیکھیں اور عوام کا ساتھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ نیگرو پونٹے کے ساتھ ملاقات اہم نہیں ہے تاہم پاکستان میں جمہوریت کی بحالی بے حد ضروری ہے اور موجودہ ملکی صورت حال میں صاف الیکشن نہیں ہو سکتے لانگ مارچ جاری رہے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر ہمارے کارکنوں کو رہا کیا جائے اس وقت ملک میں ایک آزاد عدلیہ اور آزاد الیکشن کمیشن کی ضرورت ہے تاکہ شفاف الیکشن ممکن ہوسکیں۔ امریکہ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ امریکہ کی اپنی سیاست ہے ہماری اپنی سیاست ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت سے کوئی مذاکرات نہیں ہو رہے لیکن کسی موقع پر محدود بات چیت ہوئی تو اس حوالے سے اپوزیشن کی دیگر جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ جلد حکومت کے خلاف ایک اور لانگ مارچ کی کال دی جائے گی اور اپوزیشن جماعتوں سے رابطے بڑھائے جا رہے ہیں۔ نگران حکومت جنرل مشرف کی ہی حمایتی اور جانبدار ہے اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، ایمرجنسی لگا کر جمہوریت کی راہ کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے،

اپوزیشن کی جماعتوں کو 21 نومبر کی اے پی سی میں شرکت کرنی چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنی قیام گاہ پر پارٹی رہنماؤں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جہانگیر بدر، شیریں رحمان، عزیز الرحمٰن چن اور دیگر بھی موجود تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ایم ایم اے سمیت اپوزیشن کی تمام جماعتوں سے رابطے جاری ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اپوزیشن جماعتیں ون پوائنٹ ایجنڈے پر متفق ہو جائیں تا کہ فوجی حکومت کا خاتمہ اور اس کے خلاف جلد تحریک چلانا ممکن ہو سکے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پارٹی کے لیے قربانیاں دینے والے رہنماؤں اور کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ حکومت مخالف تحریک کے لیے عوام کو منظّم کریں۔ قبل ازیں ہونے والے مرد و خواتین کارکنوں کی بہت بڑی تعداد بینظیر بھٹو سے ملاقات کے لیے ان کی قیام گاہ کے باہر پہنچی جہاں پر پولیس نے صرف خواتین کو محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیام گاہ کے اندر جانے کی اجازت دی جبکہ کارکنوں کو باہر روک لیا جس پر انہوں نے پولیس کے خلاف احتجاج کیا جبکہ پولیس کا کہنا ہے کہ سکیورٹی وجوہات کی بناء پر انہیں قیام گاہ کے اندر جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ عاصمہ جہانگیر کی رہائش گاہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ اب مشرف کو جانا ہوگا وہ انہیں کسی بھی صورت میں قبول نہیں۔ انہوں نے یہ بات سول سوسائٹی، وکلاء اور صحافیوں سے ملاقات میں کی۔ جمعہ کی شب انسانی حقوق کمیشن کی سربراہ عاصمہ جہانگیر کی رہائش گاہ پر ہونے والی ملاقات میں صحافی حسین نقی، امتیاز عالم، پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے صدر عارف حمید بھٹی، دانشور پروفیسر مہدی حسن، لاہور ہائی کورٹ بار کی سابق فنانس سیکرٹری ربیعہ باجوہ ایڈووکیٹ اور دیگر نے شرکت کی۔ ایک سوال کے جواب میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ میثاق جمہوریت میں ایسی کوئی شق شامل نہیں تھی کہ فوج کی بیرکوں میں واپسی اور پرامن انتقال اقتدار پر بات چیت نہیں ہوگی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس موقع پر مختلف سوالوں کے جواب دیئے جبکہ سول سوسائٹی نے انہیں اپنا نو نکاتی چارٹر پیش کیا۔ چارٹر میں عدلیہ کی بحالی اور میڈیا پر عائد پابندی کے خاتمے کے مطالبات بھی شامل ہیں۔ چارٹر میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ محبوس ججوں، وکلاء،

سیاسی کارکنوں، طلباء اور انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے افراد کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ چارٹر میں آرمی ایکٹ میں ترمیم کی فوری واپسی آزاد اور خود مختار الیکشن کمیشن کی تشکیل کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے انسانی حقوق کی تنظیموں سے کہا ہے کہ وہ وسیع تر آئینی اصلاحات کے لیے اپنی سفارشات تیار کر کے دیں تا کہ آئندہ پارلیمنٹ میں 18 ویں آئینی ترمیم کے ذریعہ 1973ء کے آئین کو اس کی اصل روح کے مطابق بحال کیا جا سکے۔

اجلاس میں تقریباً ڈھائی گھنٹے تک جاری رہنے والی باہمی گفتگو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی ترجیحات اور پالیسی سے آگاہ کیا جبکہ این جی اوز کے نمائندوں نے اپنی آراء کا اظہار کیا محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہم نے مسلم لیگ ن کے ساتھ چارٹر آف ڈیموکریسی بھی اس سوچ کے تحت سائن کیا میری میاں نواز شریف سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آئندہ وزیراعظم آپ ہوں یا میں بنوں کوئی بھی اقتدار میں ہو ہم آئین کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ ان سے پوچھا گیا کہ سیاست میں فوج اور ایجنسیوں کے کردار کو ختم کرنے کا ایجنڈا رکھنے کے باوجود آپ کے مشرف حکومت سے مذاکرات کے دوران آئی ایس آئی اور ایم آئی کے سربراہان کو مذاکرات میں کیوں شریک کیا تو محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ اس وقت اقتدار فوج کے پاس ہی ہے اس لیے مسائل کے حل کے لیے جس کے پاس اقتدار ہے مذاکرات بھی اس سے کرنا مجبوری تھی اس کے علاوہ یہ تاثر بھی غلط ہے کہ چارٹر آف ڈیموکریسی میں حکومت وقت سے مذاکرات کرنے کی کوئی ممانعت کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ اگرچہ ان مذاکرات میں کئے گئے وعدے پورے نہیں کئے گئے اس کے باوجود ہمیں سیاست میں بات کرنا پڑتی ہے۔ ڈاکٹر مہدی حسن اور بعض دیگر شرکاء نے مشرف حکومت کے خلاف جدوجہد کے لیے مذہبی جماعتوں کی معاونت حاصل کرنے کے فیصلے پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا اور کہا کہ پیپلز پارٹی کو اپنا تشخص برقرار رکھنا چاہیے اس پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہم اپنا تشخص برقرار

رکھتے ہوئے کسی سے بھی مذاکرات کر سکتے ہیں۔ انتخابات کے بائیکاٹ کا فیصلہ ابھی نہیں کیا بائیکاٹ کا فیصلہ مشاورت سے ہوگا۔

راولپنڈی میں ہفتے کے روز پیپلز پارٹی کا لانگ مارچ روک دیا گیا۔ پیپلز پارٹی پارلیمنٹرینز کے جنرل سیکرٹری راجہ پرویز اشرف نے گوجر خان سے لانگ مارچ کا آغاز کیا۔ ان کے جلوس کو پولیس کی بھاری نفری نے مندرہ ٹول پلازہ کے قریب روک دیا اور مظاہرین پر شدید لاٹھی چارج کیا گیا۔ راجہ پرویز اشرف کو70 کارکنوں کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار شدگان کو سول لائنز پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ راولپنڈی میں رکن قومی اسمبلی زمرد خان، ملک حاکمین اور عاطف کیانی کی قیادت میں لانگ مارچ کو فیض آباد کے قریب پولیس کی بھاری نفری نے روک لیا۔ احتجاجی ریلی پر شدید لاٹھی چارج اور آنسو گیس استعمال کی، مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں ہوئیں جس میں پارٹی کے درجنوں کارکن زخمی ہو گئے جبکہ زمرد خان ایڈووکیٹ، ملک حاکمین خان، عاطف کیانی، جعفر حسین شاہ، شعیب ممتاز، راشد نسیم عباسی، بابو ادریس، ملک شیر احمد، محمد انور، اشفاق احمد قاضی اور ریاست عباسی گلفراز سمیت متعدد خواتین کارکنوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اسلام آباد میں نیئر بخاری، نرگس فیض ملک اور ڈاکٹر اسرار شاہ کی قیادت میں مظاہرین نے حکومت اور صدر جنرل پرویز مشرف کے خلاف نعرے لگائے۔ بعد ازاں جلوس پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔ قبل ازیں پیپلز پارٹی کے لانگ مارچ کی جہلم آمد کے موقع پر جی ٹی روڈ پر ٹائر جلا کر سڑک بلاک کر دی گئی۔ جبکہ پولیس نے متعدد کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ لانگ مارچ راولپنڈی کی طرف جاتے ہوئے جہلم آمد پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے جی ٹی روڈ ٹائر جلا کر بلاک کر دی اور نعرہ بازی کی جس پر پولیس تھانہ صدر جہلم نے چودھری ندیم خادم کو دو دیگر سیاسی کارکنوں کے ہمراہ دہشت گردی کی دفعات کے تحت گرفتار کر لیا۔ اس اطلاع پر پاکستان پیپلز پارٹی کے ضلعی صدر چودھری سہیل ظفر نے اجلاس طلب کیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ آج اتوار کو دو بجے جادہ چوک جہلم میں احتجاجی جلسہ ہوگا جس میں ضلع بھر سے تمام امیدواران برائے صوبائی و قومی اسمبلی اور پارٹی کارکنان

بھرپور شرکت کریں گے۔ سیالکوٹ سے نمائندہ جنگ کے مطابق پیپلز پارٹی کے لانگ مارچ میں شرکت کے لیے ضلع سیالکوٹ سے عہدیداروں اور کارکنوں کی بڑی تعداد پرانا ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ پہنچی جہاں پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کرنے کے بعد گرفتاریاں کیں جن میں سیالکوٹ کے چوہدری اظہر حسن ایڈووکیٹ، ملک نصیر احمد اعوان، زاہد بشیر چوہدری، خواجہ اویس مشتاق ایڈووکیٹ، منیب حسین گوندل، ضمیر الحسن رضوی، جاوید میر، خالد بھٹی، صابر حسین شاہ، حافظ علی، نصر اقبال شامل ہیں۔ وزیر آباد سے نامہ نگار کے مطابق لانگ مارچ کے جلوس میں شریک ممبر صوبائی اسمبلی اعجاز احمد کمال اور سٹی صدر پی پی محمد اکرم المعروف بیر پہلوان کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے پارٹی رہنماؤں کو ہدایت کی ہے کہ وہ 18 اکتوبر کو سانحہ کراچی میں جاں بحق ہونے والے پارٹی کے کارکنوں کے خاندانوں کی کفالت اپنے ذمہ لیں اس ضمن میں گزشتہ روز پی پی لاہور کے اجلاس میں انہوں نے لاہور کے تین جاں بحق کارکنوں کے خاندانوں کی کفالت کا حکم دیا اور کہا کہ متاثرہ خاندان کا سب سے چھوٹا بچہ جب تک 18 سال کی عمر تک نہ پہنچے اس خاندان کو پانچ ہزار روپے ماہانہ دیئے جائیں اس پر لاہور سے ایم پی اے حاجی اعجاز نے اجلاس میں مغلپورہ سے شہید کارکن شاہد کے خاندان کی کفالت کی ذمہ داری اٹھانے کا اعلان کیا۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاہور میں اپنے قیام کا آخری دن مقامی تنظیمی، عہدیداروں اور ایک روز قبل جیلوں سے رہا ہونے والے پارٹی کارکنوں کے ساتھ گزارا۔ ساڑھے آٹھ سال بعد لاہور کے کارکنوں کے ساتھ محترمہ بے نظیر بھٹو کی یہ پہلی ملاقات تھی جس میں 100 سے زائد عہدیدار اور کارکن شریک تھے۔ دو گھنٹے تک جاری رہنے والی اس میٹنگ میں بے نظیر بھٹو نے تقریباً آدھ گھنٹہ تک کارکنوں کو پارٹی پالیسی پر اعتماد میں لیا اور ڈیڑھ گھنٹہ کارکنوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کارکنوں کو بتایا کہ ہم نے بحالی جمہوریت کے لیے مشرف حکومت سے مذاکرات کئے لیکن اس ضمن میں

کئے گئے وعدے پورے نہ کئے گئے بلکہ اس کے برعکس جنرل مشرف نے ملک میں مارشل لاء لگا دیا جس کے باعث اب ہم نے اپنی پالیسی تبدیل کرلی ہے۔ جنرل مشرف، ان کی نگران حکومت اور موجودہ الیکشن کمیشن کے ہوتے ہوئے ملک میں منصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا منصفانہ انتخابات کیلئے دوسری جماعتوں سے ہم رابطے کر رہے ہیں لیکن مرکزی کردار پیپلز پارٹی کا ہی ہوگا۔ اپنے خیالات کے اظہار کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہاؤس کارکنوں کیلئے اوپن کر دیا اور کہا کہ لاہور کے صدر حاجی عزیز الرحمٰن چن میٹنگ کو ہولڈ کریں یہ جس کو فلور دیں گے وہی بولے گا۔ لاہور کے زونل عہدیداروں اور کارکنوں نے عمومی طور پر لاہور تنظیم کی کارکردگی کی تعریف کی۔ اس دوران بعض جذباتی اور دلچسپ مناظر بھی سامنے آئے۔ پارٹی کی بزرگ خاتون رہنما بیگم شمیم نیازی نے اپنے روایتی پرجوش انداز میں تقریر کرتے ہوئے جب اپنے جوان بیٹے کی موت کا ذکر کیا تو وہ رو پڑیں ۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس قربانیوں کی وہ ڈگری ہے جو کسی سیاسی جماعت کے پاس نہیں۔ اس پر ناہید خان آگے بڑھیں اور انہوں نے شمیم نیازی کے آنسو پونچھتے ہوئے اسے گلے لگالیا۔ شعبہ خواتین پنجاب کی جنرل سیکرٹری عظمٰی بخاری نے کہا کہ ہمیں مسلم لیگ (ن) کے ساتھ اپنی تمام غلط فہمیاں دور کر لینی چاہئیں۔ اس پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے قدرے تلخ لہجے میں کہا ہماری طرف سے تو کبھی کوئی غلط فہمی نہیں رہی۔ ہم نے تو کچھ نہیں کیا۔ غلط مقدمات قائم کرنے پر تو ان کے خواجہ آصف اور سیف الرحمان نے ہم سے معافی مانگی ہے۔ اشرف اعجاز گل نے کہا مونس الٰہی میرے حلقہ میں اقلیتوں کے ہر گھر میں پانچ پانچ ہزار روپے تقسیم کر رہا ہے اس طرح الیکشن میں پری پول دھاندلی شروع ہوگئی ہے اس پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ آپ یہ باتیں الیکشن کمیشن کو لکھ کر بھیجیں۔ حر بخاری نے کہا لاہور تنظیم کو مزید مضبوط کیا جائے۔ اس پر انہیں کہا گیا کہ آپ اپنی تجاویز لکھ کر دیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا میری نظر بندی کے دوران ڈیفنس کے مکینوں کو حکومتی رویے اور پولیس کے بے جا ناکوں کی وجہ سے جو پریشانی اٹھانا پڑی اس پر مجھے بہت دکھ ہوا۔ میں ان سے اظہار یکجہتی کرتی ہوں۔ میں جلد

دوبارہ لاہور آؤں گی اور ہم اہل لاہور کو ان کا امن وسکون واپس دلائیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گفتگو کے دوران نوابزادہ نصراللہ خاں کا بھی ذکر کیا اور ان کی خدمات پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ میٹنگ میں پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر، وائس چیئرمین سید یوسف رضا گیلانی، قاسم ضیاء، عزیز الرحمان چن، زکریا بٹ، اکبر خاں، اجمل ہاشمی، اسلم گل، حر بخاری، اشرف اعجاز گل، اسلم گڑا، رانا اشعر نثار، تنویر بٹ، ڈاکٹر زاہد نت، جوزی بٹ، اللہ نواز سیال، عارف خاں مانی پہلوان، حاجی اعجاز ایم پی اے، پیر ناظم حسین شاہ، حسنات شاہ، ندیم، بیگم بیلم حسنین، بیگم ثمینہ خالد گھرکی، فرزانہ راجہ، عظمیٰ بخاری، فائزہ ملک، مسز عرفان، ساجدہ میر، فرخندہ ملک، بیگم شمیم نیازی، فرح اعظم کے ارائیں، آمنہ زیدی، شبنم کلاشنکوف، نرگس خاں اور دیگر شریک ہوئے۔ پیپلز یوتھ پنجاب کے صدر میاں ایوب کی زیر قیادت نوجوانوں کے وفد نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے کھوسہ ہاؤس میں ملاقات کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس موقع پر پیپلز یوتھ کی کارکردگی کو سراہا اور کہا کہ پاکستان اور پیپلز پارٹی کا مستقبل نوجوانوں سے وابستہ ہے۔ پیپلز یوتھ کے نوجوان پارٹی کا ہراول دستہ ہیں ہم انہیں کسی صورت نظر انداز نہیں کر سکتے۔ وفد میں بابر سہیل بٹ، علی اکبر بوبی، وحید احمد، عامر سہیل بٹ، راؤ نعمان، رانا جواد، تیمور مغل، مجید منا اور دیگر بھی موجود تھے۔ پیپلز پارٹی علماء ونگ کے وفد سے گفتگو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ فرقہ وارانہ منافرت کے خاتمہ کیلئے اعتدال پسند علماء کرام کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ وفد کی قیادت علماء ونگ کے مرکزی رہنما علامہ رائے مزمل حسین کر رہے تھے۔ اس موقع پر سید یوسف رضا گیلانی، ناہید خاں، جہانگیر بدر، سجاد بخاری، قاسم ضیاء، عزیز الرحمان چن، زکریا بٹ، ذوالفقار مرزا اور پاکستان پیپلز پارٹی لاہور کے عہدیداروں اور لاہور سے پارٹی کے ٹکٹ ہولڈرز کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ علامہ رائے مزمل حسین نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو پاکستان پیپلز پارٹی علماء ونگ کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے علامہ رائے مزمل حسین کو ہدایت کی کہ وہ ڈپٹی کوآرڈینیٹر میجر (ر) انوار علوی کے ساتھ ملاقات کر کے پیپلز پارٹی علماء ونگ کو

مزید مضبوط اور متحرک کرنے کا لائحہ عمل تیار کریں۔

سینیٹر آصف زرداری کے پولیٹیکل سیکرٹری تنویر بٹ نے گزشتہ روز پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو سے کھوسہ ہاؤس میں ملاقات کی۔ اس موقع پر سینیٹر سردار لطیف کھوسہ نے محترمہ بےنظیر بھٹو کو بتایا کہ تنویر بٹ نے آصف زرداری کی آٹھ سالہ اسیری کے دوران بڑی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ تنویر بٹ نے کہا یہ میرا فریضہ تھا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے تنویر بٹ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ آپ جیسے کارکن پارٹی کا سرمایہ ہیں۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو لاہور میں ایک ہفتہ قیام کے بعد گزشتہ روز کراچی چلی گئیں۔ ایئرپورٹ پر پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر، قاسم ضیاء، عزیز الرحمٰن چن اور دوسرے پارٹی رہنماؤں نے انہیں رخصت کیا۔

18 نومبر 2007ء

پاکستان کی سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے امریکہ کے پاکستان میں ایمرجنسی ختم کرنے کے لیے جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کا خیر مقدم کیا ہے تاہم انہوں نے جنرل پرویز سے مذاکرات کا سلسلہ پھر شروع کرنے کے بارے میں سوال پر کہا کہ ہمیں پہلے امریکہ کے مطالبات پر جنرل مشرف کا ردعمل دیکھنا چاہیے اگر وہ ایمرجنسی اور وردی والے مطالبات پورے کرتے ہیں تو پھر منصفانہ الیکشن کے حوالے سے بھی دیکھنا ہوگا۔ انہوں نے ایک امریکی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگرو پونٹے نے اچھا کیا کہ پرویز مشرف پر الیکشن سے پہلے ایمرجنسی ختم کرنے اور وردی اتارنے پر زور دیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ قوم صدر کے فوج سے ریٹائرمنٹ کی ایک تاریخ کا انتظار کر رہی ہے کیونکہ انہوں نے 15 نومبر والا وعدہ بھی پورا نہیں کیا۔ علاوہ ازیں محترمہ بے نظیر بھٹو نے قبائلی علاقے کے مرحوم صحافی حیات اللہ کی بیوہ کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس قتل کی جامع تحقیقات کروا کے ذمہ داروں کو گرفتار کیا جائے۔ حیات اللہ کی بیوہ کو میر علی میں کل رات ان کے گھر میں بم دھماکہ کر کے جاں بحق کر دیا گیا۔ ایک بیان میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حیات اللہ کی بیوہ اپنے شوہر کے قاتلوں کو بے نقاب کرنے کی کوششیں کر رہی تھیں اور اس سلسلے میں انہیں دھمکیاں دی گئی تھیں کہ وہ اپنے شوہر کے قاتلوں کا پیچھا چھوڑ دیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ صرف غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات ہی کے ذریعے اس قتل کے ذمہ داروں کو پکڑا جا سکتا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حیات اللہ کی بیوہ کی

روح کے ایصال ثواب اور غمزدہ خاندان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔ دریں اثناء محترمہ بے نظیر بھٹو نے صحافی شعیب بھٹہ کی پراسرار گمشدگی کی مذمت کرتے ہوئے ان کی جلد رہائی اور ایجنسیوں کو قانون کے تحت لانے کا مطالبہ کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت کی جانب سے غلط پالیسیاں اختیار کرنے کے باعث پاراچنار میں فرقہ وارانہ جھڑپوں کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ لوگ مذہب کے نام پر ہلاک کئے جارہے ہیں جس سے ہمارے مذہب کا نام بدنام ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی تمام توانائیاں اور وقت جمہوریت پسندوں سے لڑنے میں صرف کر رہی ہے اور اس کے پاس عسکریت پسندی، انتہا پسندی اور مذہبی فرقہ واریت سے نمٹنے کیلئے کوئی وقت نہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ ان کے پیپلز پارٹی اور اے آر ڈی کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں تاکہ ملک میں جمہوریت کو بچایا جاسکے اور ملک میں دوبارہ امن قائم کیا جاسکے۔

پیپلز پارٹی جہلم کے ضلعی صدر چودھری سہیل ظفر کی قیادت میں سینکڑوں کارکنوں نے جی ٹی روڈ پر مظاہرہ کیا اور ٹائر جلا کر جی ٹی روڈ بلاک کردی۔ مقامی پولیس نے چودھری سہیل ظفر، صدر شعبہ خواتین پی پی پی ضلع جہلم راحیلہ مہدی، چودھری منیر اور درجنوں دیگر کارکنوں کو گرفتار کرلیا جس پر زیر دفعہ 16 ایم پی او اور انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں امیدوار برائے قومی اسمبلی حلقہ این اے 63 علی الزمان جنجوعہ، امیدوار برائے حلقہ پی پی 25 چودھری سعید آف مونن اور پی پی پی کے ضلعی سیکرٹری جنرل میاں عبدالرشید اور سٹی صدر پی پی جہلم جاوید قریشی بھی شامل ہیں۔ ملتان میں پیپلز پارٹی صوبائی حلقہ 194 کے زیر اہتمام چوک دولت گیٹ پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے کی قیادت ریاض رضا، عظیم سعید، ناصر چوہان اور اکبر عاربی نے کی۔ اسلام آباد میں پی پی کے رہنما شبیر بابر نے دیگر پارٹی ورکروں کے ساتھ مل کر آبپارہ چوک میں ٹائر جلا کر سڑک کو بلاک کر دیا اور نعرہ بازی کی۔ پولیس نے پیپلز پارٹی کے گرفتار رہنماؤں اور کارکنوں کو راولپنڈی میں ڈیوٹی مجسٹریٹ کے سامنے ہتھکڑیاں لگا کر پیش کیا۔ ان رہنماؤں

میں سابق سینیٹر ملک حاکمین خان، عاطف کیانی، راشد نسیم عباسی، محمد انور، جعفر شاہ، بابو ادریس، ملک شیر احمد، اشفاق قاضی، ریاست عباسی اور گلفر از اعوان شامل تھے۔ بعد میں ان لوگوں کو اڈیالہ جیل بھیج دیا گیا۔ اس سے قبل پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرینز کے سیکرٹری جنرل راجہ پرویز اشرف، زمرد خان، سردار خان اور سردار شعیب ممتاز کو رہا کر دیا گیا۔ ان لیڈروں، عہدیداروں اور پارٹی کارکنوں کو ہفتہ کے روز گرفتار کرلیا گیا تھا۔ صوبہ سرحد میں بھی پارٹی کے لیڈروں، عہدیداروں اور کارکنوں کو مستقل جیل میں رکھا گیا ہے۔ ان لوگوں کو 9 اور 10 نومبر کو گرفتار کیا گیا تھا جن میں رحیم داد خان، ارباب عالمگیر، فرید طوفان، اسرار خان، بہرام داد تنگی، صمد خان، عطاء اللہ خان اور دیگر درجنوں کارکن شامل ہیں۔ گرفتار شدہ کارکنوں کو ڈیرہ اسماعیل خان اور ہری پور کی جیلوں میں رکھا گیا ہے۔ فیصل آباد میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور رہنماؤں کو 16 ایم پی او کے تحت گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ جیل بھیج دیا گیا ہے جن میں راجہ ریاض، رانا آفتاب خان، جہانزیب گل، ظفر اقبال اور بشیر احمد شامل ہیں۔

19 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی سربراہ و سابق وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عام انتخابات میں بڑے پیمانے پر دھاندلی کرنے کے منصوبے کے شواہد موجود ہیں۔ جنرل پرویز کے ساتھ بات چیت پرانے ٹریک پر نہیں ہوسکتی ہے۔ انہوں نے وردی اُتار کر شفاف انتخابات کرانے کے حوالے سے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ آئین کی بحالی کے بعد سپریم کورٹ میں ان کی اہلیت کے حوالے سے دوبارہ مقدمہ دائر کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے پاس الیکشن میں حصہ لینے یا بائیکاٹ کرنے کے تمام آپشنز موجود ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیر کو بلاول ہاؤس میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کی ملاقات کے بعد ان کی موجودگی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ عام انتخابات میں بڑے پیمانے پر دھاندلی کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے اس کا نوٹس لیا جانا چاہیے۔ دھاندلی کا ایک منصوبہ بیلٹ پیپرز کی منتقلی کے دوران ہوگا اور منصوبے کے مطابق مطلوبہ امیدواروں کو اضافی ووٹ ڈلوا کر کامیاب کرایا جائے گا۔ ہم اس ساری صورتحال پر غور کررہے ہیں۔ صدر کی اہلیت کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ توقع کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے ججوں پر اعتماد نہیں تھا۔ اس لیے امین فہیم نے درخواست واپس لی۔ آئین کی بحالی کے بعد صدر کی اہلیت کے معاملے کو پھر سپریم کورٹ میں اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سفیر پر ہم نے واضح کردیا ہے کہ صدر مشرف سے گزشتہ

ٹریک پر مذاکرات میں ہم واپس نہیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عدالتیں آئینی نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے فیصلے آئین کے مطابق ہو سکتے ہیں۔ سابق وزیراعظم نے مزید کہا کہ ایمرجنسی لگا کر شفاف انتخابات کا انعقاد ناممکن ہے اور اسی وجہ سے ہم اپنی پارٹی کے رہنماؤں سمیت دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ انتخابات کے بائیکاٹ کا سوچ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک کو فلاحی ریاست بنانے کے خواہاں ہیں اور ہم اس کیلئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ انتخابات کے بائیکاٹ کے حوالے سے حتمی فیصلہ آئندہ چند دنوں میں کرلیا جائے گا۔ تاہم ہم بائیکاٹ کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر بھی غور کر رہے ہیں۔ ملاقات 82 منٹ تک جاری رہی جس کے بعد امریکی سفیر نے بتایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور صدر مشرف کے درمیان جاری مذاکرات کا عمل آگے بڑھے۔ دریں اثناء پیپلز پارٹی کی سربراہ نے کراچی میں نجی ٹی وی چینلز کے دفاتر کا دورہ اور نشریات کی بندش کے خلاف لگائے گئے صحافیوں کے احتجاجی کیمپ میں شریک ہوئیں۔ انہوں نے ایک چینل کے صدر سے ملاقات کی اور مختلف شعبوں میں جا کر عملے سے ملاقات کی۔ اس موقع پر بات چیت کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ میڈیا پر پابندی سے شفاف انتخابات کا انعقاد ممکن نہیں۔ میڈیا پر عائد پابندی اور پیمرا ترمیمی آرڈیننس قابل مذمت ہیں۔ یہ پابندی حقیقی جمہوریت کے قیام کی جدوجہد اور عوام کی آواز دبانے کی کوشش ہے جس سے جمہوری جدوجہد کو نقصان پہنچے گا۔ صحافیوں کے احتجاجی کیمپ میں گفتگو کرتے ہوئے سابق وزیراعظم نے کہا کہ سپریم کورٹ کی جانب سے صدر کی اہلیت کے خلاف دائر بیشتر آئینی درخواستیں مسترد کرنے کا اقدام غیر متوقع نہیں تھا۔ مخدوم امین فہیم کے درخواست واپس لینے سے یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ شاید پیپلز پارٹی اور صدر مشرف کے درمیان پھر ڈیل ہوگئی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے سپریم کورٹ کے ججوں پر اعتماد نہیں کرتے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو دباؤ میں لانے کی کوششیں انتہائی افسوسناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں نے

آزادی صحافت کیلئے جو قربانیاں دی ہیں میں اس پر ان کو سلام پیش کرتی ہوں۔ دوسرے نجی چینل کے دورہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پریس کی آزادی ضروری ہے۔ میڈیا پر پابندیوں سے ملک بدنام ہو رہا ہے۔ پیپلز پارٹی نے اپنے دور حکومت میں میڈیا کی آزادی کا احترام کیا جمہوریت اور ملک کی خاطر ان کے شوہر آصف علی زرداری نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے خون کا نذرانہ پیش کیا۔ انہوں نے امریکی سفیر سے ملاقات کے بارے میں کہا کہ امریکہ چاہتا ہے کہ پاکستان میں اعتدال پسند قوتیں متحد ہو کر ملک میں جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے کام کریں۔ میری اب تک پاکستان واپسی کے بعد صدر مشرف سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔ اس طرح کی اطلاعات ڈس انفارمیشن کا حصہ ہیں۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو جیو ٹی وی نیٹ ورک کے دفاتر کے دورے کے موقع پر اس وقت حیران رہ گئیں جب اچانک ان کی ملاقات جیو نیوز کے پروگرام ''ہم سب اُمید سے ہیں'' میں جنرل پرویز مشرف کی پیروڈی کرنے والے وسیم انصاری سے ہوئی، انہیں دیکھ کر ان کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی آئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ جنرل پرویز مشرف کے رشتہ دار ہیں؟ وسیم انصاری نے کہا کہ نہیں ایسا نہیں ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ آپ کی شکل جنرل مشرف سے کافی ملتی ہے، اب آپ کا پروگرام بند ہو گیا ہے اور آپ بے روزگار ہو گئے ہیں، اب کیا کریں گے؟ وسیم انصاری نے کہا کہ اللہ مالک ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی نے سابق وزیراعظم شوکت عزیز، پاکستان مسلم لیگ (ق) کے صدر، پاکستان مسلم لیگ (ق) کے سیکرٹری جنرل مشاہد حسین سید اور سابق وزیر اطلاعات سینیٹر محمد علی درانی کے خلاف بڑی رقومات خورد برد کرنے اور قومی خزانے کو کرپشن اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے ذریعے نقصان پہنچانے پر نیب میں ان کے خلاف ریفرنس دائر کر دیا۔ یہ ریفرنس پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے چودھری محمد اسلم ایڈووکیٹ نے دائر کیا۔ پی پی

پی کی جانب سے جاری پریس ریلیز کے مطابق ریفرنس میں کہا گیا ہے کہ یہ تمام افراد محترمہ بےنظیر بھٹو اور پاکستان پیپلز پارٹی کے کٹر مخالفین ہیں اور جب سے ان لوگوں نے اقتدار سنبھالا تھا اسی وقت سے محترمہ بےنظیر بھٹو کی کردارکشی کے لیے ہر غیر قانونی، غیر اخلاقی اور غیر آئینی طریقہ استعمال کرتے رہے ہیں۔ حال ہی میں ان لوگوں نے بے بنیاد اور ہتک آمیز اشتہارات چھپوائے اور اس کے لیے حکومتی فنڈ استعمال کئے گئے جو کہ نیب آرڈیننس 1999ء کے تحت ایک قابل سزا جرم ہے۔ ریفرنس میں کہا گیا ہے کہ حقائق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان اشخاص نے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا جو کہ نیب آرڈیننس کے سیکشن 9 کے تحت قابل گرفت اور سیکشن 10 کے تحت یہ جرم قابل سزا ہے۔ ریفرنس میں استدعا کی گئی ہے کہ ان اشخاص کے خلاف مقدمہ عدالت میں چلایا جائے۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے سوموار کے روز کراچی کے اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران ملکی سیاسی صورتحال پر بات چیت کی گئی۔

20 نومبر 2007ء

سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عام انتخابات میں حصہ لینے یا نہ لینے کا فیصلہ پارٹی رہنماؤں کی رائے کی روشنی میں آئندہ 48 گھنٹوں میں کیا جائے گا۔ جنرل پرویز مشرف اگر وردی اتار دیں اور آزاد الیکشن کمیشن سمیت دیگر مطالبات بھی پورے کریں تو ہم اس عمل کو خوش آمدید کہیں گے۔ حکومت نے دھاندلی کا منصوبہ تیار کرلیا۔ جنرل پرویز مشرف اگر سعودی عرب میں میاں نواز شریف سے ملاقات کرتے ہیں تو ہم اس عمل کو بھی خوش آمدید کہیں گے۔ وہ منگل کی شب پیپلز پارٹی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس کے بعد بلاول ہاؤس میں پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ اس موقع پر پارٹی کے سینئر وائس چیئرمین مخدوم امین فہیم، وائس چیئرمین یوسف رضا گیلانی، محترمہ بے نظیر بھٹو کے معتمد خاص رحمٰن ملک، مرکزی جنرل سیکرٹری جہانگیر بدر، ناہید خان، پی پی پنجاب کے صدر شاہ محمود قریشی، سندھ کے صدر سید قائم علی شاہ، بلوچستان کے صدر لشکر رئیسانی، مرکزی سیکرٹری اطلاعات شیری رحمٰن، صوبائی سیکرٹری اطلاعات فہمیدہ مرزا، آفتاب شعبان میرانی، سینیٹر سجاد بخاری، نفیس احمد صدیقی، سینیٹر صفدر عباسی، آغا سراج درانی و دیگر بھی موجود تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سرکاری اہلکاروں سے اپیل کی کہ وہ حکمرانوں کی غیر قانونی ہدایات پر عمل نہ کریں بعض محب وطن سرکاری اہلکاروں نے ہمیں بتایا ہے کہ انتخابات میں دھاندلی کا بہت بڑا منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے تحت ہر قومی اسمبلی کی نشست پر اپنے امیدوار کو 25000 بیلٹ پیپرز دیئے جائیں گے مسلم لیگ (ق) کے 108 ارکان کو

پنجاب میں بیلٹ پیپرز دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ہم اس معاملے کو الیکشن کمیشن کے سامنے لائیں گے۔ انہوں نے کہا جمہوریت پسند قوتیں مل کر ملک کو بچائیں۔ اس سلسلے میں میں تمام سیاسی جماعتوں سے رابطہ کر رہی ہوں تا کہ مشترکہ ہدف حاصل کیا جا سکے۔ پی پی پی جمہوری جدوجہد کو جاری رکھے گی۔ یہ ایک جماعت کی جدوجہد نہیں بلکہ پورے ملک کی جدوجہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مطالبہ تھا کہ انتخابات سے قبل مقامی حکومتیں ختم کی جائیں۔ ووٹر لسٹیں درست کی جائیں جعلی اور بھوت پولنگ سٹیشن قائم نہ کیے جائیں، غیر جانبدارانہ الیکشن کمیشن بنایا جائے، ہمارے یہ مطالبات پورے نہیں کیے گئے ایک آمر کی حکومت یہ مطالبات تسلیم نہیں کر سکتی کہ آزاد عدلیہ ہو اس لیے چیف جسٹس کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی طاقت عوام ہیں موجودہ صورتحال میں ملک اور عوام کو خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام میں انقلاب کی تحریک شروع ہو چکی ہے میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ عوامی انقلاب میں ہمارا ساتھ دیں۔ عوامی انقلاب سے آمر حکمران گھبرا رہے ہیں اور وہ اس انقلاب کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر انقلاب اب نہیں رکے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر باہر نکلتی ہوں بہادر لوگ موت سے نہیں ڈرتے سچ کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ایک افسوس ناک دن ہے۔ جب دو سو سے زائد صحافیوں کو گرفتار کیا گیا اور چار صحافیوں کو نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ اقدام آمروں کی وہ حکومت کرتی ہے جو عوام کا سامنا نہیں کر سکتی۔ عوام کو لاپتہ کرنا بین الاقوامی جرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مطالبہ کرتی ہوں کہ صحافیوں، وکلاء، سیاسی رہنماؤں، اسفند یار ولی، عمران خان، اختر مینگل اور سیاسی ورکرز کو رہا کیا جائے۔ چیف جسٹس سمیت دیگر ججز کی نظر بندیاں ختم کی جائیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جیو اور اے آر وائی پر سے پابندی فوراً ہٹائی جائے حکومت نے مالی نقصان پہنچانے کیلئے انٹرٹینمنٹ چینل پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ یہ بزدل حکومت عوام کی عدالت میں نہیں آنا چاہتی۔ ایک سوال کے جواب میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ میری آزادی این آر او کے تحت نہیں ہے اور میں گرفتاری یا مقدمات سے

گھبرانے والی نہیں ہوں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ہمارا ساتھ دیں تا کہ معاشی آزادی حاصل کرسکیں۔محترمہ بےنظیر بھٹو نے سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی میں منظور کی جانے والی 9 قراردادوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ قرارداد میں ایمرجنسی کے نفاذ کی سخت مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ایمرجنسی فوراً ختم کی جائے اور 1973ء کا آئین بحال کیا جائے۔تمام سیاسی ورکرز کی گرفتاری اور قتل سمیت عدلیہ پر حملہ فیڈریشن کے لیے خطرہ ہے اس سے ملک میں انار کی پھیلے گی، انتہا پسندی کو فروغ ملے گا، ایک قرارداد میں جنرل مشرف سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فی الفور آرمی چیف کا عہدہ چھوڑیں اور ملک میں آزاد الیکشن کمیشن کے ذریعے صاف شفاف الیکشن کروا کے اقتدار عوام کی منتخب حکومت کے حوالے کریں۔ ایک قرارداد میں موجودہ نگران سیٹ اپ کو بھی مسترد کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ سیٹ اَپ دراصل حکومت کے غیر آئینی اور غیر قانونی اقدامات کو تقویت دینے کے لیے بنایا گیا ہے۔قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ قبائلی علاقے میں امن و امان کے قیام کے لیے تمام موثر اقدامات کرے۔قرارداد میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ عوام کے چھینے گئے تمام حقوق بحال کئے جائیں اور میڈیا پر لگائی جانے والی قدغن کا خاتمہ کیا جائے۔انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ موجودہ صورتحال میں ملک کی یکجہتی کو خطرہ ہے ملک کو عوام کی طاقت کو منظم کر کے بچایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے ایک مزید سوال کے جواب میں کہا کہ میں سزاؤں اور ان عدالتوں سے نہیں ڈرتی یہ بے گناہوں کو سزا دیتی ہیں ذوالفقار علی بھٹو کو بھی غلط سزا دی گئی تھی۔انہوں نے کہا کہ پی پی پی نے جو تحریک شروع کی ہے وہ عوام کی تحریک ہے یہ روٹی، کپڑا اور مکان کی تحریک ہے یہ روزگار کی تحریک ہے۔ امریکی سفیر سے ملاقات کے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ امریکی سفیر سے میری تین ملاقاتیں ہوئی ہیں ایک ملاقات میں، میں نے انہیں سانحہ کارساز کے متعلق اعتماد میں لیا تھا اور ایک ملاقات ایمرجنسی کے متعلق تھی اور آخری ملاقات میں نیگرو پونٹے نے عوام کو بتا دیا ہے کہ ملاقات میں کیا بات ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے خلاف دائر پٹیشن اس لیے واپس لی گئی کہ پی

سی او کے تحت حلف لینے والی عدلیہ کے سامنے وکلاء نے بائیکاٹ کر رکھا ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کب تک چلے گا۔ انہوں نے کہا کہ میری کل نواز شریف سے بات ہوئی تھی نواز شریف نے جنرل مشرف سے سعودی عرب میں ملاقات کے حوالے سے مجھ سے بات نہیں کی۔ اس سوال کے جواب میں کہ جنرل مشرف سعودی عرب کیوں گے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ وہ خدا کے گھر میں دعا کرنے کے لیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ میں ہمارے تین لڑکے شہید ہوئے ہیں ہم نے ان کے لیے فاتحہ خوانی کی ہے۔ آفتاب شعبان میرانی کی اہلیہ کی وفات اور دیگر واقعات میں جاں بحق ہونے والے کارکنوں اور ان کے اہلخانہ کے لیے دعا کی گئی، سانحہ کارساز میں ہمارے 179 کارکنان شہید ہو چکے ہیں جن میں سے 20 ناقابل شناخت ہیں تاہم یہ ناقابل شناخت لاوارث نہیں یہ قائدعوام کے بیٹے ہیں ہم انہیں عزت واحترام کے ساتھ قائدعوام کے پہلو میں دفن کریں گے۔

21 نومبر 2007ء

سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ محترمہ بےنظیر بھٹو نے وفاقی دارالحکومت میں ریٹائرڈ جسٹس وجیہہ الدین اور معروف قانون دان اطہر من اللہ کی گرفتاری کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ عدالتوں کے جج قید ہیں تو شفاف انتخابات کیسے ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے برطانوی ہائی کمشنر اور ڈپٹی ہائی کمشنر سے ملاقات کے دوران کہا کہ ملک عدم استحکام کا شکار ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ برطانیہ ملک میں ایمرجنسی کے خاتمے اور جنرل پرویز کی ریٹائرمنٹ کیلئے سفارتی کوششوں میں اضافہ کرے۔ انہوں نے کراچی میں میڈیا پر پابندیوں اور ایمرجنسی کے خلاف ہونے والے پُرامن مظاہرہ میں شرکت کرنے والے صحافیوں پر پولیس کے وحشیانہ تشدد اور ان کی گرفتاریوں کی ایک مرتبہ پھر سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اسیر صحافیوں کی رہائی کی اصل وجہ ان میں پایا جانے والا مثالی اتحاد ہے جبکہ عوام کی طاقت بھی ان کے ساتھ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بلاول ہاؤس میں اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران کیا۔ انہوں نے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی کے 18 ہزار کارکنان کو گرفتار کیا گیا جن میں سے اب بھی ہزاروں جیلوں میں قید ہیں۔ سیاسی کارکنوں کے علاوہ ججوں، وکیلوں، صحافیوں اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو پکڑ پکڑ کے جیلوں میں قید کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے قومی سلامتی اور پاکستان کی وحدت کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسفند یار ولی، اختر مینگل، عمران خان اور حاصل

بزنجو سمیت تمام سیاسی قیدیوں بشمول سینئر ججوں، وکیلوں اور صحافیوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ نیا اور آزاد الیکشن کمیشن تشکیل دیا جائے اور موجودہ ناظمین کو فوری طور پر معطل کیا جائے۔ کیونکہ یہ الیکشن پر اثر انداز ہوں گے اور ایسی صورت میں آزاد، شفاف اور منصفانہ الیکشن کبھی بھی نہیں ہو سکتے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ سب کو الیکشن لڑنے کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں۔ پاکستان کے عوام بین الاقوامی برادری کے اس اقدام کو خوش آئند قرار دے رہے ہیں جو ممالک ماضی میں مارشل لا کی سو فیصد حمایت کرتے تھے، وہ اب جمہوریت کی حمایت کر رہے ہیں، وہ مشرف کو اپنا اتحادی تو کہتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ وہ یہ مطالبہ بھی کر رہے ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت بحال ہو اور اقتدار کی عوام کو منتقلی کیلئے آزادانہ، منصفانہ اور شفاف الیکشن کرائے جائیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو سے پاکستان میں متعین برطانوی ہائی کمشنر رابرٹ برکلے اور ڈپٹی ہائی کمشنر ہمیش ڈینیئل نے ملاقات کی جو تقریباً ایک گھنٹے جاری رہی۔ ملاقات میں ملک میں ایمرجنسی اور آئندہ عام انتخابات سمیت مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے برطانوی ہائی کمشنر سے کہا کہ پاکستان میں ایمرجنسی کے خاتمے، جنرل پرویز مشرف کے وردی اُتارنے، آزادانہ اور خود مختار الیکشن کمیشن کے قیام اور آزادانہ و منصفانہ انتخابات کے انعقاد میں برطانیہ اپنا کردار ادا کرے اور سفارتی طور پر مزید دباؤ بڑھائے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو سے ٹھٹھہ اور بدین کے رہنماؤں نے بھی ملاقات کی۔

22 نومبر 2007ء

بلوچستان نیشنل پارٹی کے وفد نے سابق ایم این اے رؤف مینگل کی قیادت میں محترمہ بےنظیر بھٹو سے ان کی رہائش گاہ بلاول ہاؤس پر ملاقات کی۔ وفد میں سابق ایم پی اے اکبر مینگل، ساجد ترین، جہانزیب بلوچ اور چنگیز لچکی بھی شامل تھے۔ بی این پی کے وفد نے پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو کو جمہوریت کی بحالی کی جدوجہد میں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ ملاقات میں سیاسی کارکنوں، ججوں، وکلاء، طلبہ اور صحافیوں کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے انہیں فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ملاقات میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مشترکہ پلیٹ فارم سے اپوزیشن کو جمہوری جدوجہد کیلئے متحرک کیا جائے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے رحمٰن ملک کو سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا رکن نامزد کر دیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے موجودہ حکمرانوں کی جانب سے صحافیوں پر، خاص کر کراچی، فیصل آباد اور کوئٹہ میں گزشتہ دو دنوں سے وحشیانہ اور غیر انسانی سلوک کرنے پر پارٹی کو ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ 23 نومبر بروز جمعہ ملک گیر مظاہروں کا انعقاد کرے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے صحافیوں پر طاقت کے ناجائز استعمال کی مذمت کرتے ہوئے اسے عدم برداشت پر مبنی رویہ قرار دیا اور پاکستان پیپلز پارٹی کو ہدایات

جاری کی ہیں کہ وہ صحافیوں سے یکجہتی کا اظہار کریں جن پر لاٹھی چارج اور تشدد آمیز اقدامات کیے گئے اور انہیں ملک بھر سے گرفتار کیا گیا تا کہ ذرائع ابلاغ اپنی زبان بند رکھیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی مرکزی سیکرٹری اطلاعات شیری رحمان نے کہا ہے کہ 23 نومبر کے دن پاکستان پیپلز پارٹی ملک کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں پریس کلب کے سامنے مظاہرہ کرے گی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کراچی سے اسلام آباد پہنچ گئیں۔ جہاں انہوں نے پارٹی کے پارلیمانی بورڈ کا اجلاس طلب کر لیا۔

سابق وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے امیدوار کاغذات نامزدگی جمع کرائیں لیکن اگر تمام سیاسی جماعتوں نے بائیکاٹ کیا تو ہمارے امیدوار کاغذات واپس لے لیں گے۔ ہمارے امیدوار احتجاج کے طور پر کاغذات جمع کرائیں گے کیونکہ اپوزیشن جماعتیں تا حال جنرل پرویز کے متبادل پر اتفاق نہیں کر سکی ہیں۔ انہوں نے اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ جنرل پرویز انتخابات کو چوری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہر حلقے میں لیگی امیدواروں کو ہزاروں ووٹوں کا تحفہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں فوجی آپریشن فوری روکا جائے اور عام معافی کا اعلان کیا جائے۔ یہ بات انہوں نے معمر بلوچ رہنما اور مری قبائل کے رہنما نواب خیر بخش مری سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ملکی یکجہتی کو خطرہ ہے۔ بلوچستان میں بہت ظلم ہو رہا ہے۔ بلوچستان اور دیگر علاقوں کے مسائل کا حل مذاکرات کے ذریعے تلاش کیا جائے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نواب خیر بخش مری کے صاحبزادے بالاچ مری کے ایک مسلح کارروائی میں جاں بحق ہونے کی اطلاع پر نواب خیر بخش مری سے ملاقات کے لیے ان کے داماد جاوید مینگل کی رہائش گاہ پہنچی تھیں۔ نواب خیر بخش مری نے کہا کہ ان کے نزدیک بالاچ زندہ ہے اور جب تک بالاچ مری کی لاش ان کے حوالے نہیں کر دی جاتی وہ کوئی تعزیت قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بنے ساٹھ سال

ہوئے ہیں جبکہ میرا اس زمین سے صدیوں پرانا تعلق ہے۔ میں اس زمین کا کیسے غدار ہو سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی کسی سے زبردستی نہیں کر سکتا نواب خیر بخش مری سے ملاقات کے بعد محترمہ بےنظیر بھٹو بزرگ سیاستدان شیر باز مزاری کے گھر گئیں اور ان سے نواب اکبر بگٹی کی تعزیت کی اور دعا کی۔ ایک بھارتی اخبار کو انٹرویو میں محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ جمہوریت کی بحالی، قانون اور آئین کی حکمرانی ہمارا فوری منصوبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں مزدوروں، کسانوں، بزرگ شہریوں اور مڈل کلاس لوگوں کو ایسی حکومت کی ضرورت ہے جو کہ ان کیلئے فلاح و بہبود کا نظام لانے کیلئے پُرعزم ہو۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان میں امن جمہوریت سے منسلک ہے۔ جمہوریت کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ عالمی برادری پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کیلئے اپنا کردار ادا کرے گی اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ عالمی برادری ہمارے بحالی جمہوریت کی جدوجہد کیلئے حمایت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے لیے سب سے بڑا نوبل انعام یہ ہے کہ جنوبی ایشیاء کے تمام لوگوں کے دلوں میں اپنے لیے محبت اور احترام کا جذبہ پیدا کرسکوں۔ 20 نومبر کو کراچی میں محترمہ بےنظیر بھٹو کی صدارت میں ہونے والے مجلس عاملہ کے اجلاس میں اراکین نے کہا کہ انتخابات شفاف نہیں ہو سکتے کیونکہ ایمرجنسی نافذ ہے۔ ابھی تک آرمی چیف اور صدر کے عہدے علیحدہ نہیں ہوئے، آزاد الیکشن کمیشن قائم نہیں ہوا، ناظمین ابھی تک قائم ہیں جن کے پاس پولیس اور پیسے کی طاقت ہے، میڈیا پر پابندی ہے اور وکیل اور جج قید ہیں۔

دولت مشترکہ نے آئین اور جمہوریت کی بحالی تک پاکستان کی رکنیت معطل کر دی ہے۔ یہ بات دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل ڈان میکنن نے صحافیوں کو بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ وزراء خارجہ کی کمیٹی نے پاکستان میں ایمرجنسی کے نفاذ، آئین کی معطلی اور ملک کے جمہوریت کی راہ سے ہٹنے پر کارروائی کرتے ہوئے رکنیت معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اجلاس میں دولت مشترکہ کے 53 ممالک کے 51 وزرائے خارجہ شریک تھے جب کہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے اجلاس میں شرکت نہیں کی۔ اجلاس کے ایجنڈے میں سب سے اہم معاملہ پاکستان کی موجودہ سیاسی صورتحال پر غور تھا۔ پاکستان کو یہ بھی آگاہ کیا گیا ہے کہ آئندہ سال جنوری میں جب ملک میں عام انتخابات ہو چکے ہوں گے تو دولت مشترکہ کے وزارتی ایکشن گروپ کا اجلاس دوبارہ طلب کیا جائے گا جس میں پاکستان کے تمام تر حالات کا جائزہ لے کر رکنیت کی معطلی کے فیصلے پر نظر ثانی کی جائے گی۔

23 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی نے سندھ سے قومی اور صوبائی اسمبلی کی خواتین اور اقلیتی نشستوں کیلئے امیدواروں کی فہرست جاری کر دی جس میں محترمہ بےنظیر بھٹو سرفہرست ہیں۔ جبکہ لاہور کے زیرالتوا حلقوں کے امیدواروں کو بھی فائنل کر دیا گیا۔ سندھ سے قومی اسمبلی میں خواتین کیلئے مخصوص نشستوں پر پارٹی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو، ڈاکٹر عذرا افضل، شیری رحمٰن، فوزیہ وہاب، شازیہ مری، نفیسہ شاہ، فرح ناز اصفہانی، روبینہ قائم خانی، مہرین بھٹو، رقیہ سومرو اور ثریا جتوئی امیدوار ہوں گی۔ سندھ اسمبلی میں خواتین کیلئے مخصوص نشستوں پر شگفتہ جمانی، شمع مٹھانی، حمیرہ علوانی، فرزانہ بلوچ، فرح ناز اصفہانی، شازیہ مری، فرحین اور مہرین بھٹو سمیت بیس خواتین امیدوار حصہ لیں گی۔ فہرست کے مطابق سندھ سے اقلیتوں کیلئے قومی اسمبلی کی مخصوص نشستوں پر انتخابات لڑنے والے امیدواروں میں شہباز بھٹی، رمیش لال، ڈاکٹر مہیش ملانی، ڈاکٹر گھٹومل جیون اور پہلاج مل اور سندھ اسمبلی میں اقلیتوں کیلئے مخصوص نشستوں پر انتخاب لڑنے والے امیدواروں میں ڈاکٹر موہن لال، پتمبر شہوانی، لال چندولہ گنگا رام، مکیش کمار، سلیم کھوکھر، اشوک جیت ملانی، لال چند عرف مالی اور دیگر شامل ہیں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو کی صدارت میں اسلام آباد میں ہونے والے اجلاس میں این اے 128 سے کرامت کھوکھر اور این اے 129 سے طارق شبیر میو کو ٹکٹ جاری کیا گیا۔ صوبائی حلقہ پی پی 159 سے فاروق گھرکی، پی پی 160 سے امجد جٹ، پی پی 161 سے کرنل (ر) رانا طارق اور پی پی 142 سے فیصل عباس گجر کو ٹکٹ دے دیا گیا ہے۔ حلقہ این اے 119 میں پارٹی ضلعی

سیکرٹری اطلاعات زکریا بٹ جبکہ جہانگیر بدر این اے 120 سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ این اے 95 گوجرانوالہ میں ذیشان الیاس، این اے 96 میں خواجہ صالح، این اے97 ڈاکٹر ظفر چودھری، این اے 98 امتیاز صفدر وڑائچ، این اے 99 چودھری عبداللہ ورک، این اے 100 بریگیڈیئر (ر) طارق یعقوب، این اے 101 عاصمہ شاہ نواز چیمہ امیدوار ہوں گے۔ صوبائی حلقہ 91 میں رانا فیصل رؤف، پی پی 92 لالہ شکیل الرحمان، پی پی 93 طارق گجر، پی پی 94 چودھری طارق علی، پی پی 95 سعود ڈار، پی پی 96 شبیر مہر، پی پی 98 ارقم خان، پی پی 99 ناصر سندھو، پی پی 101 زوہیر ضیاء منج، پی پی 102 سرفراز چٹھہ، پی پی 103 زیرغور، پی پی 104 اعجاز سماں امیدوار ہوں گے۔ پی پی 100 کامونکی میں ذوالفقار بھنڈر اور پی پی 103 وزیرآباد میں عثمان طالب چٹھہ امیدوار ہوں گے ضلع گجرات سے این اے 104 گجرات ون میں نوابزادہ غضنفر علی گل، این اے 105 گجرات میں چودھری احمد مختار، این اے 106 گجرات سے چودھری قمر زمان کائرہ جبکہ این اے 107 گجرات سے چودھری ضیاء محی الدین امیدوار ہوں گے۔ ضلع گجرات میں صوبائی اسمبلی کی 8 نشستوں میں سے سات پر پیپلز پارٹی نے اپنے امیدواروں کا اعلان کر دیا۔ صوبائی حلقہ پی پی 108 میں سابق ایم پی اے نوابزادہ مظفر علی خاں، پی پی 109 میں میجر (ر) معین نواز پی پی 110 میں چودھری ناصر سماں، پی پی 111 مین چودھری احمد مختار، پی پی 112 چودھری تنویر اشرف کائرہ، پی پی 114 نعیم اسلم دھوریہ جبکہ پی پی 115 میں وقاص اعجاز کو پارٹی ٹکٹ دیئے ہیں۔ این اے 138 میں چودھری وقار حاکم علی حلقہ صوبائی اسمبلی، پی پی 175 میں طیب حسین رضوی، پی پی 176 میں ملک اختر حسین نول، این اے 139 میں چودھری منظور احمد ایڈووکیٹ، پی پی 177 میں سید مظفر حسن شاہ کاظمی، پی پی 178 میں سردار محمد حسین ڈوگر، پی پی 184 میں ہمایوں مجید کا نام فائنل کیا گیا ہے اور اگر انہوں نے کاغذات نامزدگی جمع نہ کروائے تو ان کی جگہ پر رحمت اللہ ڈوگر یا حامد نذیر امیدوار ہوں گے۔ پیپلز پارٹی نے جمعہ کو پنجاب اور سرحد کی مختلف ڈویژنوں کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے اپنے امیدواروں کے ناموں کو حتمی شکل دے دی ہے اور انہیں

محترمہ بے نظیر بھٹو نے پارٹی ٹکٹ جاری کرنے کی بھی منظوری دے دی ہے پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس جمعہ کو رات گئے تک چیئرپرسن پیپلز پارٹی محترمہ بے نظیر بھٹو کی صدارت میں ناہید خان کی رہائش گاہ پر جاری رہا۔ اجلاس میں صوبہ سرحد اور پنجاب سے پیپلز پارٹی کے آئندہ عام انتخابات کیلئے امیدواروں کے ناموں پر غور کیا گیا اور اکثر ڈویژنوں سے امیدواروں کو حتمی شکل دی گئی جو کہ جنوری 2008ء میں ہونے والے عام انتخابات میں حصہ لیں گے محترمہ بے نظیر بھٹو کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جو امیدواران 2002ء کے انتخابات میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں کامیابی حاصل کر کے آئے تھے انہیں دوبارہ ٹکٹ جاری کئے جائیں گے اور وہ اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرانے کا سلسلہ ہفتہ سے شروع کر دیں گے۔ شیخوپورہ سے این اے 131 چوہدری مشتاق گجر، این اے 132 غیور عباس بخاری، این اے 133 ملک مشتاق اعوان، این اے 134 اور این اے 135 کے 2 ٹکٹ سابق صوبائی وزیر جنگلات رائے اعجاز احمد خان کو دیئے گئے ہیں۔ ان 2 میں ایک حلقہ این اے 134 میں رائے اعجاز احمد خان کی بھتیجی نورالعین رائے کے الیکشن لڑنے کا امکان ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی نے پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی منظوری سے سندھ میں پیپلز پارٹی کے قومی وصوبائی اسمبلی کے امیدواروں اور ان کے متبادلان کی فہرست جاری کی ہے۔ این اے 204 لاڑکانہ ون محترمہ بے نظیر بھٹو امیدوار جبکہ محمد انور بھٹو اور عزیز اللہ ابڑو متبادل اور این اے 207 لاڑکانہ IV محترمہ بے نظیر بھٹو امیدوار جبکہ شاہد حسین بھٹو متبادل امیدوار ہوں گے۔

24 نومبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کی جانب سے پاکستان کی رکنیت معطل کرنے سے ظاہر ہو گیا کہ ایک مرتبہ پھر مشرف حکومت میں پاکستان بین الاقوامی برادری میں تنہا ہو گیا ہے اور ملک اور عوام کے مفادات کو نقصان پہنچا ہے۔ ایک بیان میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ دولت مشترکہ کی رکنیت معطل ہونا ظاہر کرتا ہے کہ ملک میں جمہوری قوتوں کی تشویش سے بین الاقوامی برادری اتفاق کرتی ہے۔ سابق وزیراعظم نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ آمریت کو مضبوط کرنے کی پالیسیاں فوری طور پر واپس لے تاکہ پاکستان کی تنہائی ختم ہو سکے۔ ایک چھوٹے سے ٹولے نے ملک پر حکومت کرنے کیلئے پالیسیاں بنائی ہیں جس سے 16 کروڑ عوام کی فلاح و بہبود متاثر ہو رہی ہے۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی زیرصدارت مرکزی رہنماؤں کا اجلاس ہفتہ کو دوسرے دن بھی جاری رہا جس میں چاروں صوبوں سے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کے ناموں کو حتمی شکل دینے کا سلسلہ جاری رہا اور کئی امیدواروں کو ہفتہ کو ٹکٹ جاری کرنے کی منظوری دے دی گئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو قومی اسمبلی کی دو عام نشستوں کے علاوہ خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھی انتخاب لڑیں گی جن امیدواروں کے نام قومی اسمبلی کی عام نشستوں کیلئے ہفتہ کو فائنل کئے گئے ان میں اسلام الدین شیخ، پیر آفتاب حسین شاہ

جیلانی، اعجاز حسین جگرانی، بیرسٹر اعتزاز احسن، سید امیر علی شاہ، عذرا فضل، پیر فضل علی شاہ جیلانی، ڈاکٹر فہمیدہ مرزا، ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان، غلام علی نظامانی، غلام مرتضیٰ ستی، غلام مصطفیٰ شاہ، ہزار خان بجارانی، امتیاز صفدر وڑائچ، خورشید احمد شاہ، لیاقت علی ڈوگر، چوہدری منظور احمد، منظور حسین وسان، امین فہیم، نواب یوسف تالپور، نبیل احمد گبول، نوید قمر، نیئر بخاری، راجہ پرویز اشرف، قمر زمان کائرہ، رفیق جمالی، ثمینہ خالد گھرکی، شاہ محمود قریشی، شیر ایم بلوچ، تسنیم احمد قریشی، ظفر علی شاہ، زمرد خان، ذوالفقار علی گوندل، فرخ پرویز اشرف، عامر فدا پراچہ اور سردار شوکت حیات شامل ہیں۔ وقائع نگار خصوصی کے مطابق پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے لیے خواتین کی مخصوص نشستوں کے لیے امیدواروں کی فہرست فائنل کرلی ہے جو آج الیکشن کمیشن میں داخل کر دی جائیں گی۔ قومی اسمبلی کے لیے پنجاب سے جن خواتین کے نام ترجیحی فہرست میں شامل کیے گئے ہیں ان میں ناہید خاں، رخسانہ بنگش، شہناز وزیر علی، بیگم بیلم حسنین، مہرین انور راجہ، پلوشہ بہرام، فرزانہ راجہ، آمنہ بھٹہ، مسز خالد کھرل، یاسمین رحمان، شکیلہ رشید، بیگم نگہت غلام عباس، بیگم قیوم نظامی، فوزیہ مجیب اور نسیم چوہدری کو ٹکٹ جاری کیے گئے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کے لیے ساجدہ میر، بیگم صغیرہ اسلام، جسٹس (ر) فخر النساء کھوکھر، نشاط افزا، طلعت یعقوب یا نائلہ سرور، فرخندہ ملک، بیگم عرفان، نیلم اعوان، ناصرہ شوکت، ارشاد بیگم، فائزہ ملک، عظمیٰ بخاری، ارم زیب اعوان، گلشن رانی، آمنہ زیدی، نرگس اعوان، نرگس خاں، معظمہ حسنین، بشریٰ نقوی، بیگم اکرم حیات، شبنم وسیم، بیگم صبیحہ، سمیرا خاں، نصرت سراج، مسز ہادی، کیتھرین، نجمی سلیم کے نام شامل ہیں۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے موصول ہونے والی تمام درخواستوں کو سامنے رکھ کر خود فیصلے کیے اس سلسلہ میں شعبہ خواتین کی صوبائی صدر بیگم حسنین نے ان کی معاونت کی۔ پنجاب اسمبلی میں ثمینہ نوید، میمونہ نبیل سمیت متعدد سابق ایم پی ایز کو دوبارہ ٹکٹ نہیں دیئے گئے جبکہ جنوبی پنجاب کے علاقوں ملتان، ڈیرہ غازی خاں، لیہ، بہاولپور

کے علاوہ سرگودھا، سیالکوٹ کے اضلاع سے پارٹی کی عہدیدار خواتین کو ترجیحی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

صدر جنرل پرویز مشرف کے قریبی دوست اور کرکٹ بورڈ کے سابق چیئرمین جنرل (ر) توقیر ضیاء نے پیپلز پارٹی کے ٹکٹ کے لیے درخواست دے دی۔

25 نومبر 2007ء

سات سالہ جلاوطنی کے بعد مسلم لیگ ن کے قائد میاں نواز شریف اور صدر شہباز شریف گزشتہ روز اپنے دیگر اہل خانہ کے ہمراہ سعودی بادشاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے خصوصی طیارے میں جدہ سے 6.30 بجے لاہور پہنچ گئے علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ان کا استقبال مسلم لیگ ن کے رہنماؤں راجہ ظفرالحق، جاوید ہاشمی، اقبال ظفر جھگڑا، سردار ذوالفقار کھوسہ، خواجہ سعد رفیق، پرویز ملک، چودھری نثار احمد سندھ پنجاب سرحد کے مسلم لیگی صوبائی صدور کے علاوہ سردار ایاز صادق، میاں مرغوب احمد، زعیم حسین قادری پارٹی عہدیداروں اور ہزاروں کارکنوں نے کیا۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف کی پاکستان آمد فوجی مفاہمتی آرڈیننس کا نتیجہ ہے میری اور حکومت کے درمیان جو بات ہوئی تھی اس کے نتیجہ میں میاں نواز شریف کی آمد ایک مثبت قدم ہے۔ نواز شریف کی واپسی سے ملک میں سیاسی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا۔ ہم ان کی واپسی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے اتوار کو صوبائی الیکشن کمیشن میں اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرانے کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اے پی ڈی ایم نے انتخابات کے بائیکاٹ کی کال دی ہے دیکھنا ہے کہ آئندہ کیا فیصلہ آتا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی میدان خالی چھوڑنے کے حق میں نہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز لیگ سمیت جس نے بھی رابطہ کیا اس سے سیٹ ایڈجسٹمنٹ کی جائے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے

کہا کہ ایم کیو ایم اپنے علاقوں میں جیتتی ہے اس لیے اس کے ساتھ ایڈجسٹمنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سندھ سے قومی اسمبلی میں خواتین کی مخصوص نشستوں پر کاغذات جمع کرائے وہ جلوس کی شکل میں صوبائی الیکشن کمیشن کے دفتر پہنچیں ان کے ہمراہ پیپلز پارٹی کے رہنما سید قائم علی شاہ، ناہید خان، شیری رحمٰن، صفدر عباسی، فہمیدہ مرزا، وقار مہدی، رفیق انجینئر، نفیسہ شاہ، نبیل گبول، سعید غنی اور کارکنوں کی بڑی تعداد موجود تھی جس کے نتیجے میں صوبائی الیکشن کمیشن کے دفتر میں دروازوں اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے جس پر پیپلز پارٹی سندھ کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات وقار مہدی نے فون کر کے معذرت کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اتوار کی شام لاڑکانہ روانہ ہوگئیں یہاں وہ پیر کو قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 204 لاڑکانہ ون اور این اے 207 لاڑکانہ فور سے کاغذات جمع کرائیں گی۔ قبل ازیں محترمہ بے نظیر بھٹو اتوار کی دوپہر اسلام آباد سے کراچی پہنچیں تو پیپلز پارٹی کے رہنما اور کارکنوں نے ان کا بھرپور استقبال کیا اس موقع پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو تقریباً پون گھنٹے تک ایئرپورٹ میں موجود رہیں تاکہ صحافیوں سے بات چیت کر سکیں۔ لیکن ایئرپورٹ سکیورٹی فورس کے حکام نے صحافیوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی۔ اس موقع پر انہوں نے صحافیوں کو دیکھتے ہوئے کہا کہ وہ میڈیا سے بات کرنا چاہتی تھیں لیکن ایئرپورٹ سکیورٹی فورس کے حکام نے اجازت نہیں دی جس پر انہیں افسوس ہے۔

پیپلز پارٹی نے پنجاب سے قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے لیے خواتین کی مخصوص نشستوں پر امیدواروں کی حتمی فہرستیں الیکشن کمیشن میں جمع کرا دی ہیں ہفتہ کی شب پہلے سے تیار کی گئی فہرستوں میں ردوبدل کیا گیا اور کئی نئے نام فہرستوں میں شامل ہو گئے اور کئی نشستوں سے محروم ہو گئے گزشتہ روز داخل کی گئی قومی اسمبلی کی ترجیحی فہرست کے نام بالترتیب اس طرح تھے ناہید خاں، رخسانہ بنگش، شہناز وزیر علی، پلوشہ بہرام، بیلم حسنین، مہرین انور راجہ، فرزانہ راجہ، فخر النسا کھوکھر، فوزیہ حبیب، شکیلہ رشید، یاسمین مصباح الرحمٰن، ثمینہ مشتاق پگانوالہ، بیگم نسیم چودھری، نرگس فیض ملک، عذرا خالد کھرل، ڈاکٹر نگینہ صدف، نگہت عباس،

شبنم وسیم، نشاط افزاء، عظمیٰ فدا خواجہ، زرقا بٹ، شائستہ خالد جان، پنجاب اسمبلی کے لیے 51 خواتین کے ناموں کی ترجیحی فہرست میں بالترتیب فرزانہ راجہ، فخر النساء کھوکھر، فوزیہ حبیب، یاسمین مصباح الرحمٰن، شکیلہ رشید، ثمینہ مشتاق پگانوالہ، نرگس فیض ملک، آصفہ فاروقی، عذرا خالد کھرل، مسز قیوم نظامی، صاحبزادی نرگس ظفر، نجمی سلیم، فوزیہ بہرام، ناظمہ جاوید ہاشمی، طلعت یعقوب، ساجدہ میر، نرگس اعوان، صائمہ کھر، آمنہ بٹر، رفعت سلطان ڈار، صغیرہ اسلام، عظمیٰ بخاری، فائزہ ملک، شبینہ ریاض شیخ، ڈاکٹر مسرت حسن، ثمینہ نوید، رعنا رضوی، سعدیہ نذیر، شازیہ عابد، زیبا ارم زیب، سید ارشاد بیگم، سید ثروت فاطمہ، ناصرہ شوکت محمود، صائمہ بخاری، عذرا بانو، صبیحہ بیگم، مسز عرفان احمد، فرخندہ ملک، خالدہ شاہد، شائستہ زاہد، نصر سراج، سمیرا خاں، سکینہ چودھری، آمنہ زیدی، گلشن درانی، آمنہ ریحان، شازیہ سیٹھی، عذرالنساء اور نائلہ سرور کے نام شامل ہیں پنجاب اسمبلی میں اقلیتوں کی مخصوص نشستوں پر پرویز رفیق، طاہر نوید، مس رفیقہ ماریہ اختر، نوید عامر، خالد گل، کلیان سنگھ، جارج ہال، شمعون الفریڈ اور اکمل بھٹی کے نام شامل ہیں۔

ملک میں ہونے والے عام انتخابات میں حصہ لینے کیلئے گزشتہ روز پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما اور صدر سپریم کورٹ بار چودھری اعتزاز احسن نظر بندی کی وجہ سے سپیشل پیرول پر پولیس کی نگرانی میں اپنے کاغذات نامزدگی داخل کروانے آئے اس مرحلہ پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل بھی ان کے ساتھ تھے جبکہ پیپلز پارٹی کے درجنوں کارکن وہاں جمع ہو گئے اور انہوں نے پیپلز پارٹی کے حق میں اور حکومت کے خلاف سخت نعرے بازی کرتے ہوئے ان پر پھولوں کی بارش کردی ایوان عدل گیٹ پر پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی اور اس نے گیٹ کو بند کر رکھا تھا۔ اعتزاز احسن کے اندر جانے کے موقع پر پولیس نے کارکنوں کو سختی سے باہر ہی روک لیا جس پر چودھری اعتزاز احسن احتجاج کرتے ہوئے باہر آ گئے اس موقع پر ایس پی متعلقہ سے ان کی سخت کلامی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اگر کارکنوں کو نہ آنے دیا گیا تو میں بھی نہیں جاؤں گا جس پر تمام کارکنوں کو جانے دیا گیا گزشتہ روز ایوان عدل اور سیشن

کورٹ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکن پارٹی جھنڈوں کے ہمراہ موجود رہے اور وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو جیوے جیوے بھٹو جیوے کے نعروں سے فضا گونجتی رہی۔

سابق صوبائی وزیر ملک نور ربانی کھر اور سابق وزیر مملکت حنا ربانی کھر نے اپنے گروپ سمیت ق لیگ چھوڑ دی اور پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ حنا نور ربانی کھر نے گزشتہ شب ٹیلی فون پر سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے بات کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنے کی اپنی خواہش سے آگاہ کیا۔ ٹکٹ ملنے کی صورت میں حنا ربانی کھر این اے 177 سے پیپلز پارٹی کی امیدوار ہوں گی۔ دریں اثناء مسلم لیگ ق لائرز ونگ کے ضلعی صدر الحاج میاں ظہور احمد بھٹی نے بھی پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے اپنے اس فیصلے کا اعلان ضلع ناظم سردار عبدالقیوم جتوئی کی موجودگی میں کیا اس موقع پر پیپلز پارٹی کے امیدوار ٹکٹ قومی اسمبلی جمشید احمد دستی بھی موجود تھے۔ سردار عبدالقیوم جتوئی نے الحاج ظہور احمد بھٹی کو صوبائی حلقہ پی پی 256 سے پیپلز پارٹی کا ٹکٹ دلانے کا اعلان کیا۔

26 نومبر 2007ء

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی اطلاعات کے مطابق اے پی ڈی ایم آئندہ انتخابات کا بائیکاٹ نہیں کر رہی اور انتخابات لڑے گی۔ معزول ججوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ان سے گھر خالی کرانا درست اقدام نہیں جمہوری حکومت آنے پر سب کے ساتھ انصاف ہو گا پاکستان میں ہونے والی دہشتگردی ملک کے خلاف ہے پارا چنار اور سوات سمیت ہونے والی لڑائی سے پاکستان کو نقصان پہنچ رہا ہے امریکہ کو نہیں۔ وہ لاڑکانہ میں کاغذات نامزدگی جمع کرانے کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نواز شریف سمیت تمام اعتدال پسند جماعتوں سے اتحاد پر تیار ہیں نواز شریف کی واپسی سے جمہوری اور سیاسی کلچر مضبوط ہو گا ہمیں خدشہ ہے کہ انتخابات میں زبردست دھاندلی ہو گی، تاہم اس کے باوجود میدان کھلا نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن کو ایک خط لکھا ہے کہ انتخابی شیڈول کے اعلان کے بعد کئے گئے سرکاری تبادلوں اور تقرریوں کو منسوخ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ اور پنجاب میں انتخابی شیڈول کے اعلان کے بعد وسیع پیمانے پر سیشن ججوں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں مجسٹریٹ اور سول ججوں کے تبادلے ہوئے ہیں۔ خط میں پیپلز پارٹی نے اس خدشے کا بھی اظہار کیا کہ 25 ہزار بیلٹ پیپرز حکومت کی جانب سے دی گئی ایک فہرست میں شامل قومی وصوبائی اسمبلی کے امیدواروں کو قبل از وقت دیئے جائیں گے۔ دیگر صوبوں کے اعداد وشمار نہیں لیکن پنجاب میں مسلم لیگ (ق) کے 108 امیدواروں کو یہ بیلٹ فراہم کئے جائیں گے۔ پیپلز پارٹی نے اس مبینہ دھاندلی کو

روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ خط میں الیکشن کمیشن سے تمام ملک میں بیلٹ بکسوں کا یکساں رنگ ان پر واضح نمبر اور یہ معلومات الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر مہیا کرنے کی مانگ بھی کی ہے۔

مجوزہ عام انتخابات کے لیے کاغذاتِ نامزدگی جمع کرانے کا مرحلہ مکمل ہو گیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاڑکانہ سے قومی اسمبلی کے حلقہ 202 کے لیے اپنے کاغذات داخل کرائے۔ دیگر سیاسی جماعتوں کے جن راہنماؤں نے کاغذات داخل کرائے اُن میں میاں نواز شریف، قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن، اسفند یار، فاروق ستار، شجاعت حسین اور میر ظفر اللہ جمالی شامل ہیں۔

پیپلز پارٹی کے رہنما آصف علی زرداری انتخابات کے بعد ضمنی الیکشن کے ذریعے رکن پارلیمنٹ بنیں گے۔ ذرائع کے مطابق پارٹی نے آصف زرداری کی ہمشیرہ ڈاکٹر عذرا کو دو ٹکٹ جاری کئے تھے۔ ایک ٹکٹ پر وہ خواتین کی مخصوص نشستوں پر منتخب ہوں گی۔ جبکہ دوسری ٹکٹ پر نوابشاہ اپنے آبائی حلقہ سے الیکشن لڑیں گی۔ دونوں نشستوں پر کامیابی کی صورت میں وہ الیکشن کے بعد نواب شاہ کی سیٹ خالی کر دیں گی جس پر آصف زرداری ضمنی الیکشن لڑیں گی۔ جبکہ آصف زرداری کو سینیٹر بنا کر پارلیمنٹ میں لانے کا آپشن بھی رکھا گیا ہے۔

پیپلز پارٹی الیکشن سیل کے مرکزی ڈپٹی کوآرڈینیٹر و حلقہ این اے 55 راولپنڈی شہر سے قومی اسمبلی کے امیدوار ملک عامر فدا پراچہ ایڈووکیٹ نے الیکشن کمیشن میں اپنے مدمقابل امیدوار ریلوے کے سابق وفاقی وزیر شیخ رشید احمد کے خلاف سرکاری وسائل کے ناجائز استعمال اور ان کے بھتیجے ناظم راول ٹاؤن شیخ راشد شفیق کے اختیارات معطل کرنے کیلئے رٹ دائر کی ہے۔ سوموار کو دائر رٹ سیکرٹری الیکشن کمیشن کنور دلشاد نے وصول کی اور قانونی کارروائی کا یقین دلایا رٹ پٹیشن میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ شیخ رشید احمد حلقہ این اے 55

کے امیدوار کی حیثیت سے وزیر نہ ہونے کے باوجود سرکاری گاڑیاں استعمال اور پورا سرکاری پروٹوکول لے رہے ہیں جبکہ ان کے بھتیجے ناظم راول ٹاؤن شیخ راشد شفیق نے بھی حلقہ این اے 55 سے کاغذات نامزدگی جمع کرائے ہیں جو اپنے چچا شیخ رشید کی انتخابی مہم کے سلسلے میں راول ٹاؤن انتظامیہ اور سرکاری مشینری کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اس صورت میں مجھے الیکشن میں حصہ لینے کا مساوی موقع نہیں ملے گا اس لیے فوری طور پر شیخ رشید احمد کو حاصل تمام سرکاری مراعات واپس لی جائیں اور الیکشن کے عمل ختم ہونے تک ناظم راول ٹاؤن شیخ راشد شفیق کے تمام اختیارات معطل کیے جائیں۔

27 نومبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری پارٹی نے عام انتخابات کا بائیکاٹ نہ کر کے انتہائی سمجھداری کا کام کیا ہے۔ اب دیگر پارٹیوں کو بھی چاہیے کہ وہ عام انتخابات میں بھرپور حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر جنرل پرویز کا وردی اتارنا ملک کے لیے تاریخی فیصلہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر سیاسی جماعتوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا تو حکومت کو دھاندلی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ منگل کے دن کراچی روانگی سے قبل نوڈیرو میں اپنی رہائش گاہ پر صحافیوں سے گفتگو اور کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا بائیکاٹ سے حکومتی لوگ ویسے ہی کامیاب ہو جائیں گے۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی کے رہنما سید قائم علی شاہ، راشد ربانی، ڈاکٹر فہمیدہ مرزا، وقار مہدی، رفیق انجینئر اور جمیل سومرو بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ غیر جانبدارانہ الیکشن کمیشن قائم کیا جائے، ایمرجنسی ختم کی جائے، ججز اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ نواز شریف سمیت تمام سیاسی رہنماؤں کا احترام کرتی ہیں اور ان سے کہتی ہوں کہ تمام سیاسی طاقتیں مل کر جدوجہد کریں۔ اے پی سی کے حوالے سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے قاضی حسین احمد کو چائے کی دعوت دی تھی لیکن وہ ہمارے ساتھ چائے پینے کو تیار نہیں ہیں تو تسلی کئے بغیر اپنے کارکنوں کو کیسے کسی تحریک میں شامل ہونے کا کہوں جہاں ان کی جانوں کو خطرہ ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جنرل کیانی کا احترام کرتی ہوں، وہ ایک اچھے لیڈر ثابت ہوں

گے جو فوج کو ایک پیشہ وارانہ ادارے کے طور پر منظم کریں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا منشور تیار ہے جو چند روز میں جاری کر دیا جائے گا، منشور میں ملازمت، تعلیم، روزگار کے مواقع اور ماحولیات کو ترجیح دی گئی ہے۔ پیپلز پارٹی عوام کو بہتر مستقبل دے گی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کے موقع پر بھی گن (پولیس) اور فنڈ ناظم کے پاس ہیں اور وہ ان کو چاہے جس طرح استعمال کرے۔ انہوں نے جیو کی بندش کی مذمت کی اور نشریات کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ رتو ڈیرو سے نامہ نگار کےُ مطابق کراچی آنے سے قبل انہوں نے کہا کہ اگر جنرل پرویز مشرف چیف آف آرمی اسٹاف کے عہدے سے علیحدہ ہو کر قوم کے ساتھ کیا گیا اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ کام کرنے کیلئے سوچیں گے چونکہ اب کوئی بھی دعویٰ کرنا قبل از وقت ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن رولز کی بڑے پیمانے پر خلاف ورزی کی جا رہی ہے سندھ کے چیف سیکرٹری، اسپیشل ججز اور دیگر کا بڑے پیمانے پر تبادلہ کیا گیا ہے ہمارا مطالبہ ہے کہ عام انتخابات کے اعلان کے بعد کئے گئے تمام تبادلے روکے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیبلشمنٹ کا کچھ حصہ ہماری کھلی مخالفت کر رہا ہے جبکہ کچھ حصہ تو عام انتخابات کو ملتوی کروانا چاہتا ہے لیکن ہم ان تمام سازشوں کو ناکام کریں گے ہم عوام کے ووٹ پر لڑائی لڑیں گے اور دوسروں کو بھگائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نامینیشن پیپرز کے تمام مراحل ختم ہونے کے بعد میں ایک مرتبہ پھر لاڑکانہ آکر الیکشن ورک شروع کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ زندگی و موت اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن جس طرح لاڑکانہ کے عوام نے اپنی بیٹی کی عزت افزائی کی ہے میں اب عوام سے دور نہیں رہ سکتی۔ علاوہ ازیں انہوں نے آبائی شہر نوڈیرو میں مصروف دن گزارا۔ انہوں نے پارٹی کے ٹکٹ ہولڈروں سے ملاقات بھی کی۔

پیپلز پارٹی کے نائب چیئرمین مخدوم امین فہیم نے ایک بیان میں کہا کہ غلام قادر مسوری بگٹی کے بیٹے جان محمد بگٹی اور سرفراز بگٹی ڈیرہ بگٹی سے ان کی جماعت کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنا چاہتے ہیں لیکن ان دونوں کو انٹیلی جنس کے اہلکاروں نے گرفتار کر لیا ہے۔ امین فہیم کے مطابق سرفراز بگٹی کو ایک ہفتہ قبل اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ انتخابات میں حصہ

لینے اپنے علاقے میں پہنچے جبکہ ان کے بھائی کو کاغذات نامزدگی جمع کراتے وقت پکڑا گیا۔ انہوں نے اپنی جماعت کے امیدواروں کے مبینہ اغواء کی شدید مذمت کی اور کہا کہ انتخابی عمل شروع ہوتے ہی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے دھاندلی کا آغاز کر دیا ہے۔

سیکرٹری الیکشن کمشن کنور محمد دلشاد نے کہا ہے پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کا خط الیکشن کمشن کو موصول ہو گیا ہے اور ان کی شکایات کا جائزہ لیا جا رہا ہے جس کے بعد چیف الیکشن کمشنر احکامات جاری کریں گے۔

28 نومبر 2007ء

جنرل مشرف نے یونیفارم اتار دی اور پاک فوج کی کمان جنرل اشفاق کیانی کے سپرد کردی۔ کمان کی تبدیلی کی تقریب جنرل ہیڈ کوارٹرز کے قریب ہاکی گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کراچی سے اسلام آباد پہنچ گئیں۔ اسلام آباد ایئرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہم نئے آرمی چیف کی تعیناتی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ آج کا دن بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جنرل مشرف کا وردی اُتارنا پاکستان کیلئے نیک شگون ہے، ہم نے جب حکومت سے مذاکرات کئے تھے تو یہ واضح کردیا تھا کہ جنرل پرویز کو آرمی چیف کا عہدہ چھوڑنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف کو سویلین صدر تسلیم کرنے کا فیصلہ عوام کا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ فل ٹائم قیادت کے آنے سے پاک فوج کے حوصلے مزید بلند ہوں گے۔ نواز شریف کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ان کے ساتھ ملاقات ہوگی۔ ان کی وطن واپسی ایک اچھا فیصلہ ہے۔ ان کے موقف میں تھوڑی سی تبدیلی ہے لیکن ہمارا ایجنڈا ایک ہی ہے۔ الیکشن کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ انتخابات میں دھاندلی کا خدشہ ہے لیکن تمام جماعتوں کو انتخابات میں حصہ لینا چاہیے۔ سابق وزیراعظم نے کہا کہ عدلیہ کو بھی مکمل طور پر آزاد ہونا چاہیے۔ اسلام آباد روانگی سے قبل کراچی ایئرپورٹ کے جناح ٹرمینل میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ایمرجنسی فوری طور پر ختم کر کے تمام گرفتار افراد بالخصوص پیپلز پارٹی کے امیدوار قومی اسمبلی چودھری اعتزاز احسن کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں جمہوریت کی بحالی کیلئے

تمام سیاسی جماعتوں سے بات چیت کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی فہرستوں پر اب بھی بڑے پیمانے پر ووٹروں کے ناموں کا اندراج نہیں ہو سکا ہے۔ مسلم لیگ (ق) کی فرمائش پر دھاندلی کیلئے پولنگ سٹیشنوں پر من پسند ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کی تعیناتی کی جارہی ہے جس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آج بھی صاف اور شفاف انتخابات کا مطالبہ کرتے ہیں ان انتخابات میں جو پارٹی بھی اکثریت حاصل کرے اس کو تسلیم کیا جائے اور سب لوگ مل کر ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ اسلام آباد ایئرپورٹ پر انہوں نے کہا کہ مجھے پتہ ہے کہ الیکشن میں دھاندلی ہوگی لیکن ہم لاڈلوں کیلئے میدان خالی نہیں چھوڑیں گے عوام کا سیلاب خود دھاندلی کو روک لے گا۔

جنرل مشرف نے فوج کی کمان جنرل اشفاق کیانی کے حوالے کرتے ہوئے جو چھڑی انہیں پیش کی اس کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ سب سے پہلے یہ چھڑی برطانوی باشندوں نے دریافت کی۔ 1800ء میں برطانوی افواج میں اس چھڑی کو شامل کیا گیا جو بہترین افسران کو دی جاتی تھی۔ برطانوی سلطنت میں شامل جن ممالک پر برطانیہ کا تسلط تھا ان ممالک میں اعلیٰ برطانوی افسران کو یہ چھڑی دی گئی۔ پاک فوج کے جنرل اسٹاف افسران کے پاس یہ چھڑی عزت واحترام کی نشانی کے طور پر سمجھی جاتی ہے۔ یہ چھڑی کم از کم 2000 ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ 3500 روپے میں برطانیہ سے منگوائی جاتی ہے اور اس چھڑی پر اب جدید لیزر سے باقاعدہ نام بھی لکھا جاتا ہے جس سے اس چھڑی کی خوبصورتی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس چھڑی میں موٹے اور کم فاصلے پر جوڑ ہوتے ہیں وہ اعلیٰ افسران کے استعمال میں ہوتی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے مفاہمتی فارمولہ سے ملکی سیاست میں اعتدال، توازن اور برداشت کا کلچر فروغ پارہا ہے جس کے نتیجہ میں جہاں ملک میں سیاسی استحکام، معاشی خوشحالی آئے گی اور امن وامان کی گمبھیر صورت حال کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی وہاں سیاست میں تشدد، نفرت اور اشتعال انگیزی کی روایات ختم ہوں گی۔ ان خیالات کا اظہار قاضی

عبدالقدیر خاموش نے وہاب ڈار کی طرف سے تمام مکاتب فکر کے علماء کے اعزاز میں منعقد تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا اس وقت ملک کی موجودہ صورت حال کا تقاضا ہے کہ تمام اپوزیشن جماعتیں متحد ہو کر آزادانہ، منصفانہ انتخابات کیلئے کوشش کریں۔

پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر شاہ محمود قریشی نے کہا کہ ایم ایم اے سمیت دوسری سیاسی جماعتیں 5 سال تک وردی اتروانے میں کامیاب نہ ہو سکیں مگر محترمہ بےنظیر بھٹو قیادت نے وطن واپس آ کر صرف ایک ماہ میں وردی اتروا دی۔ اب قانون کی حکمرانی کے نفاذ کا اعزاز بھی حاصل کریں گی۔

29 نومبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اے پی ڈی ایم کو انتخابات سے بائیکاٹ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ پاکستان کو جمہوریت کی راہ پر آگے لے جانے کیلئے انتخابات اہم ہیں۔ غیر ملکی ٹیلی ویژن سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتخابات کے بائیکاٹ کے بارے میں میاں نواز شریف اور عمران خان کا موقف میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ ملک کو جمہوریت کی راہ پر آگے لے جانے کیلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ انتخابات میں حصہ لیا جائے۔ اے پی ڈی ایم کے بائیکاٹ کے فیصلے کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جمہوریت کی بحالی اور سیاسی استحکام کیلئے سیاسی میدان میں اپنا کردار ادا کئے بغیر مقاصد حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے رابطہ کیا تھا تاہم پیپلز پارٹی اپنے موقف پر قائم ہے کہ انتخابات میں حصہ لیا جائے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ معزول جسٹس افتخار محمد چودھری عدلیہ کی آزادی کیلئے بہت اہم تھے تاہم وہ جمہوریت کی بحالی کیلئے کچھ نہیں کر سکے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے پاکستان پیپلز پارٹی کے چالیسویں یوم تاسیس کے موقع پر اپنے جاری پیغام میں کہا ہے کہ پارٹی کارکن متحرک ہیں اور عوام کو آزادی دلا کر رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یوم تاسیس کے موقع پر میں پارٹی کے ورکروں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جو قائد عوام کی قوت تھے اور میری قوت ہیں اور میری پارٹی کی قوت ہیں اور یہ ملک کا اثاثہ ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے 18 اکتوبر کو سانحہ

کارساز کے شہداء کے چہلم کے موقع پر شہداء کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان شہداء کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ان شہداء کے اہل خانہ سے اظہار افسوس کیلئے کوئی الفاظ کافی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی غمزدہ خاندانوں کی دیکھ بھال کرے گی اور اس مرحلے پر انہیں اکیلا نہیں چھوڑے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گزشتہ روز یہاں یورپین یونین کے وزراء سے ملاقات کی۔ یورپین یونین کے موجودہ صدر پرتگال کے سفیر کے گھر ہونے والی اس ملاقات میں آسٹریلیا، بلغاریہ، بیلجیئم، چیکوسلواکیہ، ڈنمارک، فن لینڈ، جرمنی، ہنگری، اٹلی، ہالینڈ، ناروے، پولینڈ، سویڈن، سپین، سوئٹزرلینڈ اور برطانیہ کے ہائی کمشنروں نے بھی شرکت کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہمراہ سینیٹر انور بیگ، فرحت اللہ بابر اور پلوشہ بہرام تھیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے یورپین یونین کے سفیروں سے ملاقات میں کہا کہ شفاف انتخابات کیلئے ملک سے ایمرجنسی اور پی سی او کا خاتمہ، آزاد الیکشن کمیشن کا قیام، بلدیاتی اداروں کی طرف سے انتخابات میں مداخلت پر پابندی، آزاد عدلیہ ناگزیر ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی اس کیلئے جدوجہد کرتی رہے گی۔

سابق صوبائی پارلیمانی سیکرٹری اور مسلم لیگ (ق) کے سردار اللہ وسایا چنوں لغاری نے اپنے یونین ناظمین، کونسلروں اور ساتھیوں سمیت ضلع ناظم مظفرگڑھ سردار عبدالقیوم جتوئی کی رہائش گاہ جتوئی ہاؤس میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں مسلم لیگ (ق) کو چھوڑ کر پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ وہ حلقہ پی پی 259 پر پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے انتخاب لڑیں گے۔

30 نومبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی نے آئندہ انتخابات کے لیے اپنا منشور جاری کر دیا ہے۔ منشور جاری کرنے اور پارٹی کے یوم تاسیس کے موقع پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے صحافیوں کے سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ ہم انتخابات میں احتجاجاً حصہ لے رہے ہیں اگر تمام جماعتیں بائیکاٹ پر متفق ہو جائیں تو ہم بھی انتخابات لڑنے کا فیصلہ بدل سکتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ معزول چیف جسٹس افتخار چوہدری، اعتزاز احسن سمیت تمام ججوں اور سیاسی کارکنوں کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جسٹس افتخار چوہدری کا موقف حق پر مبنی تھا جبکہ اعتزاز احسن ہماری پارٹی کے بہادر رہنما ہیں ان کا ایک مقام ہے۔ انہوں نے عدلیہ اور عوام کی جنگ لڑی جس پر وہ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ جمعہ کا روز محترمہ بے نظیر بھٹو نے نہایت مصروف گزارا، ان سے امریکی کانگریس اور سینٹ کے ارکان کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ انہوں نے پارٹی کے دو امیدوار قومی اسمبلی زمرد خان اور عامر فدا پراچہ کے گھروں پر جلسوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے پارٹی کے 40 ویں یوم تاسیس پر جلسے سے خطاب اور پارٹی کا منشور بھی جاری کیا اس کے علاوہ امریکی ٹی وی سے بھی گفتگو کی، منشور جاری کرنے کے موقع پر انہوں نے پریس کانفرنس میں صحافیوں کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت پر 8 جنوری کے مجوزہ عام انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ ابھی بھی انتخابات کے بائیکاٹ کا ان کا آپشن کھلا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کی وجہ سے تمام سیاسی جماعتیں تاحال ایک نقطے پر متفق نہیں ہو سکیں اور اب بھی اگر تمام

جماعتیں مستقبل کے لائحہ عمل پر متفق ہوں تو انتخابات کا بائیکاٹ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف کی سربراہی میں آل پارٹیز ڈیموکریٹک موومنٹ یعنی ''اے پی ڈی ایم'' کا وفد ان سے ملنے آئے گا اور وہ ان سے انتخابات کے بائیکاٹ اور بعد کی حکمت عملی کے بارے میں بات کریں گی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ ''انتخابات کا بائیکاٹ تو کر لیں لیکن آگے کیا ہونا ہے، مقصد کیا ہو گا؟ حکمت عملی کیا ہو گی؟ اس بارے میں اتفاق رائے کرنا ہو گا''۔ انہوں نے معزول چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سمیت عبوری آئین کے تحت حلف نہ اٹھانے والے ججوں کے کردار کو سراہا اور کہا کہ انہوں نے بہادری کا مظاہرہ کیا ہے ان کو رہا کیا جائے ان کی جدوجہد سے وردی اُتری اور ایمرجنسی کے خاتمے کا اعلان ہوا۔ اعتزاز احسن کی جانب سے انتخاب نہ لڑنے کے سوال پر محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ وہ پیپلز پارٹی میں شامل ہیں اور بہت قربانی دی ہے، ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، انہیں رہا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ان کو اور نواز شریف کو واپسی سے روکنے کی کوششیں کی گئیں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی انتخابات میں احتجاجاً حصہ لے گی اور سیاسی یتیموں کے لیے میدان کھلا نہیں چھوڑے گی۔ پیپلز پارٹی کی کوششوں کی وجہ سے ملک میں وردی والا صدر نہیں، اسلام ہمارا دین، جمہوریت ہماری سیاست، مساوات محمدی ہماری معیشت اور طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں وہ حلقہ این اے 54 اور 55 کے امیدواروں کی رہائش گاہوں پر جمع ہونے والے کارکنوں سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کارکنوں سے کہا کہ نوجوان پولنگ کے دوران پولنگ سٹیشنوں کا تحفظ کریں اور بیلٹ بکس اٹھا کر بھاگنے کی کوشش کو ناکام بنا دیں، نوجوانوں کو اپنے حقوق چھین کر لینا ہوں گے، مانگنے سے کوئی حق نہیں دے گا۔ انہوں نے کہا کہ قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کو جسمانی طور پر قتل کیا گیا مگر وہ شہید ہیں اور عوام کے دلوں میں آج بھی زندہ ہیں اس کے بعد میرے قتل کی سازش کی گئی۔ پی پی پی نے ہمیشہ آمریت کے خلاف جدوجہد کی اور اسے کبھی تسلیم نہیں کیا اگر یہ کہا گیا کہ فوجی آمریت سے ڈیل کی گئی تو یہ غلط ہے۔ ہم نے ملک و قوم کے مفاد میں جمہوریت کی بحالی، وردی کے خاتمہ، آئین کی

بحالی اور عدلیہ کی آزادی کی بات کی۔ آج ملک میں ایمرجنسی ہے اس لیے ہم نے مذاکرات بھی ختم کر دیئے گئے پی پی پی کی 40 ویں سالگرہ پر کارکنوں کو مبارکباد دیتی ہوں کہ 40 سال قبل لاہور میں 30 نومبر کو پی پی پی کی بنیاد رکھی گئی اور آج اس ملک میں وردی والا صدر موجود نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی چاروں صوبوں کی زنجیر اور وفاق کی علامت ہے مگر سابقہ آمریت کی باقیات پاکستان کے عوام کی ترقی نہیں چاہتیں۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان بندوق اور ٹینک کی طاقت پرنہیں، عوام کی طاقت سے بنایا اور قائدعوام ذوالفقار علی بھٹو نے ایوب خان اور یحییٰ خان کے خلاف عوام کی طاقت سے انقلاب برپا کیا ہماری اصل طاقت مزدور، کسان، تانگہ اور رکشہ ڈرائیور، غریب عوام اور اس ملک کے صحافی ہیں، صحافیوں کی تحریک میں ساتھ ہوں، 90 فیصد میڈیا آزاد ہو چکا ہے، تمام سیاسی کارکنوں اور وکلاء کو رہا کیا جائے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ صدر مشرف سے ملاقات نہیں ہوئی ایسی تمام اطلاعات غلط ہیں اور اے پی ڈی ایم کی جانب سے قائم کی گئی کمیٹی سے ضرور ملوں گی ہم بھی سمجھتے ہیں کہ الیکشن کا طریقہ کار منصفانہ نہیں ہے اور نہ ہی الیکشن کمیشن غیر جانبدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپوزیشن صلاح مشورے سے ایک مقصد پر متفق ہو سکے تو ہم الیکشن لڑنے کے فیصلے پر نظر ثانی کر سکتے ہیں لیکن اگر متحدہ اپوزیشن ہو تو واقعی متحد اپوزیشن ہو اور تمام رہنما ایک دوسرے کو کھلے دل سے تسلیم کریں اور مطالبہ بھی متفقہ ہو اگر یہ ہوا تو ہم ضرور اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ الیکشن لڑنے کے اعلان سے پہلے بھی ارادہ تھا کہ تمام اپوزیشن اکٹھی ہو جائے ہم الیکشن میں احتجاجاً حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر کا وردی اتارنے اور ایمرجنسی کے خاتمے کا اعلان عوام، وکلاء اور ججوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی لاہور میں وکلاء پر تشدد کی مذمت کرتی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پولیس کا کام امن و امان بحال رکھنا ہے اسامہ بن لادن، ملا عمر اور بم دھماکے کرنے والوں کو پکڑنا ہے پولیس کا یہ کام نہیں کہ وہ عدالتوں میں داخل ہو، ججوں اور وکلاء کو گرفتار کرے۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ منشور کی

بنیاد ''پانچ E'' یعنی روزگار، تعلیم، توانائی، ماحولیات اور مساوی حقوق پر ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہماری پالیسی روزگار، تعلیم، توانائی، ماحول اور برابری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شہری ہر صوبے کے عوام کو برابری کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے تعلیم، روزگار، توازن اور صاف فضا کے ذریعے ہم سب کو آگے جانا چاہیے، ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان ایک ماڈرن سٹیٹ بنے جہاں ایک خودمختار حکومت، قانون کی پاسداری ہو، آزاد عدلیہ اور ایسا نظام ہو جس کے ذریعے میرٹ پر لوگ آگے بڑھ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسا شہری پیدا کرنا چاہتے ہیں جو دنیا میں پاکستان کا نام روشن کر سکے۔ تعلیم کے حوالے سے ہم پچیس فیصد غریب خاندانوں کے ایک ایک فرد کو ایک سال کے لیے نوکری دیں گے اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کم از کم دو سال کی نوکری دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پانچ سے دس سال کے تمام بچوں کو 2015ء تک سکولز میں لانے کے لیے کام کریں گے اور بچوں کے لیے دلچسپی پیدا کریں گے کہ وہ خود سکول کی جانب آئیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی حکومت میں آکر مدارس میں اصلاحات لائے گی، مدارس میں خالی قلم اور تعلیم کی ضرورت نہیں ہے ہم اپنے ملک میں اقلیتوں سمیت سب کو یکجا کرنا چاہتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ سٹوڈنٹس یونینز پر پابندیاں ختم کریں گی ان کو دوبارہ بحال کریں گی البتہ کسی کو اجازت نہیں ہو گی کہ وہ تعلیمی اداروں میں اسلحہ استعمال کرے نہ مدارس میں اسلحہ ہو گا نہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے دوبارہ حکومت میں آکر لوڈ شیڈنگ ختم کی جب ہماری حکومت جاتی ہے تو لوڈ شیڈنگ دوبارہ شروع ہو جاتی ہے ہم توانائی کے حصول اور پیداوار بڑھانے کے لیے کام کریں گے، صحت کے شعبے میں مزید انقلاب لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کم آمدنی والوں کو گھر بنانے کے لیے قرضے دیں گے اور 65 سال سے زائد عمر کے لوگوں کو مالی مدد دیں گے، خواتین کو آگے لانے کے لیے کام کیا جائے گا اور ایسا قانون بنائیں گے کہ کوئی اقلیتوں یا خواتین کے ساتھ ناروا سلوک یا برتاؤ نہیں کر سکے گا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کا چالیسواں یوم تاسیس جوش و جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ پیپلز

پارٹی پنجاب کی تقریب پنجاب آفس فیصل ٹاؤن لاہور میں ہوئی جہاں 40 پونڈ وزنی کیک کاٹا گیا۔ تقریب میں پیپلز پارٹی پنجاب کے جنرل سیکرٹری غلام عباس لاہور سٹی کے صدر حاجی عزیز الرحمٰن چن، شکیلہ رشید، عبدالقادر شاہین، سجاد بخاری، حفیظ ملک، اقبال سیالوی، میاں محمد ایوب، حسنات شاہ، قربان کھوسہ، حنیف طاہر ایڈووکیٹ، سہیل ملک، اکبر خان، مطلوب وڑائچ، میجر انوار علوی، اکرم شیخ، اشرف خان، اسلم گل، اعجاز گل، نرگس اعوان، سلیم مغل، امجد جٹ، کرامت کھوکھر اور دوسرے قائدین بھی موجود تھے۔ غلام عباس نے خطاب کرتے ہوئے کہا شہید بھٹو کا دیا ہوا شعور سیاسی یتیموں کی موت ہے ہم محترمہ بے نظیر بھٹو قیادت کی اعلیٰ صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جس نے جمہوری عمل کی بحالی کیلئے تاریخی کردار ادا کر کے عوام کو وردی سے نجات دلا دی۔ ملتان میں مختار اعوان کی رہائش گاہ پر یوم تاسیس کی تقریب ہوئی جہاں پی پی پنجاب کے صدر مخدوم شاہ محمود قریشی، خواجہ رضوان، خالد حنیف لودھی، صلاح الدین ڈوگر، خورشید خان اور دوسرے قائدین اور کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مخدوم شاہ محمود قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا آج محترمہ بے نظیر قیادت میں بھٹو دور کی یاد تازہ ہو گئی۔ شہید بھٹو آج بھی عوام کے دلوں کی دھڑکن بن کر زندہ ہیں۔ بھٹو کی بیٹی ہی واحد قیادت ہے جو ملک وقوم کو بحرانوں سے نجات دلا سکتی ہے۔ لاہور میں مختلف مقامات پر پیپلز پارٹی کی سالگرہ کی سو سے زیادہ تقریبات ہوئیں۔ عزیز الرحمٰن چن نے پیپلز پارٹی لاہور آفس باغبانپورہ میں اقبال سیالوی نے شاد باغ، سجاد بخاری نے ڈیوس روڈ، اصغر گجر نے کریم پارک راوی روڈ، ظفر مسعود بھٹی اور سمیع اللہ خان نے شاہدرہ چوک، ڈاکٹر ضیاء اللہ خان بنگش نے مین بازار شاد باغ میں تقریب منعقد کی۔ پاکستان کے دیگر تمام صوبوں، آزاد کشمیر قبائلی علاقوں سمیت بیرون ممالک بھی پیپلز پارٹی کا یوم تاسیس جوش و جذبہ سے منایا گیا اور خصوصی تقاریب منعقد کی گئیں۔

یکم دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئرپرسن سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے پشاور سے انتخابی مہم کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو روکنے اور سیاسی یتیموں کو عوام پر مسلط کرنے کیلئے انتخابات میں ابھی سے دھاندلی کی سازشیں تیار ہو رہی ہیں مگر ہم عوام کی طاقت سے ان سازشوں کو ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ انتخابات میں دھاندلی کے ذریعے پیپلز پارٹی کا راستہ روکنے کی کوشش کی گئی تو سوویت یونین کی طرح پاکستان بھی بکھر جائے گا۔ دھاندلی کا مطلب انتہا پسندوں کو ترجیح دینا، مظلوم عوام پر ظلم کے مزید دروازے کھولنا اور پاکستان کے وجود کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر سے مطالبہ کیا کہ ہمیں تسلی دی جائے کہ ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر کے پاس جانے والے بیلٹ پیپرز راستے میں چوری نہیں ہوں گے۔ میں دھاندلی کی سازشوں سے پہلے ہی چیف الیکشن کمشنر کو تحریراً آگاہ کر چکی ہوں۔ انہوں نے کارکنوں کی تالیوں کی گونج میں علم، روشنی، سب کو کام ''روٹی کپڑا اور مکان، مانگ رہا ہے ہر انسان'' کا نعرہ لگاتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم عوام کی خاطر قائد عوام کے اس مشن کو لے کر انتخابات کی طرف جا رہے ہیں اس لیے عوام پیپلز پارٹی کا بھرپور ساتھ دیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتے کے روز پشاور میں ورکرز کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کارکنوں سے الیکشن میں بھرپور حصہ لینے کی اپیل کی۔ کنونشن سے صوبائی صدر رحیم داد خان، سید ظاہر علی شاہ، مہر النساء آفریدی اور دیگر رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے خطاب کرتے ہوئے

مزید کہا کہ میں نے ایک ایسے وقت میں سرحد کا دورہ کیا جب یہاں کی صورتحال انتہائی نازک ہے اور یہاں امن بحال کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ امن ہو گا تو اسلام کا نام روشن ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ کہہ کر پاکستان آنے سے روکنے کی کوشش کی گئی کہ یہاں خطرات ہیں مگر میں نے کہا کہ میں قائدعوام کی بیٹی ہوں، میں صرف اللہ سے ڈرتی ہوں، انہوں نے کہا کہ آج بھی ملک میں وہی عوام دشمن قوتیں ہیں، اقتدار کی بھوکی جماعتیں اقتدار میں رہ کر بھی مضبوط نہیں ہوسکیں۔ پیپلز پارٹی ہی عوام کے دلوں پر راج کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ قائدعوام نے جان کا نذرانہ پیش کیا مگر فوجی آمر کے سامنے سر نہیں جھکایا نہ ہی کبھی آمریت قبول کی۔ میرے خلاف مقدمات بنائے گئے مگر میں نے سمجھوتہ کرنے کی بجائے ان کا سامنا کیا۔ آصف زرداری 8 سال تک پابند سلاسل رہے مگر انہوں نے سودے بازی کی نہ ہی آمریت قبول کی۔ انہوں نے کہا کہ لوگ پیپلز پارٹی کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ سابق سوویت یونین کی تاریخ سے سبق حاصل کریں جب کمیونسٹ پارٹی کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی تو ایک سپر پاور سوویت یونین بکھر گیا اس لیے پاکستان پیپلز پارٹی کو کمزور کرنے یا دھاندلی کے ذریعے اسے روکنے کی کوشش کی گئی تو یہ پاکستان کی تقدیر سے کھیلنے کے مترادف ہو گا۔ انہوں نے کہا ہمیں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ آنے والے انتخابات میں پی پی کو روکنے کیلئے دھاندلی کی سازش تیار کی گئی ہے ایسا کیا گیا تو یہ پاکستان کے وجود کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہو گا اس لیے الیکشن ڈیوٹی پر مامور تمام افسران اور اہلکاروں کو دھاندلی کرنے سے قبل سوچنا ہو گا کہ اگر وہ غلط کام کریں گے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ انہوں نے کہا کہ دھاندلی کے لیے ہر ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر کو بیس بیس ہزار اضافی ووٹ دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ صوبائی امیدواروں کو 10 سے 12 ہزار تک اضافی ووٹ ڈالنے کی کوشش کی جائے گی اس لیے میں نے چیف الیکشن کمشنر کو تحریری طور پر آگاہ کر دیا ہے۔ سرحد میں پختونوں کی سرزمین پر ایسی سازش کو ناکام بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ سیاسی یتیموں کو اقتدار دلانے کیلئے کیا جارہا ہے مگر عوام

کی طاقت سے ہم ایسی ہر سازش کو ناکام بنادیں گے اور نتائج کے بعد سیاسی یتیم بوریا بستر گول کر کے بھاگنے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے معزول چیف جسٹس آف پاکستان اور دیگر معزول ججز کو انصاف کا ترازو بلند کرنے پر سلام پیش کیا اور ان کا محاصرہ کرنے اور گرفتار کرنے کی مذمت کی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے انصاف کی سربلندی کے لیے جدوجہد کرنے والے وکلاء کو بھی سلام پیش کیا اور کہا کہ ان کی جدوجہد اور قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی چاروں صوبوں کی زنجیر ہے۔ 11 سال بعد سرحد آئی ہوں انہوں نے کہا کہ ہمارے احتجاج اور اقدامات پر جنرل پرویز مشرف کو وردی اُتارنا پڑی۔ انہوں نے کہا کہ سوات اور قبائلی علاقوں کی صورتحال سے تمام پاکستانی پریشان ہیں، غلط پالیسیوں کے باعث وہ اپنے مستقبل سے پریشان ہیں۔ 11 سال پہلے پشاور میں جو سڑکوں کی حالت تھی وہی آج ہے۔ مجھے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں لیکن میں عوام کو آمریت سے چھٹکارا دلانے کیلئے واپس آئی ہوں۔ کارکن میری پشت پر ہیں تو کوئی آمر مجھے اور پارٹی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ قبل ازیں محترمہ بےنظیر بھٹو سرحد کے سابق وزیراعلیٰ ارباب جہانگیر مرحوم کے گھر گئیں اور مرحوم کے بیٹے عالمگیر خلیل سے ان کے والد کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ اس موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ وہ بہادر باپ کی بیٹی ہیں اور کسی قسم کی صورتحال سے گھبرانے والی نہیں ہیں۔ پختون عوام میرا ساتھ دیں تو میں انہیں امن، تحفظ، روزگار اور ترقی دوں گی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو پارٹی کے بانی کارکن سید قمر عباس شہید کی رہائش گاہ پر بھی گئیں جہاں انہوں نے سید قمر عباس کے بھائیوں اور اہل خانہ سے ان کے بہیمانہ قتل پر افسوس کیا اور مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی۔ اس موقع پر ناہید خان اور نصیر اللہ بابر بھی موجود تھے۔

2 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انتخابات کا بائیکاٹ کر کے صدر پرویز کو دو تہائی اکثریت نہیں لینے دیں گے۔ ہم قبائلی علاقوں میں آپریشن کی حمایت کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ پیپلز پارٹی قبائلی علاقوں میں سیاسی قوتوں کا استعمال بھی چاہتی ہے، پیپلز پارٹی براہ راست فوجی آپریشن کی بجائے بوقت ضرورت فوج کا استعمال کرے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا شدت پسند آج سوات تک آئے ہیں کل اسلام آباد تک آجائیں گے کیا دنیا تماشا دیکھے گی کہ کہوٹہ ان کے ہاتھوں میں گرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا کہ قبائلی علاقوں میں حکومت کا کنٹرول بحال نہ ہوا تو غیر ملکی طاقتیں داخل ہو جائیں گی، عوام انتہا پسندوں کو مسترد کر دیں۔ وہ پیپلز پارٹی پشاور کے ڈویژنل صدر سید ظاہر علی شاہ کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ الیکشن کمیشن سے مطمئن نہیں بڑے پیمانے پر انتخابات میں دھاندلی کا خدشہ ہے لیکن عوام خود آگے بڑھیں اور دھاندلی کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیں، دھاندلی ہوئی تو تحریک بھی چلائی جاسکتی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ قبائلی علاقوں میں صورتحال کی ذمہ دار وہ قوتیں ہیں جو ملک کو توڑنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم فاٹا میں منتخب کونسل بنائیں گے اور عدالتیں قائم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جو مخالفین کہہ رہے ہیں کہ پیپلز پارٹی ملک میں امریکی ایجنڈا لانے کی کوشش کر رہی ہے وہ منافق ہیں، ہم کوئی امریکی ایجنڈا نہیں لانا چاہتے بلکہ پاکستان کی

سا لمیت، اس کو مستحکم کرنے اور اصل جمہوریت بحال کرنے کا ایجنڈا لے کر میدان میں اُترے ہیں، پیپلز پارٹی برسر اقتدار آ کر غربت، مہنگائی، بیروزگاری کا خاتمہ اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرے گی، پاکستان پیپلز پارٹی الیکشن میں ضرور حصہ لے گی دوسری اپوزیشن جماعتوں کو بھی چاہیے کہ وہ الیکشن میں حصہ لیں اور دھاندلیوں کے ذریعے اقتدار میں آنے والوں کا راستہ روکیں، بائیکاٹ سے صرف مشرف کو ایمرجنسی کو جائز قرار دینے میں مدد ملے گی دو تہائی اکثریت حاصل کر کے وہ پی سی او کو قانونی قرار دے سکیں گے جو پیپلز پارٹی کو کمزور کرے گا وہ پاکستان کی تقدیر سے کھیلے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے میں نواز شریف سے ملاقات کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے فیصلوں کو کارکن اور عہدیداران صبر و تحمل سے سنیں اور ان پر مکمل عملدرآمد کریں، انتخابات میں تمام سیاسی جماعتیں حصہ لینے پر آمادہ نظر آرہی ہیں کیونکہ سب کی کاغذات نامزدگی کے بارے میں متضاد اطلاعات ہیں اور کاغذات نامزدگی جمع کرانے کا مطلب الیکشن میں حصہ لینا ہے۔ عوام انتہا پسندوں کو مسترد کردیں اور آٹھ جنوری کو وفاق کی علامت پیپلز پارٹی کے انتخابی نشان تیر کو ووٹ دیں، میں صوبہ سرحد پختونوں کا تعاون مانگنے آئی ہوں، کوئی ازبک، چیچن، عرب یا افغان مجاہد آ کر انہیں نہیں بچائے گا بلکہ یہ بہادر پختونوں کی دھرتی ہے اور انہوں نے اسے خود بچانا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ شفاف انتخابات کے انعقاد کو ممکن بنایا جائے۔ ملک کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے، عدلیہ کے افراد رہا کیے جائیں، بلوچستان میں عسکری آپریشن بند کیا جائے، میڈیا پر پابندیاں ختم کی جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا الیکشن کمیشن ووٹرز لسٹ فراہم نہیں کر رہا، ووٹرز لسٹ کی فراہمی کیلئے تین کروڑ روپے طلب کئے جارہے ہیں کسی بھی سیاسی پارٹی کیلئے اتنی بڑی رقم کی فراہمی بہت مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جج حضرات کو رہا اور جیو پر سے پابندی ختم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں امن و امان کی تباہی میں شدت پسندوں کا ہاتھ ہے ان کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم

قبائلی علاقوں کو قومی دھارے میں لانے کیلئے پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ نافذ کریں گے اور فاٹا میں قیام امن کیلئے سیاسی حل بھی نکالیں گے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا میاں نواز شریف کے ساتھ ہم نے میثاق جمہوریت پر دستخط کیے ہیں اور ہم اب بھی اس کے پابند ہیں۔ انہوں نے انتخابات سے قبل تمام ناظمین کو معطل کرنے اور سانحہ کارساز کی تحقیقات کیلئے غیر ملکی ماہرین بلانے کا مطالبہ دہرایا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ فاٹا میں صرف ضرورت کے تحت فوجی آپریشن ہونا چاہیے اس کے ساتھ ساتھ مسئلے کا سیاسی حل بھی تلاش کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بیروزگاروں کو مجبور کر کے ان دھماکوں کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ انتخابی شیڈول کے اعلان کے بعد ہونے والے تبادلے منسوخ کر دیئے جائیں کیونکہ ہماری اطلاعات کے مطابق انتخابات میں دھاندلی کا منظم منصوبہ بنایا گیا ہے اور ریٹرننگ آفیسرز کو حکومت کے منظور نظر امیدواروں کی فہرست بھی فراہم کر دی گئی ہے، برسر اقتدار آ کر بلوچستان میں مصالحت کا راستہ اختیار کیا جائے گا اور آپریشن بند کر کے عام معافی کا اعلان کریں گے۔

مسلم لیگ (ق) سے تعلق رکھنے والے سابق سینیٹر اور وزیر مملکت برائے داخلہ ڈاکٹر شہزاد وسیم پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں، اس کا اعلان انہوں نے پیپلز پارٹی کے میڈیا آفس میں پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل راجہ پرویز اشرف کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ راجہ پرویز اشرف نے کہا کہ پیپلز پارٹی اپنی 40 ویں سالگرہ منا رہی ہے اس کی مقبولیت کا گراف آج بھی اُوپر جا رہا ہے، ڈاکٹر شہزاد وسیم کا پیپلز پارٹی میں خیر مقدم کرتے ہیں، ان کی آمد سے پیپلز پارٹی کی قوت میں اضافہ ہوگا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بےنظیر بھٹو نے جیو نیوز اور جیو نشریات کی بندش کی مذمت کرتے ہوئے جیو کی نشریات پر عائد پابندی فوری طور پر اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اتوار کے روز پشاور میں پریس کانفرنس کے دوران محترمہ بےنظیر بھٹو

نے کہا کہ جیو ملک کا سب سے بڑا چینل ہے مگر ابھی تک پاکستان میں اس کی نشریات پر پابندی ہے۔ الیکشن ہونے والے ہیں صرف ڈش پر نشریات کی بحالی سے کام نہیں چلے گا۔ پاکستان کے عوام کو بہترین نشریات کی فراہمی کیلئے جیو پر عائد پابندی ختم کر کے ان کی نشریات بحال کی جائیں۔

3 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ ن کے قائد میاں محمد نواز شریف نے ملاقات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مطالبات ڈیڈ لائن کے اندر منظور نہیں ہوئے تو مل کر بائیکاٹ کا فیصلہ کریں گے ، دونوں رہنماؤں نے اتفاق کیا کہ موجودہ حالات میں عام انتخابات منصفانہ اور صاف شفاف ہوتے نظر نہیں آتے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صدر پرویز تحفظات دور کریں۔ انہوں نے کہا کہ بائیکاٹ کرنا نہیں چاہتے مجبور کیا جارہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ قومیں آمریت میں کمزور ہوتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بحالی جمہوریت کی جدوجہد ہر شہری کا فرض ہے۔ حکومت سے مطالبات کیلئے چارٹر آف ڈیمانڈ تیار کرنے کیلئے 8 رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جس میں رضا ربانی، صفدر عباسی ، نوید ملک، عبدالقدیر، اسحاق ڈار، احسن اقبال، عبدالرحیم ، مندوخیل اور پروفیسر خورشید شامل ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف کی زیر قیادت اے پی ڈی ایم کے وفد نے گزشتہ رات یہاں زرداری ہاؤس میں پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی وفد میں راجہ ظفر الحق، اقبال ظفر جھگڑا، محمود خان اچکزئی، تہمینہ دولتانہ، لیاقت بلوچ اور میر حاصل بزنجو شامل تھے جبکہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی معاونت مخدوم امین فہیم، شیری رحمٰن، ناہید خان، راجہ پرویز اشرف اور رضا ربانی نے کی۔ فریقین نے اس مسئلے پر گفتگو کی کہ آیا انتخابات کا بائیکاٹ موثر ہوگا یا نہیں ہوگا۔ پیپلز پارٹی کی قیادت کا اصرار تھا کہ 1985ء کے انتخابات کے بائیکاٹ کے نتائج آج تک پارٹی اور پوری قوم بھگت

رہی ہے اس لیے وہ دوبارہ اس قسم کی غلطی نہیں کریں گے کیونکہ انتخابات کے بائیکاٹ کے نتیجے میں ایسی غیر نمائندہ قوتیں قوم پر مسلط ہو جاتی ہیں جن سے جان چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ مسلم لیگ ن کی قیادت کا اصرار تھا کہ انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے کیونکہ پی سی او اور موجودہ نگران سیٹ اپ کے زیر انتظام ہونے والے انتخابات صاف اور شفاف نہیں ہوں گے۔ اس موقع پر لیاقت بلوچ نے کہا کہ جماعت اسلامی سمیت اے پی ڈی ایم کی تمام جماعتیں الیکشن کا بائیکاٹ کریں گی۔ ایک سوال کے جواب میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے کافی مطالبات منظور کئے جا چکے ہیں اس لیے الیکشن کو منصفانہ بنانے کیلئے ہمارے کچھ مطالبات رہتے ہیں وہ پورے نہ ہوئے تو ہم پھر دونوں بائیکاٹ کی طرف جا سکتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا کہ ابھی ججوں کی رہائی باقی رہتی ہے۔ اعتزاز احسن کی نظر بندی میں توسیع کی گئی ہے جس پر ہم سب کو تشویش ہے۔ میڈیا پر سے پابندی ہٹائی گئی ہے لیکن جیو پر ابھی تک پابندی ہے جسے ہٹایا جانا چاہیے۔ جس طرح ہم آج ملے ہیں یہ طے پایا ہے کہ ہم آئندہ بھی اسی طرح فراخدلی سے ملتے رہیں گے۔ اے آر ڈی اور اے پی ڈی ایم اس بات پر متفق ہیں کہ انتخابات منصفانہ ہونے چاہئیں۔ نواز شریف نے کہا کہ سب کو انتخابات میں حصہ لینے کے یکساں مواقع ملنے چاہئیں۔ پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کے حوالے سے امریکی مشقوں کے حوالے سے نواز شریف نے کہا کہ ماضی کے جمہوری حکومتوں کے ادوار میں پاکستان کے جمہوری اثاثوں کو کوئی خطرہ نہیں رہا اور وہ انتہائی محفوظ رہے ہیں۔ اس بات کی محترمہ بے نظیر بھٹو نے تائید کرتے ہوئے کہا قومیں آمریت میں کمزور ہوتی ہیں اور جو بات ہم سن رہے ہیں وہ افسوسناک ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ ہر محب وطن شہری کا یہ فرض ہے کہ وہ آگے آئے اور جمہوریت بحال کریں اور یہ خطرہ پاکستان کی یکجہتی اور وجود کو ہے ہم دیکھ نہیں رہے ہیں کہ ہماری دھرتی کو کتنا خطرہ ہے مگر جب ایک خلا پیدا ہوتا ہے تو اس کو کوئی نہ کوئی قوت پُر کر لیتی ہے اس لیے ضروری ہے ہم ملک میں فوری طور پر جمہوریت بحال کریں اور اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں تک منتقل کریں اور اگر ایسا

نہیں ہوگا تو اس کے اثرات نہ صرف ہمارے جوہری اثاثوں بلکہ ہمارے پورے ملک اور عوام کے لیے بہت برے ہوں گے۔

پاکستان کی اعلیٰ ترین سیاسی قیادت 8 سال سے زائد کے طویل وقفہ کے بعد ایک بار پھر گزشتہ روز وفاقی دارالحکومت میں اکٹھی ہوگئی وفاقی دارالحکومت زبردست سیاسی سرگرمیوں کا ایک بار پھر مرکز بن گیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف طویل جلاوطنی اور پاکستان واپسی کے بعد اسلام آباد میں موجود ہیں۔ ملک کی دونوں بڑی سیاسی جماعتوں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے علاوہ متحدہ مجلس عمل کے قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن اور عمران خان کے علاوہ کئی سیاسی رہنما اسلام آباد میں موجود ہیں جس کی وجہ سے اسلام آباد زبردست سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

4 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ ملک میں جمہوریت کی بحالی اور آمریت کے خاتمے کیلئے احتجاجاً 8 جنوری کے انتخابات میں حصہ لے رہی ہیں اور انہیں اقتدار کے حصول کی کوئی خواہش نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پشاور میں سابق ضلعی ناظم ڈیرہ سٹی نو سے پی پی کے سرحد اسمبلی کیلئے ٹکٹ ہولڈر لطیف اللہ خان علیزئی اور سابق ممبر سرحد اسمبلی اور ڈیرہ سٹی ون سے پی پی کے سرحد اسمبلی کیلئے ٹکٹ ہولڈر حفیظ اللہ علیزئی سے ملاقات کے دوران کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ یہ وقت آمریت کے خلاف جدوجہد اور جمہوریت کی بحالی کا ہے لہٰذا کارکن اختلافات ختم کر کے متحد ہو کر میرا ساتھ دیں تاکہ ہم اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہوسکیں۔ ملک وقوم کو آمریت کے چنگل سے آزادی دلاسکیں اور انہیں خوشحالی نصیب ہو۔ دریں اثناء محترمہ بے نظیر بھٹو نے کراچی میں اپنی مصروفیات کی بنا پر آج لاہور کا دورہ ملتوی کر دیا جس کی وجہ سے پیپلز پارٹی پنجاب کے ڈویژنل کوآرڈینیٹرز کا اجلاس بھی ملتوی کر دیا گیا کیونکہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے تازہ ترین سیاسی صورتحال کے پیش نظر چاروں صوبائی عہدیداروں کو اسلام آباد طلب کرلیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما آصف علی زرداری امریکہ کے دورے پر ہیں انہوں نے گزشتہ دو روز میں اہم امریکی حکام اور کئی اخبارات کے مدیران سے ملاقاتیں کی ہیں اور موقف اختیار کیا ہے کہ پیپلز پارٹی اور اپوزیشن کی جماعتوں کے درمیان مشترکہ چارٹر آف

ڈیمانڈ پیش کرنے کا فیصلہ درحقیقت پاکستان میں منصفانہ اور آزادانہ انتخابات کا حصول ہے۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے کہا کہ ججوں کی بحالی کے حوالے سے ہمارا مؤقف بالکل واضح ہے اس لیے حکومت کی جانب سے معزول کیے گئے ججوں کی برطرفی کے نوٹس پر ہمیں سخت تشویش ہے۔ عدلیہ کی آزادی اور ججوں کی بحالی کے بارے میں ہم اپنے مؤقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

5 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ق لیگ کو پھر آگے لانے کی تیاری کی جارہی ہے عام انتخابات کے شفاف اور منصفانہ انعقاد کے بارے میں ان کے تحفظات برقرار ہیں جبکہ بائیکاٹ کا آپشن بھی کھلا ہے لیکن پیپلز پارٹی جمہوری اداروں اور مضبوط جمہوریت کیلئے اپنا کردار اور جدوجہد جاری رکھے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پاکستان میں مقیم 14 اسلامی ملکوں کے سفیروں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا جنہوں نے زرداری ہاؤس میں ان سے ملاقات کی۔ ملاقات کرنے والوں میں سعودی عرب، عمان، شام، مصر، اردن، بحرین، تیونس، مراکش، عراق، سوڈان، لبنان، الجیریا، یمن اور قطر کے سفیر شامل تھے۔ ملاقات میں پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کے سربراہ مخدوم امین فہیم، سیکرٹری جنرل پیپلز پارٹی جہانگیر بدر اپوزیشن لیڈر ریسنٹ میاں رضا ربانی اور پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر شاہ محمود قریشی بھی موجود تھے۔ ان سفیروں کی ملاقات کا مقصد اپوزیشن جماعتوں اور حکومت کو ملک میں انتخابات کے انعقاد کیلئے ایک پوائنٹ پر متفق کرنا ہے، محترمہ بے نظیر بھٹو نے سفیروں سے ملاقات کے دوران ملک میں آئندہ عام انتخابات کے انعقاد کے معاملے پر اپنے تحفظات اور خدشات سے آگاہ کیا اور کہا کہ انہیں مسلسل رپورٹ مل رہی ہے کہ انتخابات میں دھاندلی کے منصوبے بن رہے ہیں اور صدر پرویز مشرف کی حمایت یافتہ مسلم لیگ (ق) کو پھر آگے لانے کی تیاری کی جارہی ہے اس مقصد کیلئے ''بھوت'' پولنگ سٹیشن قائم کئے جائیں گے ہم ان تحفظات اور خدشات کے باوجود انتخابات میں حصہ لینے جارہے ہیں کیونکہ ہم جمہوریت

اور جمہوری اداروں کا فروغ چاہتے ہیں لیکن ساتھ ہی محترمہ بے نظیر بھٹو نے واضح کیا کہ اے پی ڈی ایم اور اے آر ڈی کی آٹھ رکنی کمیٹی صدر پرویز مشرف کو پیش کرنے کیلئے ایک چارٹر آف ڈیمانڈ تیار کر رہی ہے اگر یہ چارٹر آف ڈیمانڈ نہ مانا گیا تو پھر پیپلز پارٹی کے پاس بھی بائیکاٹ کا آپشن کھلا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ممالک کے ساتھ پیپلز پارٹی اپنے تعلقات کو بہت اہمیت دیتی ہے اور جب وہ وزیراعظم تھیں تو انہوں نے اسلامی امہ کی بہتری کیلئے اپنا کردار ادا کیا۔ اس موقع پر بعض علاقائی موضوعات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گزشتہ روز امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن سے بھی ملاقات کی۔ ملاقات میں اہم سیاسی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے عرب ممالک کے سفیروں کے علاوہ برطانیہ کے ہائی کمشنر رابرٹ ایڈورڈ برکلے اور سپین کے سفیر جوزے گرا کا سے بھی ملاقات کی۔ بعدازاں محترمہ بے نظیر بھٹو مخدوم امین فہیم کے ہمراہ امریکی سفیر کی رہائش گاہ پر بھی گئیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سفیروں کو انتخابات میں دھاندلیوں سے متعلق پاکستان پیپلز پارٹی کے تحفظات سے آگاہ کیا۔

6 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر پرویز کے ساتھی انہیں دھاندلی کے منصوبے پیش کر رہے ہیں۔ وہ انتخابات میں دھاندلی نہ کریں اور اگر دھاندلی کی جاتی ہے تو حزب اختلاف کی جماعتیں ملک گیر احتجاجی تحریک چلائیں گی اسلام آباد میں گولڑہ شریف دربار پر میڈیا سے باتیں کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی آزاد اور منصفانہ انتخابات کے ذریعے جمہوریت کی بحالی چاہتی ہے اور اسی لیے احتجاجاً انتخابات میں حصہ لے رہی ہے تاہم حکومت کی جانب سے انتخابات میں دھاندلی کی سازش کی وجہ سے حزب اختلاف کی پارٹیاں تحریک کی منصوبہ بندی کرنے پر مجبور ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شروع میں حکومت نے ایمرجنسی لگا کر انتخابات سے بھاگنے کی کوشش کی اور بڑے دباؤ کے بعد حکومت نے انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا اور اب حکومت نے دھاندلی کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کیلئے حزب اختلاف کی جماعتیں کم سے کم نکات کا چارٹر آف ڈیمانڈ بنا رہی ہیں اور حکومت کو اس چارٹر آف ڈیمانڈ پر عملدرآمد کیلئے ڈیڈ لائن دیں گی۔ انہوں نے ریٹائر ہونے والے ججوں کو پنشن کے حق سے محروم کرنے کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ سمجھتی ہیں کہ برطرف کئے جانے والے ججوں کا معاملہ آئندہ پارلیمنٹ طے کرے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسلام آباد کے حلقہ این اے 48 سے پارٹی کے امیدوار ڈاکٹر اسرار شاہ سے بھی ملاقات کی جو دربار پر آئے ہوئے تھے۔ اسرار شاہ کی دونوں ٹانگیں اسلام آباد کچہری میں بم دھماکے میں ضائع ہو گئی

ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ڈاکٹر اسرار شاہ کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ڈاکٹر اسرار شاہ بڑے باہمت اور اعلیٰ کردار کے حامل ہیں اور جمہوریت کے لیے ان کی خدمات اور قربانیاں بے شمار ہیں۔ انہوں نے اسلام آباد کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ڈاکٹر اسرار شاہ کو ووٹ دیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جلد وہ ڈاکٹر اسرار شاہ کے مرکزی انتخابی دفتر کا افتتاح کریں گی۔ پیر غلام معین الدین سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے اسلام کی تبلیغ اور ترویج کیلئے صوفیا کرام کے کردار کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دربار پہنچنے پر پیر معین الحق جیلانی نے ان کا استقبال کیا۔ مزار پر حاضری دینے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو نے دربار کے سجادہ نشین پیر شاہ عبدالحق جیلانی سے ملاقات کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ راجہ پرویز اشرف، سینئر وائس پریذیڈنٹ پی پی پی آزاد کشمیر چوہدری یاسین، سابق رکن اسمبلی شیری رحمٰن، ناہید خان اور سابق سینیٹر فرحت اللہ بابر بھی موجود تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی احتجاج کی سیاست نہیں کرنا چاہتی لیکن حکومت اگر آزاد اور منصفانہ انتخابات کروانے میں ناکام ہوئی تو ملک بھر میں تحریک شروع ہو جائے گی ججز کو جس طریقے سے برطرف کیا گیا وہ غلط ہے حکومت جج صاحبان کو پنشن دے کر ان پر احسان نہیں کر رہی یہ ان کا آئینی حق ہے آئین کی بحالی کی صورت میں عدلیہ بھی بحال ہو جائے گی آزاد میڈیا اور عدلیہ ہی ملک میں منصفانہ انتخابات کی ضمانت ہے اعتزاز احسن اور منیر اے ملک سمیت تمام گرفتار وکلاء کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

7 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اپنے بچوں سے ملنے دبئی پہنچ گئیں وہ چار روز تک دبئی میں قیام کریں گی اور اپنے بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزاریں گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اپنی والدہ سے بھی ملیں گی۔ پارٹی ترجمان فرحت اللہ بابر کے مطابق محترمہ بے نظیر بھٹو صرف بچوں اور والدہ سے ملاقات کیلئے گئیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف زرداری بھی واشنگٹن میں اہم شخصیات سے ملاقات کے بعد دبئی پہنچ چکے ہیں۔ گزشتہ روز دبئی روانگی سے قبل ایئرپورٹ پر اخبارنویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا پیپلز پارٹی الیکشن کا بائیکاٹ نہیں کرے گی حکومت انتخاب میں دھاندلی کرانا چاہتی ہے ہم بطور احتجاج الیکشن میں حصہ لیں گے۔ اے پی ڈی ایم اور اے آر ڈی چاہتے ہیں کہ موجودہ انتخابات منصفانہ اور شفاف ہونے چاہئیں مگر اس کا امکان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ چارٹر آف ڈیمانڈز کو حتمی شکل دے دی گئی ہے اس معاملہ پر جلد ہی مشاورت ہو گی اور دونوں اتحادوں کے رہنماؤں کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک میں شفاف انتخابات کا انعقاد چاہتے ہیں اور بائیکاٹ نہیں کرنا چاہتے حکومت الیکشن میں دھاندلی کرانا چاہتی ہے اگر بائیکاٹ کر دیا تو حکومت بغیر دھاندلی کے انتخابات میں کامیاب ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی انتخابات میں احتجاجاً حصہ لے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی لابی کو آگے لانا چاہتی ہے

اور اس کے لیے ہم میدان کھلا نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ چارٹر آف ڈیمانڈز کو حتمی شکل دینے کیلئے اے پی ڈی ایم اور اے آر ڈی کا اجلاس جلد بلایا جائے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ چار روز کے لیے دبئی جا رہی ہیں۔ اے پی ڈی ایم اور اے آر ڈی دونوں سمجھتے ہیں کہ موجودہ انتخابات شفاف اور منصفانہ ہونے چاہئیں مگر اس بات کا امکان نظر نہیں آتا ہے الیکشن سے بائیکاٹ کر کے حکومت کو دھاندلی کا موقع نہیں دے سکتے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو رابطہ عوام مہم کے سلسلے میں 31 دسمبر کو ملتان میں جلسہ عام سے خطاب کریں گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر شاہ محمود حسین قریشی نے جمعہ کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو انتخابی مہم 27 دسمبر کو لیاقت باغ سٹیڈیم میں جلسہ عام سے خطاب کر کے شروع کریں گی اور 31 دسمبر کو وہ صبح کے وقت مظفر گڑھ اور بعد از دوپہر ملتان میں جلسہ عام سے خطاب کریں گی۔ یکم جنوری کو صبح وہاڑی اور شام کو پاکپتن میں خطاب جبکہ 2 جنوری کو ساہیوال میں جلسہ عام سے خطاب کریں گی۔ شاہ محمود نے بتایا کہ 3 جنوری کو قصور، 4 جنوری کو پہلا جلسہ شیخوپورہ اور اسی دن دوسرا فیصل آباد میں ہو گا۔ 5 جنوری کو پہلا جلسہ گجرات اور دوسرا گوجرانوالہ میں ہو گا جبکہ محترمہ بے نظیر بھٹو اپنی رابطہ عوام مہم کا اختتام 6 جنوری کو لاہور کے جلسہ عام میں خطاب کر کے کریں گی۔ انہوں نے بتایا کہ جہانگیر بدر اور وہ خود تمام جلسوں میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ ہوں گے جبکہ پنجاب کے ان شہروں میں جہاں محترمہ بے نظیر بھٹو نہیں جا سکیں گی وہاں کیلئے پارٹی نے ایک علیحدہ پروگرام تشکیل دیا ہے۔ ان شہروں میں امین فہیم، آصف علی زرداری اور پارٹی کے دیگر سینئر عہدیداران رابطہ عوام مہم چلائیں گے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے جنرل (ر) توقیر ضیاء کی پارٹی

میں شمولیت کی منظوری دے دی قیادت کی طرف سے گرین سگنل ملنے کے بعد توقیر ضیاء، مخدوم امین فہیم، قاسم ضیاء اور دیگر قائدین کی موجودگی میں پارٹی شمولیت کا اعلان کریں گے۔ پریس کانفرنس میں پی سی بی کے سابق ڈائریکٹر زاہد بشیر بھی پارٹی میں شمولیت کا اعلان کریں گے۔

8 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے دبئی میں زیادہ تر وقت اپنے بچوں کے ساتھ گزارا۔ تاہم پارٹی کارکنوں کے وفود سے بھی ملاقاتیں کیں۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے پارٹی کے مذاکرات کاروں کو انتخاب تک حکومت سے بات چیت کیلئے تمام بیک ڈور چینلز بند کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ ایف آئی اے کے سابق ڈائریکٹر جنرل رحمٰن ملک اور ان کے ایک ساتھی جو حکومت سے رابطے میں تھے، دونوں نے بتایا کہ اس وقت حکومت سے بات چیت کیلئے کوئی بیک ڈور چینل استعمال نہیں کیا جارہا اور ایسا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے انتخابات کے بعد صدر پرویز یا ان کے ساتھیوں سے مذاکرات کے امکان کو مسترد نہیں کیا۔

برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ ملی بینڈ نے اتوار کی سہ پہر پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو سے ٹیلی فون پر بات کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے جنرل مشرف کے فوج کے سربراہ کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہونے، انتخابات کی تاریخ کے اعلان، ایمرجنسی اٹھانے کی تاریخ، سیاسی اسیروں کی رہائی کے مطالبے اور میڈیا پر پابندی کے خلاف آواز اٹھانے کے پاکستانی عوام کے مطالبات کی برطانوی حکومت کی جانب سے حمایت پر برطانوی وزیر خارجہ کا شکریہ ادا کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے برطانیہ اور عالمی برادری کی جانب سے پاکستان میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے مطالبے کو بھی سراہا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستانی عوام

چاہتے ہیں کہ پی ایم ایل (ق) کے امیدواروں کی جانب سے بیلٹ باکسوں میں جعلی ووٹ ڈالنے کے منصوبے کا سدباب کرنے، جعلی پولنگ سٹیشن ختم کرنے، حکومتی مشینری کا ناجائز استعمال روکنے، ناظمین کو معطل کرنے جیسے اقدامات بھی صاف اور شفاف انتخابات منعقد کرانے کے لیے اٹھانے چاہئیں۔ انہوں نے 8 جنوری کو انتخابات کے موقع پر یورپی یونین کے مبصرین کے پاکستان میں موجود رہنے کو بھی سراہا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے انتخابی عمل میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے جس سے حکومت یا تو ان انتخابات پر ساکھ بنائے گی یا پھر دھاندلی کا پردہ چاک ہو جائے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گرفتار شدہ ججوں اور وکلاء کی رہائی کا معاملہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کے امیدوار اور سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اعتزاز احسن، سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر منیر اے ملک اور جج حضرات کو گرفتار رکھنے کا معاملہ بھی زیر بحث لایا۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ ن کے قائد میاں نواز شریف کے درمیان ٹیلی فونک بات چیت ہوئی جس میں دونوں رہنماؤں نے ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال اور انتخابات کے بائیکاٹ کے معاملے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا تاہم محترمہ بے نظیر بھٹو انتخابات کے بائیکاٹ کیلئے اور ججز کی بحالی کے معاملے پر اپنے موقف پر قائم رہیں۔

الیکشن کمشن آف پاکستان نے پاکستان پیپلز پارٹی کو تیر کا انتخابی نشان الاٹ کر دیا۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کے سابق چیئرمین و سابق کور کمانڈر منگلا لیفٹیننٹ جنرل (ر) توقیر ضیا نے کہا کہ میں ذوالفقار علی بھٹو کا بہت بڑا مداح ہوں۔ میں نے ان کی 5 کتابوں کو پڑھا، ان سے بہت متاثر ہوں۔ پیپلز پارٹی ایک عوامی جماعت ہے اس لیے شمولیت کو فخر سمجھتا

ہوں۔ پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کی موجودگی میں پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ آج کا دن میری زندگی کا بہت اہم دن اور قدم ہے اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ سیاست کے فرض میں بھی مجھے سرخرو کرے۔

سابق وفاقی وزیر پانی و بجلی لیاقت علی جتوئی کے بہنوئی اور بھانجے نے پیپلز پارٹی میں شمولیت کرلی ہے۔ سابق وفاقی وزیر پانی و بجلی لیاقت علی جتوئی کے بہنوئی اور جتوئی قبیلے کے سربراہ آغا خان جتوئی نے اپنے صاحبزادے عامر خان جتوئی اور بھائی سلیم خان جتوئی اور دیگر سینکڑوں معززین کے ہمراہ اپنے آبائی گاؤں تھرڑی چھٹو میں پی پی سندھ کے صدر سید قائم علی شاہ، نثار احمد کھوڑو، آغا سراج خان درانی، حاجی منور علی عباسی، پی پی ضلع لاڑکانہ کے صدر محمد ایاز سومرو، محمد انور بھٹو، عاشق حسین بوسن، ذوالقرنین، ابرو، خیر محمد شیخ، اصغر شیخ، معشوق علی جتوئی اور دیگر مقامی رہنماؤں کی موجودگی میں پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جتوئی قبیلے کے ہزاروں ووٹ پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو ملیں گے تاکہ ملک میں جمہوری ادارے مضبوط ہوسکیں۔

9 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انتہا پسندی پر قابو پانے کیلئے جمہوریت بہترین امید ہے گورننس کا فقدان پاکستان کے شہری علاقوں مین انتہا پسندی کے پھیلنے کا باعث بنا ہے الیکشن کمیشن جانبدار ادارہ ہے جو فراڈ کی شکایتوں پر ایکشن نہیں لے رہا پاکستان کے قبائلی علاقے جنگجوؤں کیلئے محفوظ جنت بن گئے ہیں جو افغانستان میں نیٹو افواج پر حملے کرنے کی بیس فراہم کرتے ہیں کرسچین سائنس مانیٹر میگزین میں شائع اپنے ایک مضمون میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے لکھا ہے کہ اگرچہ عالمی برادری نے صدر پرویز مشرف کے وردی اتارنے کے اقدام اور 16 دسمبر تک ایمرجنسی کے خاتمے کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے تاہم پاکستان کا جمہوری مستقبل اب بھی ایک اہم سوالیہ نشان بنا ہوا ہے وہ لکھتی ہیں کہ اگر منعقد ہونے والے انتخابات کی کوئی ساکھ نہیں ہوتی تو اس کے پاکستان اور پوری عالمی برادری کیلئے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے انتہا پسندی بڑھے گی اور ہر ایک کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی عالمی برادری کو اس سے بچنے کیلئے بہر صورت اقدام کرنا ہوگا عالمی برادری کو پاکستان میں آزاد اور منصفانہ انتخابات پر زور دینا چاہیے محترمہ بے نظیر بھٹو کے مطابق صدر مشرف کا گزشتہ دور انتہا پسندی کو ہوا دینے کا موجب بنا ہے اور انتہا پسندی شہری علاقوں تک پھیل گئی اور قبائلی علاقے افغانستان میں نیٹو افواج پر حملوں کیلئے جنگجوؤں کا گڑھ بن گئے ہیں ان کے خیال میں اب بھی جمہوریت کا انحصار ایک منصفانہ انتخابی عمل پر ہے اور ایک آزادانہ الیکشن کمیشن ووٹوں کی دھاندلی کو روکنے کیلئے ضابطہ اخلاق

پر عملدرآمد کرانے کے قابل ہے لیکن ایسا نہیں ہو پا رہا محترمہ بےنظیر بھٹو کے مطابق کہ عالمی برادری کو واضح پیغام دینا چاہیے کہ وہ ان مشکوک انتخابات کی نگرانی نہیں کریں گے اس بات کا انتظار نہیں کرنا چاہیے کہ آٹھ جنوری کے انتخابات آزاد اور منصفانہ ہوں گے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو کے مطابق داغدار الیکشن پاکستان میں غیر استحکام کی صورتحال کو مزید دوام بخشیں گے جبکہ سول سوسائٹی اور سیاسی پارٹیاں احتجاج کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گھوسٹ پولنگ سٹیشن بنائے گئے ہیں اور انتخابی فہرستوں میں سنگین خامیاں ہیں اور اس میں ایک کروڑ غیر تصدیق شدہ اور لاپتہ نام شامل ہیں جس سے واضح طور پر الیکشن جیتا یا ہارا جاسکتا ہے اور آئندہ انتخابات کا تقدس ان اطلاعات کے حوالے سے بھی مشکوک ہے کہ ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران کو حکومت نواز امیدواروں میں پہلے ہی سے نشان زدہ 20 ہزار بکس تقسیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان میں بوگس ووٹ ڈالے جائیں گے۔ ناظمین پولیس اور سرکاری وسائل کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ پنجاب میں 148 نشستوں پر براہ راست انتخاب ہونا ہے اور ان میں سے 108 پر دھاندلی کا پروگرام بنایا گیا ہے اور جب تک یہ تمام اطلاعات پورے ملک میں پھیلیں گی انتخابات ختم ہو چکے ہوں گے۔ میڈیا پر پابندیاں ہیں۔ اپوزیشن رہنما قید میں، ووٹر لسٹیں اور ووٹنگ مقامات کی تفصیلات ابھی تک اپوزیشن پارٹیوں کو فراہم نہیں کی گئیں امریکہ کو چاہیے کہ صدر مشرف پر دباؤ ڈالے کہ آزاد الیکشن کمیشن، غیر جانبدار نگران حکومت قائم کی جائے۔ امریکہ دنیا کی طاقتور ترین جمہوریت ہے اور اس نازک وقت میں امریکہ جمہوریت کیلئے کھڑا ہو کر ایک ایٹمی طاقت کو انتہا پسندی سے واپس لاسکتا ہے کیونکہ انتہا پسندی سے صرف پاکستان کو نہیں پوری عالمی برادری کو خطرہ ہے۔

سندھ ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس ندیم اظہر صدیقی اور مسٹر جسٹس ڈاکٹر رانا محمد شمیم پر مشتمل انتخابی ٹربیونل نے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو کے این اے 204 اور این اے 207 لاڑکانہ کے کاغذات نامزدگی منظور کرنے کے خلاف پاکستان مسلم لیگ (ق) کے بابو غلام سرور سیال اور سیف اللہ کی اپیلیں مسترد کر دیں۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا

ہے کہ ریٹرننگ افسران نے قانون کے مطابق کاغذات نامزدگی منظور کئے ہیں۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر سابق وفاقی وزیر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ سرکاری مشینری (ق) لیگ کی انتخابات میں سپورٹ نہ کرے کیونکہ اگر اس بار الیکشن میں دھاندلی ہوئی تو فیڈریشن کو خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ جمہوریت کو اصل راہ پر ڈالنے کیلئے ضروری ہے کہ نگران حکومت وہ تمام اقدامات اٹھائے جس سے اپوزیشن کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں اور ان کی ساکھ بہتر ہو سکے۔ یہ بات گزشتہ روز آصف علی زرداری کے پولیٹیکل سیکرٹری ڈاکٹر سومرو نے میڈیا کے ساتھ ایک خصوصی نشست میں ان کے حوالے سے بتائی۔ اس نشست میں پیپلز پارٹی لاہور کے صدر حاجی عزیز الرحمٰن چن، ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات اے آر ڈی منیر احمد خان، سابق ڈائریکٹر ایف آئی اے ریاض احمد شیخ کے علاوہ دیگر افراد بھی موجود تھے۔ اس موقع پر ڈاکٹر سومرو نے بتایا کہ آج کی نشست آصف علی زرداری کی میڈیا سے اظہار یکجہتی کیلئے رکھی گئی ہے۔ انہوں نے اس موقع پر میڈیا کے نام آصف علی زرداری کا پیغام پہنچایا اور کہا کہ آصف علی زرداری نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ کسی بھی ملک میں جمہوریت کے فروغ میں میڈیا کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان میں میڈیا کی آزادی کو سلب کرنے کا مطلب جمہوریت کو ڈی ریل کرنے کے مترادف ہے۔ اس لیے پیپلز پارٹی نے ہمیشہ میڈیا کی آزادی کی بات کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران میڈیا کی آزادی کو سلب کریں گے تو مٹ جائیں گے۔ آصف علی زرداری نے پیغام میں مزید کہا کہ حکومت موجودہ انتخابات میں مرضی کے رزلٹ لینے کیلئے رگنگ کر رہی ہے جس کیلئے سرکاری مشینری ق لیگ کیلئے استعمال کی جارہی ہے اور یہ رگنگ ملک وقوم کیلئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ اس لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت اپنی ساکھ کو بہتر کرنا چاہتی ہے تو غیر جانبدار شفاف انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنائے اور ہمارے شکوک و شبہات دور کرے۔

پی پی پی کی چیئر پرسن و سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے چاروں صوبوں کیلئے الیکشن مانیٹرنگ سیل قائم کر دیئے ہیں۔ چیئرمین سنٹرل الیکشن مانیٹرنگ سیل سینیٹر سردار لطیف کھوسہ نے بتایا ہے کہ چودھری منور انجم کو پنجاب، سینیٹر تاج حیدر کو سندھ، بسم اللہ خان کاکڑ کو بلوچستان اور بیرسٹر مسعود کوثر کو سرحد کیلئے صوبائی الیکشن مانیٹرنگ سیل کا صدر نامزد کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ الیکشن مانیٹرنگ سیلوں کا قیام انتخابات کے شفاف انعقاد کو یقینی بنانے اور کسی بھی قسم کی دھاندلی کے عوامل کو روکنے کیلئے عمل میں لایا گیا ہے۔

10 دسمبر 2007

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ اگر حکومت کی جانب سے صاف شفاف انتخابات میں رکاوٹ پیدا کی گئی یا 8 جنوری کو انتخابات میں دھاندلی کی کوشش کی گئی تو 9 جنوری سے اس دھاندلی کے خلاف ملک گیر تحریک شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے وہاں عام معافی کا اعلان کیا جائے۔ انہوں نے نواز لیگ کی طرف سے انتخابات میں حصہ لینے کے اعلان کو خوش آئند قرار دیا تاہم اے پی ڈی ایم کے ٹوٹنے پر افسوس کا اظہار کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ باتیں منگل کے روز دبئی سے اسلام آباد پہنچنے کے بعد ایئر پورٹ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ چودھری اعتزاز احسن نے ایک خط میں انتخابات کے بائیکاٹ کی جو بات کی ہے یہ ان کی ذاتی رائے ہے۔ پیپلز پارٹی اس سے اتفاق نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ نواز لیگ کی طرف سے انتخابات میں حصہ لینے کے اعلان سے ان کے ساتھ سیٹ ایڈجسٹمنٹ میں آسانی ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی ملک بچانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اقتدار میں آ کر عوام کے معاشی مسائل کے حل کی طرف خصوصی توجہ دے گی۔ قبائلی علاقوں کی ترقی و خوشحالی کیلئے ہمارے پاس ٹھوس حکمت عملی ہے۔ اے پی ڈی ایم اور اے آر ڈی کی مشترکہ کمیٹی کی طرف سے تیار کردہ چارٹر آف ڈیمانڈ موجود ہے تاہم اس کا موازنہ میثاق جمہوریت سے نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ چارٹر آف ڈیمانڈ پر میاں نواز شریف سے ملاقات کے دوران غور

ہوگا۔ اگر نواز لیگ بھی انتخابات کا بائیکاٹ کرتی تو (ق) لیگ کیلئے میدان خالی ہو جاتا اور بکھری ہوئی (ق) لیگ کو متحد ہونے کا موقع مل جاتا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ نواز شریف کو اب بھی اے آر ڈی کا حصہ سمجھتی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) سے سیٹ ایڈجسٹمنٹ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ایسا ہوسکتا ہے۔ دونوں جماعتیں سیٹوں پر اتحاد کر سکتی ہیں۔ دریں اثنا مردان میں ورکرز کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی غریبوں اور مظلوموں کی پارٹی ہے اور قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے غریب عوام اور اس ملک کیلئے اپنی جان کی قربانی دی ہے۔ پیپلز پارٹی نظریاتی پارٹی ہے اور اس وجہ سے آج تک کسی بھی فوجی آمر کا ساتھ نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف کی وردی اتارنے میں پاکستانی عوام اور پیپلز پارٹی نے اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ قائد عوام نے موت کو ترجیح دی مگر فوجی آمر کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم غلامی کی زندگی نہیں بلکہ عزت کی زندگی جینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا منشور ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے، جمہوریت ہماری سیاست، مساوات محمدی ہماری معیشت اور اس دنیا میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مردان کے عوام نے نوابوں کو مسترد کر دیا تھا اور قائد عوام کا ساتھ دیا تھا اور آج بھی قائد عوام کی بیٹی کا ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ شرپسندوں کی لڑائی چارسدہ سے 5 میل دور تک پہنچ گئی ہے۔ سوات، وزیرستان اور دوسرے علاقوں میں آپریشن جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر طرف مسلمان مر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو خانہ جنگی کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر الیکشن میں کسی نے بھی دھاندلی کی کوشش کی تو عوام خود ان کے خلاف نکل آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مردان منی لاڑکانہ ہے اور 8 جنوری کو مردان کے عوام ثابت کریں گے کہ واقعی مردان منی لاڑکانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک میں امن اور منصفانہ انتخابات چاہتے ہیں۔ ایک امریکی ریڈیو پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حکومت نے الیکشن میں دھاندلی کا منصوبہ بنالیا ہے لیکن وہ عوام اور اتحادی پارٹیوں کے ساتھ مل کر اسے ناکام بنانے کی کوشش

کریں گی۔ ہماری پارٹی نے عدلیہ کی آزادی کیلئے جدوجہد کی ہے اور آئندہ بھی تمام آئینی اداروں کے تحفظ کیلئے کوششیں کرتی رہے گی۔ انہوں نے نواز لیگ اور جے یو آئی (ف) کے ساتھ انتخابی شراکت کو خارج از امکان قرار نہیں دیا۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو کی ہدایت پر انتخابات کے موقع پر دھاندلی کے تدارک اور ناخوشگوار واقعات کی روک تھام اور اس کی تفصیلی رپورٹ تیار کرنے کیلئے ملک بھر میں اضلاع کی سطح پر بھی الیکشن مانیٹرنگ سیل بنائے جائیں گے جس میں ایسے لوگ شامل ہوں گے جو انتخابات میں براہ راست حصہ نہیں لے رہے۔ اس حوالے سے صوبہ پنجاب میں 35 اضلاع میں ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ سیل بنانے کیلئے کام شروع کر دیا گیا ہے جبکہ دیگر صوبوں میں بھی ضلعی سطح پر کام جاری ہے۔

11 دسمبر 2007ء

سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میاں نواز شریف سے اتحاد ممکن ہے لیکن ق لیگ سے کسی صورت نہیں ہو سکتا۔ صدر کی حمایتی جماعت کو عوامی پذیرائی حاصل نہیں اور اس لیے ق لیگ کی فتح بھی تسلیم نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سیاسی علماء کتاب کے ذریعے عوام کو دھوکہ نہیں دے سکتے، ملک پر آمریت مسلط ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کارکنوں سے خطاب اور امریکی اخبار کو دیئے گئے انٹرویو میں کیا۔ وہ بدھ کے روز نوشہرہ میں پارٹی ورکروں کے کنونشن سے خطاب کر رہی تھیں۔ کنونشن میں پہنچنے پر محترمہ بے نظیر بھٹو اور زندہ ہے بھٹو زندہ ہے کے نعرے لگائے گئے۔ ہزاروں کارکنوں نے کنونشن میں شرکت کی۔ اس موقع پر خواتین کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حکمرانوں نے آٹھ جنوری کے عام انتخابات میں دھاندلی کرانے کا منصوبہ بنا رکھا ہے اور پروگرام کے مطابق سیشن ججوں ریٹرننگ آفیسروں اور پولیس کے ذریعے بیلٹ پیپروں پر ٹھپے لگائے جائیں گے لیکن میں عدالتی آفیسروں اور انتظامی افسران اور پولیس سے استدعا کرتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر عہد کریں کہ وہ ظالم حکمرانوں کے واسطے غریب لوگوں کے ووٹ چوری کرنے میں تعاون نہیں کریں گے۔ پیپلز پارٹی ملک کو خانہ جنگی کے اس ماحول سے نکالنے کیلئے اور آمریت کے خاتمے کیلئے انتخابات میں حصہ لے رہی ہے کارکن انتخابات کے روز سرکاری افسران کے بیلٹ پیپروں پر ٹھپے لگانے اور ووٹ چوری کرانے کے منصوبے سے پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کریں۔ حکمرانوں

نے انتخابات میں دھاندلی کا منصوبہ بنا رکھا ہے منصوبے کے تحت ریٹرننگ افسروں اور پولیس عملے کے ذریعے غریبوں کے ووٹ چوری کریں گے اور سرکاری عملے کے ذریعے ق لیگ کے امیدواروں کے بیلٹ پیپروں پر ٹھپے لگائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ظالم حکمرانوں کیلئے ووٹ چوری کرنے والے یزید کے ساتھی ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی عوام کو باعزت روزگار فراہم کرے گی تاکہ بے روزگاری کی وجہ سے کوئی نوجوان انتہا پسندوں کے ہاتھوں فروخت نہ ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ پی پی پی ہر آمر کی آمریت کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک پر جنرل نسل در نسل مسلط چلے آ رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی میں نسل در نسل قائد عوام کے نظریاتی کارکنان شامل ہیں۔ قبل ازیں امریکی اخبار واشنگٹن ٹائمز کو انٹرویو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے امید ظاہر کی کہ 8 جنوری کو ہونے والے عام انتخابات میں پیپلز پارٹی پہلے سے زیادہ سیٹیں حاصل کرے گی لیکن مضبوط حکومت بنانے کے لیے دوسری ہم خیال پارٹیوں سے اتحاد کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے اس امکان کو بالکل رد کر دیا کہ ان کا مسلم لیگ (ق) سے کسی قسم کا اتحاد ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے بعد حکومت سازی کے لیے نواز شریف سے بات چیت ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام ق لیگ کے ساتھ نہیں اس جماعت کو تو اپنی حمایت کے لیے پولیس، سرکاری لوگوں اور اسپتال اسٹاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ جماعت سرکاری حکام کی غیر قانونی حمایت سے ہی ووٹ حاصل کرسکتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مجھے کسی کیس پر سزا نہیں ہوئی مجھ پر اور میرے خاندان پر لگائے جانے والے الزامات سیاسی تھے جنہیں ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مردان کو ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے منی لاڑکانہ قرار دیا تھا اور اس میں پی پی کلین سویپ کرے گی۔ سیاسی علماء کتاب کے ذریعے عوام کو مزید دھوکہ نہیں دے سکتے۔ انتخابات میں حصہ لینا نواز شریف کا دانشمندانہ فیصلہ ہے۔ یہ پی پی پی ہی ہے جس نے پرویز مشرف کو وردی اُتارنے پر مجبور کر دیا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پی پی پی کے صوبائی رہنما اور حلقہ پی ایف 23 کے امیدوار حاجی ارشد خان کی رہائش گاہ پر گفتگو

کے دوران کیا۔ اس موقع پر سابق اسپیکر سرحد اسمبلی عبدالاکبر خان، این اے 9 مردان ایک کے امیدوار حاجی خانزادہ خان بھی موجود تھے۔ تین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس ملاقات کے دوران محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ پی پی پی کی حکومت کے آتے ہی ہم پاکستانی عوام کے غموں کا ازالہ کریں گے کیونکہ پی پی پی کی جڑیں عوام میں ہیں اور یہ غریب اور محنت کشوں کی پارٹی ہے اور یہی ہمارا سرمایہ ہے۔ انہوں نے مردان کے تمام امیدواروں پر زور دیا کہ وہ پی پی پی کا منشور گھر گھر پہنچائیں۔ انہوں نے سابق صوبائی وزیر سید قمر عباس شہید کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

12 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئندہ الیکشن میں ان کی جماعت اور نواز شریف کی پاکستان مسلم لیگ مشترکہ طور پر 55 فیصد نشستیں جیت سکتی ہیں اور یہ دونوں جماعتیں اندازوں سے زیادہ ووٹ حاصل کریں گی کراچی میں اپنی آمد کے بعد ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ اندازہ گیلپ کے حالیہ سروے سے لگایا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکمران مسلم لیگ ق کو 20 فیصد سے زیادہ نشستیں نہیں ملیں گی۔ اعتزاز احسن کے الیکشن نہ لڑنے کے فیصلے کے بارے میں سوال پر انہوں نے کہا کہ اعتزاز احسن نے پیپلز پارٹی سے ٹکٹ مانگا تھا جو انہیں دیا گیا تھا وہ اب بھی پیپلز پارٹی میں ہیں لیکن چونکہ وکلا کا مطالبہ تھا کہ وہ انتخابات میں حصہ نہ لیں۔ اس لیے وہ دستبردار ہو گئے اور پارٹی نے ان کا فیصلہ قبول کر لیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا کہ ان کی جماعت عدلیہ کی آزادی کی حامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں آزاد الیکشن کے لیے مثبت اشارے نہیں مل رہے ہیں۔ انہوں نے امید کا اظہار کیا کہ اس بات کو محسوس کیا جائے گا کہ جمہوریت کی بحالی پاکستان کے مستقبل کے لیے ناگزیر ہے اور یہ کہ مشکل فیصلے کر کے غیر جانبدار طور پر الیکشن کروانے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کسی پارٹی نے ہم سے اتحاد کے لیے رابطہ نہیں کیا عوام میں اتحاد رکھنا پیپلز پارٹی کی پالیسی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے انتخابی مہم کا آغاز کر دیا ہے عید کے بعد وہ لاڑکانہ میں جلسہ کریں گی۔ مہم کے

آخری مرحلے میں وہ پنجاب کے مختلف علاقوں کا دورہ کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ شفاف انتخابات کی صورت میں سب اندازے غلط ہو جائیں گے جو آئندہ اسمبلی آئے گی تو اس میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نواز گروپ زیادہ ووٹ لیں گی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے سیاست دانوں پھر عدلیہ اور اب فوج کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پولیس انتظامیہ اور حساس اداروں سے اپیل کی کہ وہ آئندہ انتخابات میں مداخلت نہ کریں اور کوئی غیر قانونی حکم نہ مانیں اگر آپ کو غیر قانونی، غیر آئینی حکم دیا جائے کہ آپ بیلٹ چوری کریں تو آپ چور مت بنیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ مذہبی جماعتوں سے اتحاد قبل از وقت بات ہے پہلے وہ شفاف انتخابات چاہتی ہیں نئے آرمی چیف کے آنے کے بعد انہیں امید ہے کہ انتخابات شفاف ہوں گے کیونکہ یہ پاکستان کے لیے بہت ضروری ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہیں اس بات کا احساس ہے کہ برطرف چیف جسٹس اور ججوں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا جا رہا ہے لیکن وہ اس بات پر یقین رکھتی ہیں کہ ملک کے اس نظام کو بہتر بنایا جائے جس کے تحت ماضی میں چیف جسٹسوں کو برطرف کیا گیا اور عدلیہ پر حملے کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت سے یہ توقع نہ رکھی جائے کہ وہ اس بات کا یقین کرے کہ تین نومبر سے پہلے عدلیہ آزاد تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ ججوں کی عزت کرتی ہیں لیکن برائے مہربانی ان سے یہ امید نہ رکھی جائے کہ وہ ان ججوں سے سیاسی مشورے لیں جنہوں نے ماضی میں بھی پی سی او کے تحت اس وقت کے جنرل پرویز مشرف سے وفاداری کا حلف لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات کہتے ہوئے انہیں تکلیف ہو رہی ہے لیکن وہ یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس کسی کو بھی سیاست میں آنا ہے وہ آئے لیکن وہ نہیں سمجھتیں کہ پاکستان میں کبھی آزاد عدلیہ موجود رہی ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے سکیورٹی ایڈوائزر رحمان ملک نے جیو نیوز سے گفتگو میں کہا کہ وزارت داخلہ نے انہیں بتایا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو پر 21

دسمبر کو خودکش حملے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے وزارت داخلہ کو خط میں لکھا ہے کہ سابق وزیراعظم کو مکمل اور موثر سکیورٹی فراہم کی جائے۔ انہیں سکیورٹی کے لیے دیئے گئے جیمرز نے مردان جاتے ہوئے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت طاقت ور جیمرز فراہم کرے تاکہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر متوقع سانحے کو ٹالا جا سکے۔ رحمان ملک نے مزید بتایا کہ اس کے باوجود محترمہ کے 21 دسمبر کے شیڈول میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو پی پی شہید بھٹو پارٹی کی سربراہ غنویٰ بھٹو کے مقابلے میں لاڑکانہ سے قومی اسمبلی کی نشست این اے 204 سے دستبردار ہو گئی ہیں اب اس نشست پر پیپلز پارٹی کے سابق ایم این اے شاہد بھٹو پی پی شہید بھٹو کی چیئرپرسن کا مقابلہ کریں گے محترمہ بے نظیر بھٹو قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 207 رتو ڈیرو شہدادکوٹ سے الیکشن لڑیں گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو این اے 207 سے چار مرتبہ کامیابی حاصل کر چکی ہیں اور پانچویں مرتبہ ان کا مقابلہ مسلم لیگ (ق) کے سلطان کھاوڑ مسلم لیگ (ن) کے آصف جلبانی جمعیت علماء اسلام (ف) کے طارق حسین سومرو اور متحدہ قومی موومنٹ کے عبداللہ بلیدی سے ہوگا۔

13 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی نے عام انتخابات میں عوام کو متحرک کرنے اور 1988ء سے 1996ء تک اپنے دونوں ادوار میں مفاد عامہ کے کاموں کی 28 نکات پر مشتمل ایک تفصیلی فہرست جاری کی۔ جس میں بتایا گیا کہ پیپلز پارٹی نے محترمہ بےنظیر بھٹو کی قیادت میں اپنے دونوں دورِ اقتدار میں غریب کسانوں میں اراضی کی تقسیم، رہائشی سہولتوں میں اضافہ، کمیونیکیشن و پروڈکشن، تعلیم و صحت، پانی و بجلی، مزدوروں کیلئے اقدامات، خواتین اور نوجوانوں کیلئے اقدامات، خارجی و داخلی مسائل پر سودمند پالیسیوں کا اجراء، قدرتی وسائل کی ترقی اور بہتر استعمال، دفاع کے محکمہ کیلئے ترجیحی اقدامات، آزادی صحافت کیلئے اقدامات، صنعتی ترقی، لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر اور خواتین کی ترقی سمیت مختلف قومی اداروں میں انقلابی اصلاحات کیں۔ ''خبریں'' کی رپورٹ کے مطابق ملک میں عام انتخابات میں حصہ لینے والے قومی وصوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی انتخابی مہم میں پیپلز پارٹی کے بانی شہید ذوالفقار بھٹو کے دور کے ساتھ محترمہ بےنظیر بھٹو کے 1988ء اور 1993ء کے دور اقتدار میں ہونے والے ترقیاتی کاموں اور مفاد عامہ کیلئے ہونے والے اقدامات کو اپنا موضوع بنائیں۔ رپورٹ کے مطابق انتخابی امیدواروں کو دونوں دورِ اقتدار کے جن 28 نکات پر مشتمل فہرست دی گئی ہے ان میں 1988ء سے 1990ء تک ہونے والے 15 بڑے اقدامات شامل ہیں جو محترمہ بےنظیر بھٹو نے بطور وزیراعظم کیے۔ رپورٹ کے مطابق کسانوں (ہاریوں) میں 35 ہزار ایکڑ اراضی 12.5 ایکڑ فی کسان اراضی کی تقسیم کی گئی مگر

سرمایہ داروں نے اس اقدام کو عدالت میں چیلنج کر دیا۔ 500 سیاسی ورکرز جن کو ضیا دور میں مالی طور پر تباہ و برباد کر دیا گیا تھا ان کے مالی مسائل کو کم کرنے کیلئے انتہائی ارزاں قیمت پر رہائشی پلاٹ دیئے گئے۔ تمام بڑے شہروں میں 2 ہزار کے قریب بے گھر افراد کیلئے دو، دو کمروں پر مشتمل گھر بنانے کیلئے اقدامات کئے۔ لیبر ریفارمز (مزدوروں کیلئے انقلابی اقدامات) کے طور پر پیپلز پارٹی نے فوری طور پر مزدور یونین پر سے پابندی اٹھائی۔ 40 ہزار کے قریب حقیقی کارکنوں کو بحال کیا۔ مزدور کے ویجز میں 2 بار اضافہ کیا۔ مزدوروں کو آجر کی انکم میں شیئر دلایا، انڈسٹریل شہروں میں لیبر کالونیاں تیار کیں اور مزدوروں کو ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن کے حقوق دیئے۔ تعلیم وصحت کیلئے انقلابی اقدامات کیے۔ ہر یونین کونسل کے حلقے کے برابر علاقے میں ڈسپنسریاں متعارف کرائیں، تاریخ میں پہلی بار 90-1989ء میں تعلیم کے فروغ کیلئے بجٹ میں اضافہ کیا گیا اور پھر 91-1990ء میں دوبارہ بجٹ بڑھایا گیا۔ 50 ہزار کے قریب نئے اساتذہ بھرتی کیے۔ آٹھویں تک تعلیم لازمی قرار دی گئی جبکہ تکنیکی تعلیم کے فروغ کیلئے اقدامات کئے گئے۔ رپورٹ کے مطابق نوجوانوں کی سرگرمیوں کو مزید مثبت بنانے کیلئے طلباء یونین پر پابندی ختم کی اور تعلیمی اداروں میں نوجوانوں کی مثبت سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا۔ نوجوانوں کے مسائل کے حل کیلئے پہلی بار امور نوجوانان کی الگ وزارت تشکیل دی گئی۔ خواتین کی ترقی اور بہبود کیلئے متعدد اقدامات کیے گئے جس میں ہنر مند خواتین کیلئے 50 ہزار فی کس آسان اقساط پر مشتمل قرضہ جات کی فراہمی خواتین کے مسائل اور ان کے مسائل کے حل کیلئے خواتین کی وزارت کا اجراء، ویمن بینک کا قیام، اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں خواتین کیلئے کمپیوٹر سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا اور خواتین کی ترقی کیلئے ترجیحی اقدامات کئے گئے۔ اسمبلی میں خواتین کی مخصوص نشستوں کیلئے کام کیا۔ رپورٹ کے مطابق پانی وبجلی کے ترقیاتی کاموں کیلئے مختلف پراجیکٹ تشکیل دیئے گئے اور 4 ہزار کے قریب گاؤں (دیہاتوں) کو بجلی کی فراہمی ممکن بنائی۔ بجلی کی کمی کو دور کرنے اور پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کیلئے 16 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری ملک میں لائی گئی۔ غازی بروتھا، ہائیڈرو

پراجیکٹ اور نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی تعمیر کیلئے ترجیحی اقدامات کا آغاز کیا اور پھر بجلی کی قلت کو دور کرنے کیلئے معاہدہ کیا جس کی روشنی میں نیوکلیئر پاور پلانٹ تعمیر ہوا۔ رپورٹ کے مطابق سکردو، گلگت اور گوادر میں سیٹلائٹ سٹیشن کو (Connecting) مواصلاتی رابطے بنائے۔ مائیکرو چینل تعمیر کر کے کراچی اور پشاور میں رابطے بنائے۔ ملک بھر میں 600 نئے ڈاک خانے قائم کر کے عوام کو خطوط اور دیگر ضروری دستاویزات کی ترسیل کا نظام مضبوط بنایا۔ پورٹ قاسم کی توسیع، پاکستان سٹیل ملز کی توسیع اور پیداوار میں اضافہ، بلوچستان میں بند ٹیکسٹائل ملز کو دوبارہ چالو کر کے 5 ہزار ورکرز کو نوکریاں، گاڑیوں، ٹریکٹر سازی کی صنعت کو فروغ، ٹیلیفون کے شعبہ میں ترقی، 18 شہروں میں مواصلاتی نظام کا رائج کرنا جبکہ گیس و آئل کے ذریعے پیداواری لاگت میں کمی کے ذریعے پیداوار میں بھرپور اضافہ کیا گیا۔ دفاع کے شعبہ میں پاکستان نیوی کو جدید طیاروں کی فراہمی، ایئر کرافٹ کی پاکستان میں تیاری جبکہ ایف سولہ طیاروں کا حصول شامل ہے۔ اس طرح آزادی صحافت پر لگی قدغن کو ختم کیا اور اس پر سنسر شپ ختم کی۔ صحافیوں کے بیرون ملک جانے کیلئے این او سی کے اجراء کی لازمی شرط کو ختم کیا اور ریڈیو ٹی وی کے ملازمین کو بحال کیا۔ عازمین حج کی تعداد میں اضافہ کیا اور نئی حج پالیسی بنا کر 1 لاکھ افراد کو 1990ء میں حج کیلئے بھیجا اور پھر لاہور، اسلام آباد سے حج فلائٹس شروع کرائیں۔ رپورٹ کے مطابق اس دور میں پاکستان کو دولت مشترکہ میں دوبارہ رکن مقرر کیا گیا جبکہ بڑے اقدامات میں کشمیر پر بھارت کے ساتھ جاری تنازع میں دوستانہ تعلقات استوار کئے گئے۔ روس سے کراچی سٹیل ملز کے لیے 1 بلین ڈالر کے توسیعی منصوبے کیلئے گرانٹ حاصل کی اور پھر سمگلنگ کی روک تھام کیلئے ایک وزارت بنائی جبکہ فارن پالیسی اور دیگر اقدامات اس کے علاوہ ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پیپلز پارٹی کے دوسرے دور اقتدار 96-1993ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملکی مفاد اور ملکی ترقی اور استحکام کیلئے جو اقدامات کئے وہ درج ذیل ہیں جو اس بار انتخابی امیدواروں کو کہا گیا ہے کہ وہ ان امور کو اجاگر کریں۔ رپورٹ کے مطابق ان انتخابات کے 13 چیدہ چیدہ نکات ہیں جن میں 21

ہزار پرائمری سکولز کی تعمیر، 7 لاکھ نئے فون کنکشن کا اجراء، گوادر ایئرپورٹ کا قیام، کیٹی بندر پورٹ کا آغاز، مہران کے کوسٹل ریجن میں پانی کی صفائی کیلئے اکرا(AKRA) ڈیم کی تعمیر کی گئی۔ فارن پالیسی کے اہم اقدامات کے طور پر کاسا بلانکا میں او آئی سی کانفرنس میں کشمیر تنازع پر پاکستان کے مؤقف کی متفقہ قرارداد کے ذریعے منظوری جبکہ ترمیم کے ذریعے پاکستان کی فوجی امداد پر پابندی کے خاتمہ کیلئے براؤن ترامیم کرانے میں اہم کردار ادا کیا جس کے ذریعے پاکستان کو فوجی ساز و سامان ملا۔ علاوہ ازیں دفاعی لحاظ سے پاک نیوی کو جدید آگسٹا آبدوز کی فراہمی جبکہ میزائل ٹیکنالوجی میں بھرپور اضافہ کیا گیا۔ توانائی کے شعبہ میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے بحران سے نکلنے کیلئے پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کی گئی جس سے بھاری سرمایہ کاری پاکستان آئی اور نجی پاور کمپنیاں پاکستان کو اس وقت بھی بجلی فراہم کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں دوسرے دور اقتدار میں پیپلز پارٹی نے شمالی علاقہ جات میں قانون سازی، عوام کو ووٹ کا حق دیا۔ سوشل سیکٹر میں 100 فیصد بچوں کو پولیو فری کیلئے ویکسی نیشن کی۔ خواتین کے تحفظ کیلئے خواتین کے الگ پولیس سٹیشن اور اعلیٰ عدلیہ میں خواتین ججز کی تقرری کی گئی۔ میڈیا کو مکمل آزاد کیا اور ویج بورڈ کا اعلان کیا گیا مالیاتی امور اور سرمایہ کاری کے حوالے سے بے شمار اقدامات شامل ہیں۔

14 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی نے عام انتخابات میں ''مشرف رجیم'' کے گزشتہ 7 سالوں میں مختلف وفاقی وصوبائی اداروں میں ہونے والی کرپشن اور شخصیات کے خلاف نیب میں دائر 51 ریفرنسز کو انتخابی مہم میں ''ٹاکنگ پوائنٹ'' کے طور پر پیش کرنے کیلئے تمام انتظامات کر لیے ہیں جس میں 2000ء سے 2007ء تک صدر جنرل پرویز مشرف کے پہلے دور اقتدار سے تاحال مختلف حکومتوں اور وزراء کی کرپشن کے ریفرنسز شامل ہیں۔ تیار کردہ ریفرنسز فہرست گورنر سندھ، سٹیل ملز، شوگر ملز، سابق وفاقی وزیر ریلوے شیخ رشید، جہازوں کی خریداری، آئل سکینڈل، اسلحہ کی خریداری سمیت دیگر ریفرنس شامل ہیں جس میں پیپلز پارٹی نے موٴقف اختیار کیا ہے کہ گزشتہ 7 سالوں میں مختلف اداروں میں ریکارڈ کرپشن ہوئی۔ پیپلز پارٹی نے 2000ء میں 2 ریفرنسز، 2001ء میں 6 ریفرنسز، 2002ء میں 7 ریفرنسز، 2004ء میں 10، 2005ء میں 11 ریفرنسز، 2006ء میں 14 ریفرنسز جبکہ 2007ء یعنی رواں سال میں 2 ریفرنسز دائر کیے۔ 2000ء میں جو ریفرنس دائر کیے گئے ان میں این ڈی ایف سی کے چیئرمین کی مالی کرپشن (بے ضابطگیاں) اور سیمنٹ ساز کمپنیوں کو ساز باز کر کے وسیع پیمانے پر گیس کنکشن دیئے گئے جس میں قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی گئی۔ 2001ء میں جو 6 ریفرنسز فائل کیے گئے ان میں واشنگٹن (امریکہ) میں پاکستانی سفارتکاروں کی عالی شان رہائشوں پر بھاری رقوم کا خرچ، ریاض (سعودی عرب) کیلئے پی آئی اے کی فلائٹس سے مسافروں کو کرپشن کیلئے آف

لوڈ کرنے کا سکینڈل، پی ٹی سی ایل کے شیئرز کی فروخت، ایم ای ایس (MES) میں اربوں روپے کی بے ضابطگیاں اور ڈیفنس میں زمین کی خرید وفروخت (ڈیل) میں اربوں روپے کی بے ضابطگیاں شامل ہیں۔ 2002ء میں 7 ریفرنسز تھے جن میں نیب اور (ETPB) ای ٹی پی بی چیف کے خلاف عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس کو خط تحریر کیا۔ نجکاری کیلئے سیکرٹ پروسیڈنگ کا استعمال، آرمی ٹرک ڈیل میں اربوں روپے کا نقصان ہوا، پشاور موٹروے کنٹریکٹ میں بے ضابطگیاں، وزارت اطلاعات میں خفیہ فنڈز کا ناجائز استعمال، پی آئی اے کیلئے بوئنگ 777 طیاروں کی خریداری میں بے ضابطگیاں، ڈیپ سی (Deep Sea) لائسنس کے اجراء میں بے ضابطگیاں شامل ہیں۔ 2004ء میں پیپلز پارٹی نے 10 ریفرنسز فائل کیے جن میں موبائل فونز کے ٹینڈرز میں بے ضابطگیاں، ٹھٹھہ میں زمینوں کی خورد برد، لاہور میں اربوں روپے کے اراضی سکینڈل، سٹاک ایکسچینج میں اربوں ڈالر کا سکینڈل، ڈیفنس بجٹ میں اربوں کی بے ضابطگیاں، پی آئی اے کے طیاروں کی خریداری میں بے ضابطگیاں، اربوں روپے کے قرضہ جات کی معافی، یو ایس ایڈ میں 14 ملین ڈالر کی خطیر رقم کا ناجائز استعمال اور گندم سکینڈل شامل ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل (ر) جاوید ناصر کی کرپشن کے حوالے سے 3 مئی 2005ء میں کرپشن کے الزامات لگائے گئے۔ سابق وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور کے خلاف 13 مئی 2005ء کو جعلی ڈگریوں کے الزامات پر مشتمل ریفرنس، 9 جون 2005ء کو خوسکی (Khoski) شوگر ملز سکینڈل، 4 جولائی 2005ء کو سابق کور کمانڈر لاہور جنرل (ر) ضرار عظیم کے خلاف الزامات لگائے گئے۔ 11 جولائی 2005ء کو پورٹ قاسم اتھارٹی کے خلاف ریفرنس، 19 جولائی 2005ء کو سابق وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید کے خلاف اراضی سکینڈل، گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد کے خلاف یکم اگست 2005ء جبکہ 11 اگست کو سیف گیمز، 9 ستمبر 2005ء کو اسلحہ کی خریداری، 27 نومبر 2005ء کو آئل سکینڈل کے ریفرنسز فائل کئے گئے۔ 2006ء میں 14 ریفرنسز دائر کئے گئے ان میں 21 اکتوبر کو بلیک

کیب سکیم (Scam)، 15 اکتوبر پاکستان سٹیل ملز، 10 اگست 2006ء میں بریگیڈیئر تاج، 8 اگست کو سٹاک مارکیٹ کرپشن کے حوالے سے، 4 اگست کو سپیکر قومی اسمبلی کے خلاف 29 جولائی کو ملٹی ملین ڈالر کا ریلوے کے حوالے سے سکینڈل، 27 جولائی کو وزیر قانون وصی ظفر، 28 جولائی کو لوکومٹیو (Locomotive) ، 23 جون کو خفیہ ادارے میں قواعد سے ہٹ کر تقرریاں، 6 جون کو کامرہ گرڈ سٹیشن، 23 مئی کو بادشاہی مسجد، 15 مئی کو او پی ایف ہاؤسنگ سکیم، 11 مئی کو ڈی ایچ اے میں اور NCHD میں بے ضابطگیوں کا ریفرنس 10 مارچ کو فائل کیا گیا جبکہ 2007ء میں 2 ریفرنسز فائل کئے گئے جن میں کریسنٹ سٹینڈرڈ انویسٹمنٹ بینک (CSIBL) میں بے ضابطگیوں کا ریفرنس 3 فروری اور حج کوٹہ میں بے ضابطگیوں کا ریفرنس 15 جنوری کو فائل کیا گیا۔ ان تمام ریفرنسز کی ایک سمری تمام مرکزی وصوبائی عہدیداروں کو دے دی گئی ہے جو گزشتہ 8 سالوں میں ملکی اداروں میں ہونے والی سابق حکمرانوں اور ان کے چہیتے افسران کی کرپشن بارے عوام کو بتائیں گے۔ کارنر میٹنگز میں ٹاکنگ پوائنٹ کے ذریعے رائے عامہ ہموار کریں گے۔

15 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اس وقت ملک میں جمہوری اور غیر جمہوری قوتوں کے درمیان ٹکراؤ کا ماحول ہے جب بھی غیر جمہوری قوتیں برسر اقتدار آئیں ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہم نے کبھی اقتدار کیلئے سمجھوتہ نہیں کیا اگر سمجھوتہ کیا ہے تو وہ صرف ملک میں حقیقی جمہوریت کی بحالی، عوام کے حق حاکمیت، آمریت کے خاتمے اور شفاف انتخابات کے انعقاد کے لیے ہے وہ گزشتہ روز ریلوے ہاکی گراؤنڈ میں جلسہ عام سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کے غلط اقدامات سے آج ملک بحرانوں سے دو چار ہے حالات انتہائی گمبھیر ہو چکے ہیں بلوچستان اور وزیرستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ افسوسناک ہے نواب بگٹی کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کی کوئی حمایت نہیں کر سکتا ملک کی سلامتی اور بقاء کو خطرات سے دو چار کر دیا گیا ہے آج بلوچستان جل رہا ہے ملک میں جب بھی فوجی حکمران آئے قوم کو مشکل دن دیکھنے پڑے جنرل ایوب خان نے معاہدہ تاشقند پر دستخط کر کے پوری قوم کے سر شرم سے جھکا دیئے تھے یحیٰی خان نے برسر اقتدار آ کر ملک کو دولخت کر دیا جنرل ضیاء الحق کے دور میں برادر قوموں میں نفرت پھیلی جمہوریت اور آئین کی بحالی کیلئے جدوجہد کرنے والے بچوں اور جوانوں کو کوڑے مارے گئے موجودہ حکمرانوں کے دور میں ملک کے مختلف حصوں میں عوام کو فوج سے متصادم کر دیا گیا ہے ہم جمہوری لوگ ہیں ہمارے پاس کوئی ہتھیار نہیں میں امن کا پیغام لے کر بلوچستان آئی ہوں انہوں نے کہا کہ یہ ملک قائداعظم کی قیادت میں مسلمانوں کی جدوجہد کی بدولت بنا

جسے ایک جنرل نے دولخت کر دیا قائد عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کو حقیقی وفاق کی شکل دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ عوام کی طاقت پر بھروسہ کیا جائے کیونکہ عوام سے بننے والی طاقت پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے جبکہ غیر جمہوری حکمرانوں کی سوچ اس کے برعکس ہے جس کی وجہ سے دن بدن ملک کے مسائل میں اضافہ اور حالات سنگین ہوتے جارہے ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک کی ترقی عوام کے تعاون اور جمہوریت کی مرہون منت ہے جہاں غیر جمہوری حکومتیں آتی ہیں وہاں نفرتیں، مسائل اور مشکلات جنم لیتی ہیں بلکہ غیر جمہوری قوتوں کے آنے سے ترقی کا سلسلہ رک جاتا ہے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی جمہوریت بحال کر کے ملک کے اصل مسئلے پر توجہ دے گی اور یہ اصل مسئلہ بیروزگاری ہے ہماری اولین ترجیح بیروزگاری کا خاتمہ اور تعلیم عام کرنا ہے کیونکہ تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی قائد عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دور اقتدار میں ملک بھر سمیت بلوچستان میں تعلیمی ادارے قائم کیے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی ایک مرتبہ پھر برسر اقتدار آکر بیروزگاری کا خاتمہ اور تعلیم عام کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے کبھی اقتدار کیلئے ڈیل نہیں کی ہم نے کبھی اقتدار کی پروا نہیں کی بلکہ ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ کارکنوں کے دلوں میں جگہ ملے کارکنوں کی خاطر میں دس مرتبہ اقتدار کو لات مار سکتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کی جدوجہد کی بدولت صدر پرویز مشرف نے نہ صرف وردی اُتاری بلکہ ایمرجنسی بھی اٹھالی۔ کل تک جو کہتے تھے کہ سابق وزراء اعظم ملک میں واپس نہیں آسکتے وہ بھی آج اپنی سرزمین پر موجود ہیں اور کارکنوں کی اسی جدوجہد کی بدولت عام انتخابات میں پارٹی بھرپور کامیابی حاصل کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب بعض حلقے کہتے ہیں کہ وہ پارٹی کو برسر اقتدار نہیں آنے دیں گے مگر ہمیں یقین ہے کہ ہم کارکنوں اور عوام کی قوت سے کامیابی حاصل کریں گے اس مرتبہ سرکاری مشینری کو دھاندلیوں کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ حکومتی اہلکار بھی نیک نیتی سے اپنے فرائض انجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی امیروں کی نہیں غریبوں کی جماعت ہے جس نے ہمیشہ غریبوں کے حقوق کیلئے

جدوجہد کی۔ انہوں نے کہا کہ قائد عوام شہید بھٹو کی بیٹی آج سرزمین بولان پر کارکنوں کے درمیان ہے میں ایک ایسے وقت میں بلوچستان کا دورہ کر رہی ہوں جب حالات انتہائی خراب ہیں امن وامان کی صورتحال نے ہر شخص کو پریشان کر رکھا ہے جس سے عوام میں مایوسی پھیل رہی ہے سردار اختر مینگل سمیت سینکڑوں لوگ جیلوں میں ہیں ہزاروں سیاسی کارکن لاپتہ ہیں ہم برسر اقتدار آ کر اس سرزمین کے بیٹوں کو عزت دیں گے خنجراب سے لے کر بولان تک عوام کے حقوق کا تحفظ اور اس کے لیے آواز بلند کریں گے جس کا ثبوت ہمارا ماضی ہے ذوالفقار علی بھٹو نے برسر اقتدار آ کر بلوچستان کو پہلی مرتبہ صوبے کا درجہ دیا کیونکہ وہ عوام کے حقیقی رہنما تھے۔ انہوں نے کہا کہ 1977ء میں ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ میں دنیا کو بتادوں گا کہ عوام کا حقیقی لیڈر کس طرح جیتا اور کس طرح مرتا ہے وہ شہید ہوئے مگر حکمرانوں کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کوئٹہ آ کر خوشی ہوئی ہے حالانکہ یہاں آنے سے قبل مجھے مشورہ دیا گیا تھا کہ میں یہ دورہ نہ کروں کیونکہ حالات خراب ہیں بم دھماکے ہو رہے ہیں مگر میں نوابزادہ لشکری رئیسانی اور بسم اللہ کاکڑ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک بار بھی مجھے دورہ منسوخ کرنے کو نہیں کہا بلکہ جلسہ کیلئے شاندار انتظامات کئے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو بچانے اور ملک کو موجودہ صورتحال سے نجات دلانے کیلئے 8 جنوری کو عوام گھروں سے نکل کر پیپلز پارٹی کا ساتھ دیں اور ثابت کردیں کہ وہ آمریت سے نجات اور عزت سے جینا چاہتے ہیں۔

مسلم لیگ (ق) کے رہنما سابق رکن قومی اسمبلی سردار منصور ٹمن نے پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کر دیا جبکہ پیپلز پارٹی نے حلقہ این اے 61 سے سردار منصور ٹمن کو پارٹی ٹکٹ دینے کا اعلان کر دیا وہ سابق وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی کے مقابلے میں پیپلز پارٹی کے امیدوار ہوں گے۔

16 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کمزور پارلیمنٹ لانے کے منصوبے نہ بنائے جائیں۔ انتخابات میں بڑے پیمانے پر دھاندلی کی جائے گی۔ جمہوری قوتوں اور عوام کو اس کا راستہ روکنے کیلئے اُٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔ اگر دھاندلی ہوئی تو حکمران عوامی سیلاب میں بہہ جائیں گے۔ انتخابات کا بائیکاٹ کر کے ہم حکومت کیلئے میدان کھلا نہیں چھوڑنا چاہتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ طالبان ہمارے دور میں زیادہ طاقت میں نہ تھے۔ ان کی سرگرمیاں محض قندھار تک محدود تھیں مگر بعد میں ان کی سرگرمیاں زیادہ بڑھ گئیں۔ اسامہ بن لادن کو کون لایا۔ اسلامی اور دیگر ممالک پر طالبان کی جانب سے حملے کی دھمکیاں کس کے کہنے پر دی گئیں۔ نیشنل کمانڈ اتھارٹی کی تشکیل اور اس کے اختیارات صدر کے پاس رکھنا اچھی بات نہیں۔ یہ کام آئندہ پارلیمنٹ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ حکومت انتخابات میں دھاندلی کر رہی ہے اور اب تک انتخابات کیلئے جو اقدامات کئے گئے ہیں اس پر میری پارٹی کو اعتماد نہیں کہ وہ آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے۔ تاہم بطور احتجاج اور دھاندلی کو روکنے کے لیے عام انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ عوام میں سیاسی شعور ہے۔ عوامی سیلاب حکومتی دھاندلی کو ناکام بنا سکتا ہے۔ حکومت نے دھاندلی کرنے اور مسلم لیگ (ق) کو آگے لانے اور ہنگ پارلیمنٹ لانے کا فیصلہ کیا ہے اور ہم نے اس لیے انتخابات میں حصہ لیا ہے کہ دھاندلی کو روکا جائے اور میدان خالی نہ چھوڑ جائے۔ جب ہم میدان میں نہیں ہوں گے تو ہمیں کیا معلوم کہ دھاندلی ہو رہی ہے یا نہیں۔ جب ہم انتخابات

میں حصہ لیں گے تو پھر ہمیں یہ معلوم ہو گا اور لوگوں میں احساس محرومی زیادہ بڑھے گا۔ میں پولیس، خفیہ ایجنسیوں، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور دیگر اداروں سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ حکومت کی جانب سے انتخابات کے موقع پر کسی بھی غیر قانونی اقدامات پر عمل نہ کریں۔ ہم صوبائی خودمختاری کے حق میں ہیں اور میری اس سلسلے میں اے پی ڈی ایم اور دیگر اپوزیشن جماعتوں سے بھی بات چیت جاری ہے اور انشاء اللہ ہم برسر اقتدار آنے کے بعد صوبوں کو مکمل خودمختاری دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اعتزاز احسن نے ہم سے پارٹی ٹکٹ مانگا تھا ہم نے پارٹی ٹکٹ جاری کر دیا۔ اب انہوں نے الیکشن میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب یہ ان کا مسئلہ ہے کہ وہ پیپلز پارٹی کی پالیسیوں کی حمایت کرتے ہیں یا وکلاء برادری کے ساتھ ہیں۔ وہ خود بہتر جانتے ہیں۔ جب ملک میں آمریت ہوتی ہے تو کوئی بھی محفوظ نہیں ہوتا حتیٰ کہ صدر، وزیراعظم اور مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور کراچی میں بلوچستان کے چیف سیکرٹری کے بیٹے کو ہلاک کر دیا گیا۔ میں اس واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہوں۔ جب اہم شخصیات ملک میں محفوظ نہیں تو عام آدمی کس طرح محفوظ ہو سکتا ہے۔ اس وقت ملک میں بم دھماکے ہو رہے ہیں، راکٹ فائر ہو رہے ہیں، لوگوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ حکومت امن و امان برقرار نہیں رکھ سکی کیونکہ ملک میں آمریت قائم ہے اور جب ملک میں آمریت ہو تو کوئی بھی محفوظ نہیں ہو سکتا۔ ہمارا میاں نواز شریف سے کبھی کبھار کسی مسئلے پر اختلاف بھی ہو جاتا تھا مگر ہمارے مقاصد ایک تھے۔ اس وقت پورے پاکستان میں بیس لاکھ سے زیادہ لوگ بیروزگار ہیں جن کے پاس ڈگریاں موجود ہیں مگر نوکریاں نہیں مل رہیں۔ مہنگائی کا یہ عالم ہے کہ آٹا تمیں روپے کلو فروخت ہو رہا ہے اور غریب آدمی کیلئے ایک ٹائم کی روٹی کھانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ ہمارا نعرہ جو چالیس سال پہلے لگا تھا روٹی، کپڑا، مکان دیں گے، اس پر ہم آج بھی قائم ہیں۔ عوام ہمیں بھاری اکثریت سے پارلیمنٹ میں لائیں ہم آپ کو روٹی، کپڑا اور مکان دیں گے۔ گوادر پورٹ بلوچستان کے عوام کے لیے بنائی گئی مگر افسوس کہ وہاں پر مقامی لوگوں کو ملازمتیں نہیں دی جا رہیں بلکہ باہر

سے لوگوں کو لا کر وہاں پر رکھا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ مقامی افراد کی زمینوں کو بھی ان سے چھین کر دوسرے لوگوں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ پسنی پاور کوسٹل ہائی وے اور دیگر اہم پروجیکٹ ہمارے دور میں شروع ہوئے۔ اتوار کو کوئٹہ سے کراچی روانگی سے پہلے ایئرپورٹ پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوام ووٹ کا درست اور بھرپور استعمال کر کے غیر جمہوری قوتوں کو ناکام بنا دیں۔ حکمرانوں نے اپنے مفادات کے تحفظ میں پاکستان کو ایک ناکام ریاست بنا کر رکھ دیا ہے جہاں سیاسی جماعتیں، عدلیہ اور پارلیمنٹ کو کمزور کیا گیا ہے۔ اب اس ریاست کا وجود خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ مضبوط ریاست اور وفاق پاکستان کا خواب اسی صورت شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جب صوبوں کو برابری کی بنیاد پر حقوق دیئے جائیں گے۔ صوبوں کو عزت دی جائے گی۔ یہاں آئین اور جمہوریت بحال ہو گی۔ لیکن حکمرانوں کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے آج پُرتشدد سوچ پروان چڑھ رہی ہے۔ ملک میں کہیں بھی امن نہیں۔ ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔ پڑوسی ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر نہیں۔ صوبوں میں نفرت پروان چڑھ رہی ہے۔ ان حالات میں نہ صرف امن کا قیام مشکل ہے بلکہ پاکستان کو بچانا بھی مشکل ہو جائے گا۔ اس دھرتی کو بچانے کیلئے امن کی بحالی ناگزیر ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی برسر اقتدار آ کر خوف و ہراس کی اس فضا کو ختم کرے گی اور عوام میں امید پیدا کرے گی۔ لوگوں کو روزگار فراہم کرے گی اور انہیں بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے ہر ممکن اقدامات کرے گی۔ بلوچستان میں قوم پرست قوتوں کا انتخابات سے بائیکاٹ ان کا اپنا سیاسی فیصلہ ہے جس کا انہیں حق حاصل ہے لیکن ہمارے خیال میں موجودہ صورتحال میں انتخابات سے بائیکاٹ کرنے کا مطلب سیاسی بحران کو مزید بڑھاوا دینے کے مترادف ہوگا۔ اس لیے سیاسی جماعتوں کو انتخابات سے بائیکاٹ نہیں کرنا چاہیے۔ بائیکاٹ کرنے سے غیر جمہوری اور غیر سیاسی قوتوں کیلئے میدان خالی ہو جائے گا اور ہم میدان کھلا نہیں چھوڑنا چاہتے۔ ہماری طاقت عوام ہیں اور عوام کی طاقت سے ہی ہم غیر سیاسی اور غیر جمہوری قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ وفاق پاکستان کا استحکام اسی صورت

میں ممکن ہے جب بلوچستان سمیت تمام صوبوں کو برابری کی بنیاد پر حقوق دیئے جائیں گے۔ دہشت گردی کہیں بھی ہو ہم اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں کیونکہ تشدد کا راستہ کسی بھی طور پر ملک اور قوم کیلئے سودمند نہیں ہے لیکن حکمرانوں کی پالیسیوں نے قوم کو پُرتشدد راستہ اپنانے پر مجبور کردیا ہے لیکن عوام کو ان خطرات کو پہچاننا ہوگا اور انہیں ناکام بنانا ہوگا۔ ہمارے دور اقتدار میں طالبان ضرور تھے لیکن وہ اس حد تک انتہا پسند نہیں تھے ہم جانتے ہیں کہ موجودہ حالات میں انتخابات صاف، شفاف نہیں ہوں گے اور سرکار نے دھاندلی کا پروگرام مرتب کرلیا ہے لیکن ہم احتجاجاً انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں اور حکومت کی دھاندلی کے پروگرام کو ناکام بنادیں گے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نواب اکبر بگٹی مرحوم کے صاحبزادے طلال بگٹی کی رہائش گاہ پر گئیں اور اُن کے والد مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔

17 دسمبر 2007ء

سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آزادانہ و منصفانہ الیکشن کا وعدہ باقی ہے ق لیگ کے لیے اب کوئی جگہ نہیں۔ آمریت کے بادل چھٹنے والے ہیں 8 جنوری کو ملک میں جمہوریت کا سورج طلوع ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات میں سرکاری سرپرستی رکھنے والی ق لیگ کو فرار ہونے کا راستہ نہیں ملے گا وہ پیر کے روز حیدرآباد سے دو کلو میٹر دور ہٹڑی میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کر رہی تھیں۔ جلسہ میں ہزاروں کارکنوں نے شرکت کی محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حکومتی ٹولہ شکست سامنے دیکھ کر بوکھلا گیا ہے اور اب اپنے مذموم مقاصد کیلئے پروپیگنڈا کر رہا ہے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ شفاف انتخابات ہوئے تو پیپلز پارٹی اور ن لیگ ہی جیتیں گی باقی سب جماعتوں کا صفایا ہو جائے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایک امریکی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر انتخابات شفاف اور غیر جانبدارانہ نہ ہوئے اور دھاندلی کی کوشش کی گئی تو ملک افغانستان بن جائے گا۔ حکمران انتہا پسندوں کی سرپرستی کر رہے ہیں اور مغرب اس پر خاموش ہے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ موجودہ حکومت نے طالبانائزیشن کو فروغ دیا اب لوگ انتہا پسندوں کے ڈر سے دل کی بات بھی زبان پر نہیں لا سکتے موجودہ حکومت جیت گئی تو انتہا پسندی بڑھ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ گاؤں اور شہر انتہا پسندی کی آگ میں جل رہے ہیں جبکہ حکمران فوج کا مورال گرا رہے ہیں حیدرآباد میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا ڈکٹیٹر شپ کی رات ختم ہونے والی ہے خدا نے چاہا تو 8 جنوری کے بعد ملک میں عوام کی طاقت کا بول بالا

ہوگا پیپلز پارٹی نے ہمیشہ آمریت کی مخالفت کی۔ پیپلز پارٹی وفاقی اور جمہوریت پسند جماعت ہے جس نے کبھی کسی دور میں آمر یا ڈکٹیٹر سے سمجھوتہ نہیں کیا، پیپلز پارٹی کی سیاست گولی، خودکش حملوں، خوف، تشدد کی سیاست نہیں بلکہ ہماری سیاست آزادی، عزت نفس، ملک اور عوام کی ترقی اور استحکام کی سیاست ہے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے ایک طویل عرصے کے بعد اپنی دھرتی پر قدم رکھا ہے اور آج میں حیدرآباد میں اپنی ماؤں، بہنوں، بھائیوں اور بزرگوں کے درمیان موجود ہوں میں ان کی دعاؤں اور ان کی طاقت سے اپنے ملک واپس آکر خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے 16 کروڑ عوام کی طاقت ان کی بہن محترمہ بےنظیر بھٹو کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ آٹھ سال کا دور تاریک آمریت، رجعت پسندوں اور عوام دشمنوں کا دور رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنی پارٹی کے ورکرز پر فخر ہے، وہ دلیر، غیرت مند اور بہادر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہی ورکر قائد عوام کے سیاسی وارث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج عوامی قوت لوٹ آئی ہے اور اب چاروں صوبوں کے عوام کی حکمرانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی جنرل بہتر انداز سے ملک نہیں چلا سکتا ملک ہمیشہ عوامی قیادت سے چلتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک غیرت مند شہری بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی ملک کی واحد قومی اور وفاقی جماعت ہے جس کی جڑیں خیبر کے پہاڑوں، پنجاب کے پنج دریا، بلوچستان کے ریگستانوں، سرحد کے صحراؤں اور سندھو دریا کے اندر پھیلی ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام ہی ملک کے محافظ بن سکتے ہیں، نوجوان ملکی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور پیپلز پارٹی ملک میں عوام کی بالادستی چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایوب خان نے یحیٰی خان کو اقتدار دیا جس کے نتیجے میں پاکستان دولخت ہوگیا انہوں نے کہا کہ ملک کو بچانے کے لیے فوجی جوانوں نے دفاع کرتے ہوئے موت کو قبول کیا لیکن جرنیل کچھ نہیں کر سکے۔ انہوں نے جنرل ضیاء الحق کے دور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں سیاچن گلیشیئر ہاتھ سے نکل گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم فوج کی عزت کرتے ہیں اس کی عزت چاہتے ہیں لیکن فوج کو

اقتدار سے دور رکھنا چاہیے بصورت دیگر فوج کا عوام سے ٹکراؤ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں کراچی اور دوسرے شہر خون میں نہا رہے تھے اور ہر گھر میں ماتم ہو رہا تھا، اندرون سندھ ڈاکوؤں نے غریب عوام کی زندگی اجیرن بنا دی تھی لیکن پیپلز پارٹی نے اقتدار میں آکر امن قائم کیا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ صوفیائے کرام کی دھرتی ہے ان کا پیغام امن کا پیغام ہے اور پیپلز پارٹی بھی امن کا پیغام لائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی خوف کو مسترد کر کے لوگوں کے دلوں میں ترقی، امن، بہتر زندگی کی امیدوں کے چراغ روشن کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا پیپلز پارٹی ظالموں کے خلاف آواز حق بلند کر کے غریبوں کو روٹی، کپڑا، مکان فراہم کرے گی اور دشمنوں کو پاش پاش کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے ہر دور اقتدار میں کسانوں اور ہاریوں کو پینے اور زراعت کے لیے پانی دیا وقت پر بیج فراہم کیا لوڈ شیڈنگ ختم کی۔ انہوں نے کہا کہ جیسے ہی پیپلز پارٹی کی حکومت کو ایک سازش کے تحت ختم کیا گیا تو نا صرف زراعت کے لیے بلکہ پینے تک کے لیے اس ملک میں پانی کی کمی پیدا ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا یہ جرم ہے کہ اس نے غریب ہاریوں اور کسانوں کو ایک لاکھ روپے میں ٹریکٹر فراہم کیا جس کی مثال بنگلہ دیش، ہندوستان اور ایشیا کے دیگر ممالک میں نہیں ملتی لیکن پیپلز پارٹی کے لوگوں پر مقدمات قائم کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ جب چیف جسٹس سپریم کورٹ کے خلاف ریفرنس دائر کیا گیا تو پاکستان پیپلز پارٹی نے دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر اپنی جدوجہد کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے وردی کو کبھی قبول نہیں کیا لیکن ایم ایم اے نے ایل ایف او پر دستخط کر کے وردی کو تحفظ فراہم کیا۔ انہوں نے کہا 2000ء میں نیب کے کچھ حکام نے کہا کہ ہم زرداری کو رہا کر دیتے ہیں پیپلز پارٹی وردی والے صدر کو قبول کر لے لیکن ہم نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص پیپلز پارٹی کا دروازہ بند کر سکتا ہے تو کر دے لیکن پاکستان کے 16 کروڑ عوام کے دلوں کے دروازے کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد اب سوات تک پہنچ چکے ہیں اور اگر اسلام آباد پہنچ گئے اور خدانخواستہ ملک ٹوٹ گیا تو لوگ پاکستان کے کیمپوں

میں رہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا چوہے، گیدڑ، لات مارنے کی کوشش کریں گے آپ کو پولنگ کے دن ہوشیار رہنا ہوگا، ان چوہوں اور گیدڑوں کو بھگانے کے لیے ایک دن کے لیے چوروں پر نظر رکھنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو حقیقی جمہوریت لانے کے لیے گیارہ سال کے بعد موقع ملا ہے اور موقع کو آپ نے گنوانا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد کے عوام کو گٹر اور کارخانوں کا کیمیکل زدہ پانی فراہم کیا جارہا ہے جس سے لوگ ہیپاٹائٹس اور دیگر بیماریوں میں مبتلا ہو کر کم عمری میں ہی مر جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہاتھ مضبوط کریں تو ملک میں عوامی سیلاب آئے گا۔ قبل ازیں پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر وائس چیئرمین مخدوم امین فہیم نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو 8 جنوری کو گھروں سے نکل کر بھرپور انداز سے تیر پر مہر لگانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو خدمت کے لیے میدان میں نکلی ہیں اور آج وہ آپ کے درمیان موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے جلسہ سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی اکثریت ہوگی اور محترمہ بے نظیر بھٹو تیسری بار وزیراعظم منتخب ہوں گی۔ علاوہ ازیں جلسے سے پاکستان پیپلز پارٹی کے صوبائی صدر سید قائم علی شاہ اور حیدرآباد ڈویژن میں پیپلز پارٹی کے قومی اور صوبائی اسمبلی کے لیے نامزد امیدواروں نثار کھوڑو، مخدوم جمیل الزمان، مخدوم رفیق الزمان، نفیس صدیقی، شگفتہ جمانی، نوید قمر، پیر امجد شاہ جیلانی، شمشاد بچانی، سید علی نواز شاہ رضوی، سید امیر علی شاہ جاموٹ، سید فیاض علی شاہ، عرفان قریشی، عبدالجبار خان، علی احمد سہو، پاشا قاضی، زاہد علی بھرگڑی، احمد علی قریشی، امداد علی، موہن لعل کوہستانی، عبدالستار بچانی، محمد امین لاکھو، ڈاکٹر فہمیدہ مرزا اور سینیٹر بابر اعوان اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ علاوہ ازیں محترمہ بے نظیر بھٹو کے جلسہ عام میں شرکت کے لیے ٹنڈو محمد خان، ہالا، ٹنڈو، کوٹری، جامشورو، ٹھٹھہ، سعید آباد، نصرور، والہلبیار، چمبر، میرپور خاص، ٹنڈو باگو ماتی، تلہار، ٹنڈو جام، ٹنڈو قیصر، ٹنڈو حیدر، دادو، مسیہڑ اور اس کے قرب و جوار سے بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، سوزوکیوں اور کاروں پر مشتمل ریلیاں پہنچیں ریلی کے شرکاء ہاتھوں میں پرچم کے علاوہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور ذوالفقار علی بھٹو

کے پورٹریٹ اٹھائے ہوئے تھے جلسہ عام میں افضل سولنگی نے پارٹی گیت بھی پیش کیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے خدشہ ظاہر کیا کہ 8 جنوری کے الیکشن میں ق لیگ کو جتوایا جائے گا لیکن وزیراعظم پاکستان پیپلز پارٹی سے بنانے کی کوشش کی جائے گی لیکن وہ اس سکیم میں حصہ لینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ بات واشنگٹن پوسٹ سے ایک انٹرویو کے دوران کہی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے مطابق اس چال کا مقصد یہ بتانا ہوگا کہ دیکھو ہم نے الیکشن کرایا ہے اور ملک کی سب سے مقبول پارٹی بھی ہمارے ساتھ ہے لہٰذا اب ہمیں سیاسی جواز حاصل ہو گیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے انکشاف کیا کہ پنجاب میں قومی اسمبلی کی 148 سیٹیں ہیں اور بقول ان کے حکومت نے ہدایت کی ہے کہ 108 سیٹیں سرکاری پارٹی کو دے دی جائیں چنانچہ باقی جماعتیں صرف 40 سیٹوں پر مقابلہ کر رہی ہوں گی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومتی پارٹی پنجاب میں جیت جائے گی تو انہوں نے کہا کہ ''یہ لوگ نہیں جیتیں گے، ہم انہیں ہرا دیں گے''۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ سابق وزیراعظم میاں نواز شریف الیکشن میں حصہ لے کر ایک انتہائی مثبت کردار ادا کر رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے انہیں الیکشن لڑنے نہیں دیا جا رہا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے میاں نواز شریف کو سمجھایا تھا کہ اگر مقابلہ نہ کیا گیا تو بغیر کسی دھاندلی کے سرکاری پارٹی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو جائے گی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا صدر مشرف نے امریکیوں کو یقین دلایا ہے کہ انتخاب آزادانہ اور شفاف ہوں گے تو محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ اس سوال کا جواب امریکی ہی دے سکتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی ہیں کہ انتہا پسندوں کی حمایت کتنی منظم ہے، کسی علاقے میں آرمی کمک مانگتی ہے لیکن کمک نہیں پہنچتی چنانچہ آرمی کو پسپا ہونا پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کمک کیوں نہیں بھیجی جا سکتی۔ آرمی کے حوصلے پست ہیں کیونکہ عوام ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ عوام کہتے ہیں کہ ''تم امریکا کی جنگ لڑ رہے ہو'' لیکن ہم کہتے ہیں ''ہم امریکا کے علاقوں کیلئے نہیں بلکہ پاکستانی علاقوں کیلئے لڑ رہے ہیں''۔

18 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں بدامنی اور سیاسی و معاشی بحران کی ذمہ دار مسلم لیگ (ق) ہے جنرل پرویز مشرف نے وردی اتارنے کا وعدہ پورا کیا جو پہلے کسی جنرل نے نہیں کیا وہ منصفانہ انتخابات کا وعدہ بھی پورا کریں۔ 8 جنوری کو حکمرانوں کے شفاف انتخابات کے آخری وعدے کا امتحان ہو گا۔ تھر میں سونا کوئلے کی صورت میں موجود ہے لیکن یہاں ارباب غلام رحیم کی وجہ سے تھرکول پروجیکٹ بند ہو گیا۔ سانحہ کارساز کی 20 لاشیں غائب کر دی گئیں۔ پیپلز پارٹی شہداء کی یادگار بنائے گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن منگل کو گاما اسٹیڈیم میر پور خاص میں پی پی کے جلسہ عام سے خطاب کر رہی تھیں جس سے سینیٹر بابر اعوان، فرحت اللہ بابر، ناہید خان، سید قائم علی شاہ، نواب یوسف تالپور، پیر آفتاب شاہ جیلانی، سید علی نواز شاہ اور میر منور تالپور نے بھی خطاب کیا۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ مسلم لیگ (ق) نے عوام کو مسائل و مصائب کے سوا کچھ نہیں دیا ہے ملک میں معاشی و سیاسی بحران کے ذمہ دار یہی لوگ ہیں جو جنرل ضیاء الحق کی باقیات ہیں اور جو ہر آمر کے ساتھ لگ جاتے ہیں اور اپنے مفادات کی خاطر عوام کو مسائل سے دو چار کرتے ہیں لیکن اب ق لیگ ماضی کی داستان بن چکی ہے۔ 8 جنوری کو پاکستان کے عوام اس کو سیاسی طور پر دفن کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کیا جنرل ایوب خان، جنرل یحییٰ خان اور جنرل ضیاء الحق وردی اتارنے پر تیار نہیں ہوئے لیکن جنرل پرویز مشرف نے وردی اتاری ہے، ملک سے ایمرجنسی بھی ختم کر

دی گئی ہے۔ انہوں نے جو وعدے کئے وہ ایفا ہوئے، اب انتخابات کے منصفانہ و شفاف بنانے کا وعدہ بھی انہیں پورا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عناصر سازش کر رہے ہیں کہ ق لیگ کو دھاندلی کے ذریعے کامیاب کرا کے وزارت عظمیٰ دے دی جائے لیکن ایسا ہمیں قبول نہیں، قوم ایسی ق لیگ نہیں چاہتے جس نے انہیں بے روزگاری اور بدامنی دی اور ملک خطرات سے دو چار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے تو عوام کو روزگار دیا۔ انہوں نے ان سے چھین لیا۔ اب جب عوام کی بہن آئی ہے کہ انہیں روزگار دے اور مہنگائی کا خاتمہ کرے تو اسے خودکش حملہ آوروں سے خوف زدہ کیا جاتا ہے لیکن میں نہ کبھی لالچ میں آئی ہوں نہ خوف زدہ ہوتی ہوں۔ مجھے لالچ دیا گیا کہ وردی والا صدر قبول کر لیں لیکن جو عوام کو قبول نہیں وہ مجھے قبول نہیں۔ یہ کام ایم ایم اے نے کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں پاکستان آئی تو کراچی میں خودکش حملہ کرا کے مجھے راستے سے ہٹانے کی کوشش کی گئی لیکن میں خوف زدہ نہیں ہوئی، محترمہ بےنظیر بھٹو کے جانثاروں نے قربانی دی لیکن ہمیں 20 لاشیں ابھی تک نہیں دی گئیں جس طرح اکبر بگٹی اور میر بالاچ مری کی لاشیں نہیں دی گئیں اس طرح ہمارے کارکنوں کی لاشیں نہیں دی گئیں ہم انہیں گڑھی خدا بخش میں دفن کرنا چاہتے ہیں اور پیپلز پارٹی اپنے شہداء کی ایک یادگار قائم کرے گی اور اس یادگار پر سانحہ کراچی کے شہداء کے نام لکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں بھٹو کی بیٹی ہوں، میں خوف زدہ نہیں ہوئی، بھٹو نے ملک کی معیشت اور دفاع کو مضبوط بنایا تھا یہی ان کا قصور تھا۔ انہوں نے عوام کو روزگار دیا، گندم میں ملک کو خودکفیل کیا لیکن انہیں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ جنرل ضیاء الحق کی باقیات اب بھی ق لیگ کی شکل میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے علاقے تھر میں سونا ہے جو کوئلہ کی صورت میں موجود ہے لیکن یہاں ارباب غلام رحیم بھی ہے جس نے تھرکول پروجیکٹ کو بند کر دیا، ان عوام دشمنوں نے کے ٹی بندر اور سیہون ڈیم کا منصوبہ بھی ختم کر دیا اسے سندھ کی اعلیٰ کرسی مل گئی تو یہ شخص کہتا ہے کہ میں نے سندھ سے پیپلز پارٹی کو ختم کر دیا، وہ آ کر ہمارا جلسہ دیکھ لے، اس کی سیاست اب تھر میں بھی نہیں ہوگی، عوام کی طاقت ہمارے

ساتھ ہے بھٹو کہا کرتے تھے کہ ملک کو ہم نے ایٹمی طاقت دی ہے لیکن ایٹمی طاقت سے بھی زیادہ طاقت ور ہمارے عوام ہیں۔ ہم انہیں روٹی، کپڑا اور مکان دیں گے، ہم برابری چاہتے ہیں، اقلیتوں کی محافظ پیپلز پارٹی ہے، اس نے خواتین اور اقلیتوں کو حقوق دیئے ہیں، جسٹس بھگوان داس کو ہم نے جج بنایا تھا، اقلیتی رکن رتنا کو ہم نے منتخب کرایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اقتدار میں آ کر تھر کے مسائل حل کرے گی، ملک میں چھوٹے ڈیم بنائے جائیں گے اور پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنائیں گے۔ آباد کاروں اور ہاریوں کو خوشحال بنائیں گے، ٹیلی میٹری سسٹم کو چیک کریں گے تاکہ پانی کی چوری نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ نارا کینال جیسی ایک اور کینال یہاں بنائی جائے گی اور موجودہ نارا کینال کی ری موڈلنگ کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ آج ق لیگ کی وجہ سے عوام کو 24 روپے کلو آٹا مل رہا ہے ہم مہنگائی دور کریں گے بے روزگاری کا خاتمہ کریں گے، آپ عوام کی حکومت لانے کے لیے 8 جنوری کو دھاندلی کا منصوبہ ناکام بنا دیں عوام کو گھروں سے نکالیں اور ان سے ووٹ کاسٹ کرائیں تیر آپ کا نشان ہے۔ پیپلز پارٹی میر پور خاص ڈویژن میں بھی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگی۔

19 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے نواب شاہ میں انتخابی مہم کے دوران جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے ڈکٹیٹر کے خلاف آواز اٹھائی، جمہوریت کی بحالی کیلئے میثاق جمہوریت پر دستخط کر رکھے ہیں، سیاسی یتیموں کا وقت پورا ہو چکا، چودھری برادران الیکشن کے بعد بھاگ جائیں گے، نواز شریف سے سیاسی اور نظریاتی اختلافات موجود ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پی پی ظالموں کو قبول نہیں کرتی۔ عوام کی طاقت سے باعزت واپس لوٹ آئی ہوں۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو جیلوں میں بند کیا گیا کوڑے مارے گئے مگر انہوں نے آمریت کے آگے سر نہیں جھکایا میں عوام کی خدمت کے لیے 8 سال جلاوطن رہی۔ عوام حکمران ٹولے سے آزادی کے لیے میرا ساتھ دے رہے ہیں شیطانوں کا کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ میرا نواب شاہ کے عوام کے ساتھ دوہرا رشتہ ہے ایک سیاسی رشتہ ہے اور دوسرا میں نواب شاہ کے عوام کی بہو ہوں۔ ذوالفقار علی بھٹو نے پھانسی قبول کی مگر عوام سے دور نہیں ہوئے۔ بابا آج تک عوام کے دلوں میں محفوظ ہیں۔ ہر دور میں انقلاب آتا ہے۔ میرے بھائی مرتضیٰ بھٹو کو شہید کیا گیا، آصف علی زرداری کو بے گناہ 8 سال جیل میں رکھا جب مرد جیل میں ہوں تو عورتوں کو ہی باہر نکلنا پڑتا ہے اور اگر زیادہ دشمن ہوں تو پھر ملک بھی چھوڑنا پڑتا ہے میں نے جب ملک چھوڑا تو دل خون کے آنسو روتا تھا میں ملک سے باہر تھی مگر دل عوام کے ساتھ دھڑکتا تھا میں نے اور نواز شریف نے مل کر ایک تحریک شروع کی اور میں خود سعودی عرب جا کر میاں نواز

شریف سے ملی تاکہ انٹیلی جنس کی حکومت سے فتح حاصل کی جاسکے میاں نواز شریف نے میرا ساتھ دیا اور وعدہ کیا کہ ہم فوج کو اچھا وفاقی جمہوری نظام دیں گے۔ جسٹس افتخار چودھری کو بحال کرائیں گے اور جب افتخار چودھری کو گرفتار کیا گیا تو ہم نے احتجاج کیا، لانگ مارچ کیا سیاسی یتیموں کی شکست ہوئی ان کا خیال تھا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو بم بلاسٹ سے ختم کیا جائے اور الیکشن کو ملتوی کریں گے مگر ہم نے پرویز مشرف سے کہا وردی اتارو اور ایمر جنسی ختم کرو وہ دونوں مطالبے ہمارے پورے ہو گئے اور اب الیکشن شفاف کرانے کا بھی پرویز مشرف نے وعدہ کیا ہے۔ آصف زرداری کو جیل میں کڑے پہرے میں رکھا گیا مگر راشد رؤف کیسے فرار ہو گیا۔ اب سیاسی یتیموں کی شکست کا وقت آچکا ہے۔ 8 جنوری کو پی پی کی فتح ہو گی اور یہ چودھری بھاگ جائیں گے۔ اب ہمارے پاس فوج کا چیف آف آرمی اسٹاف الگ ہے اور صدر الگ ہے۔ یہ ہماری جیت ہے۔ اب (ق) لیگ دھاندلی کیلئے سوچ رہی ہے۔ مگر ہم عوام کی طاقت سے الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے انتخابی مہم کے پنجاب جلسوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پنجاب میں 12 جلسوں کے بجائے اب 16 جلسے ہوں گے جن میں 24 دسمبر صبح 10 بجے رحیم یار خان، 24 دسمبر ہی کو بعد دوپہر 2 بجے بہاولپور، 25 دسمبر صبح 10 بجے لودھراں جبکہ اسی روز 25 دسمبر ہی کو 2 بجے بعد دوپہر مظفر گڑھ شہر، یکم جنوری جہانیاں میں صبح 10 بجے جبکہ مظفر گڑھ میں 31 دسمبر کو صبح 10 بجے ہونے والا جلسہ اب 25 دسمبر کو بعد دوپہر 2 بجے مظفر گڑھ میں ہوگا۔ باقی تمام جلسے پہلے دیئے گئے شیڈول کے مطابق ہوں گے۔ تفصیلات کے مطابق (1) 24 دسمبر صبح 10 بجے رحیم یار خان، (2) 24 دسمبر دوپہر 2 بجے بہاولپور، (3) 25 دسمبر صبح 10 بجے لودھراں، (4) 25 دسمبر 2 بجے دوپہر مظفر گڑھ، (5) 27 دسمبر دوپہر 12 بجے لیاقت باغ راولپنڈی، (6) 31 دسمبر 12 بجے دوپہر ملتان شہر، (7) یکم جنوری صبح 10 بجے جہانیاں، (8) یکم جنوری ہی کو صبح 11 بجے میلسی ضلع وہاڑی، (9) یکم جنوری ہی کو دوپہر 1 بجے قصور شہر، (12) 4 جنوری صبح 10 بجے شیخوپورہ شہر، (13) 4 جنوری ہی کو بعد دوپہر

2 بجے فیصل آباد شہر، (14) 5 جنوری صبح 10 بجے گجرات شہر، (15) 5 جنوری ہی کو بعد دوپہر 2 بجے گوجرانوالہ شہر، (16) 6 جنوری بعد دوپہر 2 بجے لاہور پی پی الیکشن مہم کا آخری جلسہ منعقد ہوگا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نئے شیڈول کے مطابق پنجاب کے 16 شہروں میں جلسوں سے خطاب کریں گی۔ اس ضمن میں صدر پنجاب پی پی پی نے تنظیموں کو خصوصی ہدایت جاری کر دی ہیں۔

20 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ق لیگ کو امیدوار نہیں مل رہے ٹکٹ واپس ہو رہے ہیں ووٹر کہاں سے آئیں گے، قائداعظم نے پاکستان انگریزوں کے خلاف ملٹری آپریشن سے نہیں بلکہ عوامی طاقت اور جمہوری طریقے سے حاصل کیا، پیپلز پارٹی نے ہمیشہ ہر فوجی آمر کے خلاف اور عوامی حقوق و جمہوریت کے لیے جدوجہد کی۔ ق لیگ انتخابات میں دھاندلی کیلئے ایجنسیوں کو بلائے گی ٹکٹ واپس ہو چکے ہیں ان کے پاس امیدوار نہیں تو ووٹر کہاں سے آئیں گے۔ 8 جنوری کا سورج پیپلز پارٹی کی فتح لے کر طلوع ہوگا جمعرات کو ڈیرہ اللہ یار جیکب آباد اور جعفر آباد میں بڑے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ماضی میں بھی یحییٰ خان کی منفی سوچ کے نتیجے میں حقوق مانگنے والے بنگالی بھائی ملٹری آپریشن کے نتیجے میں ہم سے الگ ہو گئے اب بھی بلوچستان میں آپریشن کیا جارہا ہے بلوچوں کو قتل کیا جارہا ہے بگٹی، مری، مینگل سمیت تمام بلوچوں کے خلاف کارروائیاں کی جارہی ہیں بلوچستان میں رہنے والوں سے ان کے حقوق چھینے جارہے ہیں بلوچستان کے مظلوم زدہ بھائیوں سے کہتی ہوں کہ وہ اکیلے نہیں ہیں ان کی بہن محترمہ بے نظیر بھٹو اور پیپلز پارٹی ان کے ساتھ ہیں ووٹ کی طاقت سے عوامی حکمرانی لائیں تاکہ تمام قوموں کو ان کے حقوق مل سکیں عوامی حکومت ہوگی تو کوئی ایجنسی آپ کو یرغمال نہیں بنا سکے گی ہم حکومت میں آکر فوج کو بیرکوں تک محدود کردیں گے کیونکہ ہماری جدوجہد جمہوریت کی بحالی، پسماندگی، ناخواندگی کے خلاف ہے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی

نے ہمیشہ عوام کے بنیادی حقوق کی بات کی ہے سب قومیں برابر ہیں صرف ہماری جدوجہد مظلوموں کے حق کے لیے اور ظالموں کے خلاف ہے اور رہے گی خواہ وہ پنجابی ہو، سندھی ہو، بلوچ ہو یا پٹھان ہو سب مظلوم ہمارے بھائی ہیں ان کے حقوق کی جدوجہد کیلئے قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے ہار نہیں مانی بلکہ جان کی قربانی دے دی اسی طرح میرے دونوں بھائیوں کو شہید کیا گیا ایک کو تو پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں شہید کیا گیا تاکہ ہماری حکومت ختم کی جاسکے لیکن ہم اپنے اصولوں پر قائم ہیں مجھے علم ہے کہ گوادر میں مقامی لوگوں کو ملازمتیں نہیں دی جارہی ہیں ہمارے پاس وسائل ہیں میرا وعدہ ہے کہ آپ کو آپ کے جائز حقوق دیئے جائیں گے۔ انہوں نے اس موقع پر اعلان کیا کہ وہ حکومت میں آکر ڈیرہ مراد جمالی کی کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیں گی۔ انہوں نے کہا کہ حکمران کہتے تھے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف پاکستان نہیں آسکیں گے آپ نے دیکھ لیا کہ دونوں پاکستان آچکے ہیں جب پیپلز پارٹی سے حکومت کے ڈائیلاگ چل رہے تھے تو انہوں نے آرمی چیف کا عہدہ چھوڑنے کا وعدہ کیا تھا پھر ایمرجنسی لگائی گئی جس کی ہم نے بھرپور مخالفت کی اس کے بعد انہوں نے مجبور ہو کر وردی بھی اتار دی اور ایمرجنسی بھی ختم کر دی اور اب انہیں صاف وشفاف انتخابات کا وعدہ پورا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ شہید بھٹو نے بلوچستان کو صوبے کا درجہ دیا جبکہ پہلے ایک ایجنسی ہوا کرتی تھی ہائی کورٹ دیا، یونیورسٹی دی انہوں نے کہا کہ عوام سب کو جان چکے ہیں (ق) لیگ کو اب امیدوار نہیں مل رہے بلکہ ان کے ٹکٹ واپس کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا منشور ہے کہ طاقت عوام کو دیں گے عوام کو روزگار، تعلیم کے ساتھ ساتھ پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے جہاں بجلی نہیں ہے وہاں یہ سہولت فراہم کی جائے گی لوڈ شیڈنگ ختم کر دیں گے تاکہ صنعتی پیداوار میں تسلسل رہے ماحولیات پر توجہ دی جائے گی اور تمام مظلوموں کو ان کے حقوق دیئے جائیں گے۔ انہوں نے سانحہ کارساز کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ جان چکے تھے

کہ اب محترمہ بے نظیر بھٹو آ گئی ہے عوامی حکومت آئے گی اور ہماری حکومت ختم ہو جائے گی اسلام میں تو عورت کا بڑا احترام کیا جاتا ہے لیکن دہشت گرد اسلام کا نام لے کر حملے کرتے ہیں یہ عوام دشمن قوتیں عوامی راج نہیں چاہتیں اسی لیے انہوں نے بم دھماکہ کیا اور سینکڑوں بے گناہ لوگوں کو شہید کیا انہوں نے کہا کہ ق لیگ نے انتخابات میں دھاندلی کا منصوبہ بنایا ہوا ہے یہ لوگ ایجنسیوں کے لوگوں کو بلائیں گے پیپلز پارٹی کے انتخابی کیمپ بند کرانے کی کوشش کریں گے کیونکہ ان کے پاس امیدوار نہیں ہیں تو ووٹر کہاں سے آئیں گے ہم ان کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ دھاندلی نہیں کرنے دی جائے گی اور عوام کی طاقت سے انہیں شکست فاش دیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سابق حکمران جماعت کو چکوال، بھکر اور لاہور سمیت ملک کے اکثر علاقوں سے امیدوار نہیں مل رہے ہیں اس لیے انہوں نے منصوبہ بنایا ہے کہ 8 جنوری کو سرکاری مشینری اپنے حق میں استعمال کر کے اصل عوامی رائے کو مسخ کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکومت فیل ہو چکی ہے اور یہ بات طے ہے کہ یہ دوبارہ نہیں آ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اگر انتخابات میں دھاندلی کی گئی تو رجعت پسندی کو فروغ ملے گا اور امن و امان کی صورتحال مزید خراب ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ عام انتخابات سے متعلق پیپلز پارٹی کو بہت سے تحفظات ہیں اور ہم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات کے دن ریٹرننگ آفیسرز کے دفاتر میں خفیہ ایجنسیوں کے اہلکاروں کو بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ انتخابی فہرستوں کو الیکشن کمیشن کی آفیشل ویب سائٹ پر لایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ کارساز سے متعلق اب تک میری ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ ایسے ہتھکنڈوں سے پیپلز پارٹی کو اپنی جدوجہد سے دور نہیں رکھا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ رجعت پسند ایک بار پھر دھاندلی کے ذریعے پارلیمنٹ میں پہنچ کر مخلوط حکومت کے قیام کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک کے اندر ججز محفوظ نہیں، الیکشن لڑنے والے وکلاء گرفتار ہیں۔ ایک جرنیل حکومت کرتا ہے تو جاتے ہوئے دوسرے کے حوالے کر دیتا ہے۔

21 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے کئی سال جلاوطنی کے بعد عیدالاضحیٰ اپنے آبائی گاؤں نوڈیرو میں منائی۔ عید کے روز انہوں نے اپنے خاندان کے افراد کے علاوہ متعدد پارٹی کارکنوں سے بھی ملاقات کی اور انہیں عید کی مبارکباد دی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے اپنے والد شہید ذوالفقار علی بھٹو، اپنے بھائیوں میر مرتضیٰ اور شاہنواز بھٹو کی قبروں پر بھی حاضری دی، پھول چڑھائے اور اُن کی روح کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی بھی کی۔ اس موقع پر لوگوں کا بڑا ہجوم اچانک محترمہ بےنظیر بھٹو کو دیکھ کر جمع ہو گیا اور جئے بھٹو کے نعرے لگائے۔ محترمہ بےنظیر بھٹو کے بچوں نے عیدالاضحیٰ اپنے والد محترم آصف علی زرداری کے ہمراہ دبئی میں منائی۔

اسلام آباد پولیس نے معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کو فیصل مسجد جانے اور نمازِ عید ادا کرنے سے روک دیا۔ معزول چیف جسٹس اور پی سی او کے تحت حلف نہ اُٹھانے والے ججوں نے عید کی نماز فیصل مسجد میں ادا کرنے کا اعلان کیا تھا جس پر وکلاء اور سول سوسائٹی کے اراکین بڑی تعداد میں ججز کالونی پہنچ گئے جہاں سے وہ قافلے کی شکل میں چیف جسٹس کو فیصل مسجد لے جانا چاہتے تھے۔ پولیس نے صبح سے ہی ججز کالونی کو جانے والے راستے کو سیمنٹ کے بلاک لگا کر بند کر دیا تھا اور افتخار چوہدری کو ججز کالونی سے باہر آنے اور وکلاء کو اندر جانے سے روک دیا۔ وکلاء اور سول سوسائٹی کے اراکین نے

بلوچستان ہاؤس کے سامنے جمع ہو کر حکومت کے خلاف اور معطل ججوں کے حق میں نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے سابق رکن قومی اسمبلی میاں اسلم کی امامت میں بلوچستان ہاؤس کے سامنے نمازِ عید ادا کی جہاں بعض پولیس اہلکار بھی مظاہرین کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

22 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بےنظیر بھٹو نے جسٹس (ر) رانا بھگوان داس کو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے بہترین خدمات سر انجام دینے کے اعتراف میں ایک گلدستہ بھیجا ہے۔ پی پی پی کے مرکزی رہنما تاج حیدر اور ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات وقار مہدی نے محترمہ بےنظیر بھٹو کی جانب سے انہیں گلدستہ پیش کیا۔

پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے درمیان کراچی کی ایک اور پنجاب کی دو نشستوں پر انتخابی ایڈجسٹمنٹ ہو گئی ہے جبکہ 15 سے زائد حلقوں میں ایڈجسٹمنٹ کیلئے بات چیت جاری ہے۔ پارٹی کے مرکزی رہنما ڈاکٹر صفدر عباسی کے مطابق کراچی کے حلقہ این اے 250 میں مسلم لیگ (ن) پیپلز پارٹی کے امیدوار مرزا اختیار بیگ کی حمایت کرے گی۔ یہاں سے مسلم لیگ (ن) کے سلیم ضیاء دستبردار ہو گئے ہیں اور وہ صوبائی حلقہ پی ایس 113 میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے مشترکہ امیدوار ہوں گے۔ رحیم یار خان میں این اے 197 میں پیپلز پارٹی کے رئیس محبوب دونوں جماعتوں کے مشترکہ امیدوار ہوں گے جبکہ پیپلز پارٹی ذیلی صوبائی حلقہ پی پی 296 میں مسلم لیگ (ن) کے امیدوار چودھری شفیق کی حمایت کرے گی اسی طرح جھنگ کے حلقہ این اے 91 میں پیپلز پارٹی کے رہنما عطاء اللہ کے مقابلہ میں لیگی امیدوار دستبردار ہو کر پیپلز پارٹی کی حمایت کریں گے جبکہ پیپلز پارٹی صوبائی حلقہ پی پی 83 پر مسلم لیگ (ن) کے امیدوار ظفر کی حمایت کرے گی۔

23 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایک عالمی ادارے نے رپورٹ دی ہے کہ انتخابات میں پہلے نمبر پر سب سے زیادہ ووٹ پیپلز پارٹی حاصل کرے گی جبکہ دوسرے نمبر پر نواز لیگ ووٹ حاصل کرے گی۔ ق لیگ کا نہ پہلے نمبر پر ذکر ہے اور نہ ہی کہیں اور۔ ہم صرف وہی نتائج قبول کریں گے جہاں پہلے نمبر پر پیپلز پارٹی اور دوسرے نمبر پر نواز لیگ ہو۔ اگر عوام کے ووٹ چھیننے کی کوشش کی گئی تو نواز لیگ اور دوسری سیاسی پارٹیوں کے ساتھ احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی مگر دھاندلی کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ بلدیاتی اداروں نے ہماری اطلاع کے مطابق نئی غنڈہ فورس بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس غنڈہ فورس میں تین دن کے لیے بھرتیاں کی جائیں گی اور انہیں پولیس کی وردی پہنا کر پولنگ اسٹیشنوں میں غنڈہ گردی کر کے نتائج تبدیل کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ وہ اتوار کو میونسپل سٹیڈیم لاڑکانہ میں ایک بڑے انتخابی جلسے سے خطاب کر رہی تھیں۔ اس جلسے میں لاڑکانہ ڈویژن کے پانچوں اضلاع لاڑکانہ، جیکب آباد، شکار پور، کشمور اور قمبر شہداد کوٹ کے ہزاروں کارکنوں نے شرکت کی جبکہ ان اضلاع کے پیپلز پارٹی کے نامزد قومی وصوبائی اسمبلی کا تعارف بھی کرایا گیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم نے چیف الیکشن کمشنر سے مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات سے قبل بلدیاتی اداروں کو معطل کیا جائے تا کہ وہ انتخابات پر اثر انداز نہ ہوسکیں۔ انہوں نے پولنگ سٹیشنوں پر فرائض انجام دینے والے سرکاری اساتذہ اور پولیس اہلکاروں پر زور دیا کہ وہ دھاندلی میں ملوث نہ ہوں اور لوٹوں کی

غلامی نہ کریں اور ملک میں عوامی حکومت کے قیام میں رکاوٹ نہ ڈالیں کیونکہ عوامی حکومت کے قیام سے نہ صرف لوگوں کو روزگار ملتا ہے بلکہ مہنگائی کا خاتمہ، معاشی ترقی اور امن وامان کی صورتحال بہتر ہوتی ہے۔ انہوں نے سول ججوں اور سیشن ججوں پر بھی زور دیا کہ وہ دھاندلی کا حصہ نہ بنیں کیونکہ اگر ملک میں آمریت ہوگی تو چیف جسٹس اور دیگر جج اس کا نشانہ بنتے ہیں اور مار سب کو کھانی پڑتی ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں آٹے کی قیمت تیس روپے کلو تک پہنچ چکی ہے اور اگر عوامی حکومت قائم نہ ہوئی تو آئندہ پانچ سال میں یہ قیمت ساٹھ روپے تک ہو جائے گی اور اس کا اثر معاشرے کے ہر شخص پر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے خلاف سازشیں اب بھی جاری ہیں تاہم ہم عوامی قوت سے ان سازشوں کو ناکام بنا دیں گے۔ سازشی اور ملک دشمن عناصر پی پی پی کی قیادت کو ختم نہیں کر سکے تو انہوں نے ایک اور سازش کی اور ایمرجنسی نافذ کر دی لیکن اس میں بھی انہیں کامیابی حاصل نہ ہوئی اور عوامی دباؤ پر ایمرجنسی ختم ہوگئی۔ عوام کے دباؤ پر جنرل مشرف وردی اتارنے پر مجبور ہو گئے عوام دشمن قوتیں دونوں سابق وزرائے اعظم کو وطن واپس نہیں آنے دینا چاہ رہی تھیں لیکن عوامی دباؤ کے نتیجے میں دونوں سابق وزراء اعظم وطن میں موجود ہیں۔ یہ ساری آپ عوام کی کامیابیاں ہیں اور 8 جنوری کو آپ کی ایک اور کامیابی یہ ہوگی جب دھاندلی والے دور ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز نے منصفانہ انتخابات کرانے کا وعدہ کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ 8 جنوری کو عوام کا سیلاب ضرور آئے گا اور اسے کوئی نہیں روک سکے گا۔ پی پی پی اپنے پانچ نکاتی منشور روزگار، تعلیم، توانائی، ماحول اور مساوات کے اصولوں پر عوام کی خدمت کرے گی اور ہم اپنے نعرے علم، روشنی، سب کو کام، روٹی کپڑا اور مکان، مانگ رہا ہے ہر انسان کو اس کی اصل روح کے مطابق نافذ کریں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ سابق حکومت کو امریکہ نے کشمیر میں آنے والے زلزلے کے متاثرین کی بحالی کیلئے دس ارب ڈالر دیئے تھے مگر متاثرین کو حکام نے جعلی چیک دے دیئے اور خود سارے پیسے ہڑپ کر گئے۔ 2002ء کے انتخابات میں پی

غلامی نہ کریں اور ملک میں عوامی حکومت کے قیام میں رکاوٹ نہ ڈالیں کیونکہ عوامی حکومت کے قیام سے نہ صرف لوگوں کو روزگار ملتا ہے بلکہ مہنگائی کا خاتمہ، معاشی ترقی اور امن و امان کی صورتحال بہتر ہوتی ہے۔ انہوں نے سول ججوں اور سیشن ججوں پر بھی زور دیا کہ وہ دھاندلی کا حصہ نہ بنیں کیونکہ اگر ملک میں آمریت ہوگی تو چیف جسٹس اور دیگر جج اس کا نشانہ بنتے ہیں اور مار سب کو کھانی پڑتی ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں آٹے کی قیمت تیس روپے کلو تک پہنچ چکی ہے اور اگر عوامی حکومت قائم نہ ہوئی تو آئندہ پانچ سال میں یہ قیمت ساٹھ روپے تک ہو جائے گی اور اس کا اثر معاشرے کے ہر شخص پر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے خلاف سازشیں اب بھی جاری ہیں تاہم ہم عوامی قوت سے ان سازشوں کو ناکام بنا دیں گے۔ سازشی اور ملک دشمن عناصر پی پی کی قیادت کو ختم نہیں کر سکے تو انہوں نے ایک اور سازش کی اور ایمرجنسی نافذ کر دی لیکن اس میں بھی انہیں کامیابی حاصل نہ ہوئی اور عوامی دباؤ پر ایمرجنسی ختم ہوگئی۔ عوام کے دباؤ پر جنرل مشرف وردی اتارنے پر مجبور ہو گئے عوام دشمن قوتیں دونوں سابق وزرائے اعظم کو وطن واپس نہیں آنے دینا چاہ رہی تھیں لیکن عوامی دباؤ کے نتیجے میں دونوں سابق وزراء اعظم وطن میں موجود ہیں۔ یہ ساری آپ عوام کی کامیابیاں ہیں اور 8 جنوری کو آپ کی ایک اور کامیابی یہ ہوگی جب دھاندلی والے دور ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز نے منصفانہ انتخابات کرانے کا وعدہ کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ 8 جنوری کو عوام کا سیلاب ضرور آئے گا اور اسے کوئی نہیں روک سکے گا۔ پی پی پی اپنے پانچ نکاتی منشور روزگار، تعلیم، توانائی، ماحول اور مساوات کے اصولوں پر عوام کی خدمت کرے گی اور ہم اپنے نعرے علم، روشنی، سب کو کام، روٹی کپڑا اور مکان، مانگ رہا ہے ہر انسان کو اس کی اصل روح کے مطابق نافذ کریں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ سابق حکومت کو امریکہ نے کشمیر میں آنے والے زلزلے کے متاثرین کی بحالی کیلئے دس ارب ڈالر دیئے تھے مگر متاثرین کو حکام نے جعلی چیک دے دیئے اور خود سارے پیسے ہڑپ کر گئے۔ 2002ء کے انتخابات میں پی

پی پی اور عوام کو اقتدار سے دور رکھنے کیلئے ہارس ٹریڈنگ کی گئی اور پٹیریاٹ کا گروپ بنایا گیا۔ انہوں نے عوام کو بیروزگاری اور بھوک کے سوا کچھ نہیں دیا حتیٰ کہ انہوں نے دریا بھی خشک کر دیئے۔ اس وقت ملک میں پانچ لاکھ تعلیم یافتہ نوجوان بیروزگار ہیں۔ سٹیل ملز سکینڈل میں سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں وزیراعظم اور کابینہ کو اس کا ذمہ دار قرار دیا مگر کسی کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا جمہوری قوتوں کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر تخریب کاروں اور انتہا پسندوں کو روکنے کی کوشش نہیں کی گئی ضیاء کے دور میں ڈاکو راج تھا میں نے حکومت میں آکر انہیں بھگایا اور جب آپ کی بہن حکومت سے گئی تو تخریب کار ہر جگہ سرگرم ہو گئے ہیں۔ جنرل مشرف نے سیاسی مدرسوں کی اصلاح کرنے کا اعلان کیا تھا مگر ایسا نہیں ہو سکا ہم اصلی مدرسوں کا احترام کرتے ہیں۔ سیاسی مدرسوں والے لوگ اسلام نہیں سکھاتے وہاں بچوں کو گمراہ کیا جاتا ہے اور انہیں بندوق بم اور گولی چلانے کی تربیت دینے کے ساتھ ساتھ انہیں بچوں، عورتوں اور بزرگوں کو قتل کرنے کی راہ دکھائی جاتی ہے۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ حالت جنگ میں بھی خواتین، بچوں اور بزرگوں کو نہ مارا جائے مگر سیاسی مدرسے اسلام کے بنیادی اصولوں سے بھی انحراف کر رہے ہیں۔ یہ کونسا سیاسی مدرسہ ہے جو عین عید کے دن اللہ کے گھر میں بم دھماکہ کی ترغیب دیتا ہے جو ہاتھ ملک کے دفاع میں بلند ہونے چاہئیں وہ ہاتھ بلوچستان میں آپریشن کر رہے ہیں پورے ملک میں امن و امان کا مسئلہ ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے عوام سے اپیل کی کہ مجھے ایک لاکھ ووٹ ملنے چاہئیں اور پورے ڈویژن میں سو فیصد نشستیں اور سو فیصد ووٹ ہمارے امیدواروں کو ملنے چاہئیں۔ اپنے خطاب کے دوران انہوں نے پیپلز پارٹی کے لاڑکانہ ڈویژن سے تعلق رکھنے والے نامزد قومی و صوبائی اسمبلی کے اراکین سے حلف لیا کہ وہ پٹیریاٹ کی طرز پر پارٹی میں کوئی دھڑا قائم نہیں کریں گے اور نہ ہی عوامی مفادات کے خلاف کوئی کام کریں گے۔ بعد ازاں شہداد کوٹ کے ممتاز شیخ اور سٹی پیپلز پارٹی لاڑکانہ کے صدر آفتاب نیک محمد بھٹو کی جانب سے محترمہ بے نظیر بھٹو کو الگ الگ سونے کے تاج پیش کئے گئے جن میں ایک تاج محترمہ بے نظیر بھٹو نے سانحہ کارساز میں

24 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دھاندلی کیلئے غنڈہ فورس بنائی جارہی ہے، الیکشن فوج کی نگرانی میں کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی حکومت میں آکر زرعی قرضوں پر سود معاف کردے گی۔ چولستان کی اراضی غریب کاشتکاروں میں تقسیم کر کے علاقہ میں سبز انقلاب لایا جائے گا۔ الیکشن کے آخری تین دنوں میں دھاندلی کیلئے رضا کار فورس کے نام پر غنڈوں کی بھرتی جاری ہے۔ الیکشن کیلئے فوج کو بلایا جائے۔ ق لیگ کا وقت پورا ہو چکا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے محمود سٹیڈیم رحیم یار خان میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ چیف الیکشن کمشنر الیکشن کے شفاف اور منصفانہ انعقاد کے لیے بلدیاتی اداروں کو معطل کر دیں۔ پولنگ سٹیشن پرائمری اور سیکنڈری سکولوں میں بنائے جائیں۔ پیپلز پارٹی گھوسٹ پولنگ سٹیشن برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کے روز امن و امان کیلئے فوج بلائی جائے۔ ق لیگ والے پولیس نفری کا بہانہ بنا کر رضا کاروں کے نام پر غنڈہ فورس تشکیل دے رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن ان باتوں کا نوٹس لے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی اداروں کی رپورٹ کے مطابق الیکشن میں پیپلز پارٹی ملک بھر میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرے گی جبکہ نواز لیگ دوسرے نمبر ہوگی۔ ق لیگ الیکشن میں کہیں نظر نہیں آرہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام 8 جنوری کو مفاد پرست لٹیروں اور عوام دشمن قوتوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں کبھی لینڈ مافیا نے اور کبھی شوگر مافیا نے عوام کو لوٹا۔ سپریم کورٹ کو ہڑپ کیا گیا۔

سٹاک ایکسچینج میں لوٹ مار کی گئی۔ میڈیا پر پابندی عائد کی گئی۔ پاکستان کے عوام یتیم نہیں ہیں۔ پیپلز پارٹی ان کے ساتھ ہے اور پیپلز پارٹی برسر اقتدار آ کر ان لوٹوں، لٹیروں اور مفاد پرستوں سے حساب لے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی کے ذریعے الیکشن کو معطل کرنے کی کوشش کی گئی۔ مشرف کو بار بار وردی میں منتخب کرانے، دو سابق وزراء اعظم کو پاکستان نہ آنے دینے کے دعوے کئے گئے لیکن ان کے تمام دعوے غلط ثابت ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کی خدمت کرنے والوں کو ووٹ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ منتخب ہو کر زراعت پر خصوصی توجہ دیں گے۔ نہری پانی کی قلت کا خاتمہ کرنے کے لیے ٹھوس بنیادوں پر منصوبہ بندی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود ایک کسان ہیں۔ کسانوں کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کریں گی۔ پیپلز پارٹی اقتدار میں آ کر لیاقت پور، خان بیلہ، کوٹ سمابہ اور ترنڈہ محمد پناہ کو سوئی گیس دے گی۔ انہوں نے کہا کہ ق لیگ والے الیکشن دھاندلی سے جیتنے کی باتیں کر رہے ہیں لیکن وہ دھاندلی کس کے طفیل کریں گے۔ اساتذہ، پولیس اہلکار اور سیشن ججز اس معاشرے کا حصہ ہیں جنہیں گزشتہ 8 سال کے دوران نظر انداز کیا گیا۔ وہ دھاندلی کے عمل کا حصہ بن کر دوبارہ یہ غلامی قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام لوٹوں کو قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے میرے والد اور دو بھائیوں کو شہید کیا۔ میری والدہ کو تکالیف دی گئیں تا کہ میری ہمت کو توڑا جائے لیکن عوام کی طاقت کی بدولت میرا حوصلہ قراقرم اور ہمالیہ کی بلندیوں سے بلند ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج اور 70ء کے حالات ایک جیسے ہیں۔ 70ء میں بھی ملک میں بیروزگاری، مہنگائی، بدامنی اور لاقانونیت کا راج تھا اور آج بھی ایسا ہی ہے۔ اس وقت پاکستان کے عوام پیپلز پارٹی کو کامیاب کرائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکومت نے عوام کو مہنگائی اور بے حیائی جیسے دو تحفے دیئے ہیں۔ شوکت عزیز کی پالیسیوں کی وجہ سے آج پاکستان کے غریب عوام روٹی کو ترس رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ق لیگ والے ٹکٹ دے رہے ہیں لیکن کوئی لینے والا نہیں ہے۔ جہانگیر ترین نے ق لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہو کر پانچ سال وزارت کے مزے لئے لیکن آج وہ بھی

ق لیگ کا ٹکٹ لینے کو تیار نہیں ہے۔ ق لیگ کا بیڑا غرق ہونے والا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا اس وقت ملک میں مظلوم اور ظالم کے درمیان جنگ جاری ہے۔ قبل ازیں اتوار کی رات ڈہرکی میں ایک بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ الیکشن سے قبل بلدیاتی ادارے معطل کئے جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی رحیم یار خان سے بذریعہ کے ایل پی روڈ بہاول پور روانگی کی اطلاع پر اڈہ جن پور پر عوام کی کثیر تعداد پہنچ گئی۔ لوگوں کو دیکھ کر محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی گاڑی پر کھڑے ہو کر اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ آمر حکمرانوں نے منتخب حکومت کا دھڑن تختہ کر کے گزشتہ 8 سال تک ملک میں منی مارشل لا لگائے رکھا۔ ججوں کو معزول کر کے عدلیہ پر کاری ضرب لگائی گئی۔ حکمرانوں کے کرتوتوں کو بے نقاب کرنے پر میڈیا کا بھی گلا گھونٹا گیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ملک میں جمہوریت کی بحالی اور عوامی حکومت کے قیام کیلئے ان کا قافلہ چل پڑا ہے۔ اس میں عوام ہمارا بھرپور ساتھ دیں۔ خان بیلہ میں ہزاروں افراد نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا استقبال کیا۔ ڈیڑھ کلومیٹر ایریا میں روڈ کے دونوں طرف لوگوں کی دیوار تھی جہاں سے گزرنے کی جگہ نہیں تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو 4:20 منٹ پر خان بیلہ چوک پہنچیں جہاں انہوں نے گاڑی سے نکل کر لوگوں کے نعروں کا جواب ہاتھ ہلا کر دیا اور انہیں سلام بھی کیا۔ ایک منٹ رکنے کے بعد بہاولپور روانہ ہوگئیں۔ بعد ازاں بہاولپور میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی اقتدار میں آ کر ملکی معیشت کو مضبوط کرے گی، لوگوں کو روزگار ملے گا، مہنگائی پر قابو پانے کی مؤثر کوششیں کی جائیں گی، کسانوں کو ان کی محنت کا معاوضہ ملے گا، غربت میں کمی لانے کیلئے عملی اقدامات کئے جائیں گے، انہوں نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو کا دور واپس آئے گا، بھٹو شہید نے ملک میں مفت تعلیمی سہولتوں کا آغاز کیا، ہم اس پروگرام کو آگے بڑھائیں گے، ہم پاکستان کے بہتر اور روشن مستقبل پر یقین رکھتے ہیں، پیپلز پارٹی اپنے منشور پر عمل کرتے ہوئے تعلیم، توانائی، سماجی مساوات، توانائی کے ذرائع کے فروغ کے لیے عملی اقدامات کرے گی، محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہم نے اپنے دور اقتدار میں سرائیکی

علاقہ کی ترقی پر خصوصی توجہ دی، بہاولپور میں اہم اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا، عدلیہ اور سینٹ میں سرائیکی علاقہ کو نمائندگی دی گئی، مستقبل میں بھی ہم سرائیکی علاقہ کی محرومیوں کا ازالہ کریں گے اور آمریت کے دور میں اس علاقہ کے ساتھ جو ناانصافیاں ہوئی ہیں وہ ختم ہوں گی اور اس علاقہ کی حقیقی ترقی کے لیے عملی اقدامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اقتدار میں آ کر ملک میں معاشی، سماجی اور سیاسی تبدیلی لائے گی اور جمہوری قدروں کو فروغ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بہاولپور کے عوام پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو کامیاب بنائیں اور آمریت کے ساتھیوں کو مسترد کر دیں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی تاریخ جمہوریت اور آئین کی بحالی کی طویل جدوجہد کی تاریخ ہے۔ اس نے ہمیشہ ظلم اور جبر کا مقابلہ کیا پیپلز پارٹی ترقی کے ثمرات سے محروم افراد کی مدد کرنا چاہتی ہے پیپلز پارٹی سماجی انصاف پر مبنی فلسفے پر یقین رکھتی ہے۔ عوامی طاقت پیپلز پارٹی کا مرکز ہے۔ غریب عوام کے دلوں میں پیپلز پارٹی بستی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اعلان کیا کہ پیپلز پارٹی برسر اقتدار آ کر اقلیتوں کی حالت کو بہتر بنائے گی اور انہیں بااختیار بنانے کیلئے فوج پولیس خفیہ ایجنسیوں عدلیہ اور امور خارجہ میں اقلیتوں کیلئے خصوصی کوٹہ مقرر کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری سیاسی وفاقی سیاست ہے اور ہم ایک صوبے اور دوسرے صوبے کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ملک کو سب سے بڑا خطرہ انتہا پسندی سے ہے اور اگر پاکستان کمزور ہوا تو امت مسلمہ کمزور ہو گی اس لیے اس خطرے سے سب کو نمٹنا چاہیے۔

25 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملکی سلامتی خطرے میں ہے۔ قائداعظم کی مسلم لیگ اب نہیں رہی ایک بار پھر ملک کو توڑنے کی سازش ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسند باجوڑ سے سوات پہنچ چکے ہیں۔ ٹارگٹ اسلام آباد ہے۔ بلوچستان جو سب سے بڑا صوبہ ہے وہاں فوجی آپریشن جاری ہے۔ بلوچستان سے سوئی گیس کی سپلائی بند ہو جانے سے ملکی معیشت دیوالیہ ہو جائے گی۔ لودھراں میں میونسپل سٹیڈیم میں بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کو ایک مرتبہ پھر دو حصوں میں تقسیم کر کے پاک افغان بارڈر سے لے کر بلوچستان اور قبائلی علاقہ جات پر مشتمل انتہا پسند ریاست قائم کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ پاکستان کے پرچم کو نیچا اور انتہا پسندوں کے پرچم کو بلند کیا جا رہا ہے۔ انتہا پسندانہ سوچ کے حامل لوگوں کو کچلنے کے لیے پاک فوج کے 100 جوانوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کا خون انتہا پسندانہ سوچ پیدا کرنے والوں پر ہے۔ ملک قائم ہے تو ہم ہیں۔ خوف اور دہشت گردی کی سیاست سے ملک کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لودھراں کے عوام جاگیں ان دشمنوں کو پہچانیں جو ہوس اقتدار میں ملک توڑنے سے گریز نہیں کر رہے ہیں سابقہ حکومت کے حواری (ق) لیگ والے ملک کو ڈبونا چاہتے ہیں وہ ڈکٹیٹروں کے جوتے چاٹتے ہیں ان کے پاس اقتدار کی پوجا کا منشور ہے۔ انہوں نے عوام کے حقوق غصب کرنے کے لیے جھوٹے مقدمات کے کارخانے لگائے ہوئے ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری، عدم استحکام معاشی بدحالی پیدا کر کے ملکی وسائل کو بے

دردی سے لوٹا جارہا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا پی پی کی حکومت نہ ہو تو ملک کے کسی نہ کسی حصے میں جنگ جاری رہتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پی پی کی حکومت نے ملک میں جدید ترین ٹیکنالوجی متعارف کروائی جس سے مواصلات کے شعبہ میں انقلاب برپا ہو گیا ہے گھر گھر موبائل فون، کمپیوٹر، کیبل، ٹیلی ویژن نے زندگی میں نئے رنگ بھر دیئے۔ وسائل کے صحیح استعمال سے ملک میں گھر گھر خوشحالی آئی پاکستان پیپلز پارٹی کا منشور روٹی، کپڑا اور مکان ہے اور رہے گا۔ آج بھی بنیادی مسئلہ روٹی، کپڑا اور مکان ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے مسیحی بھائیوں کو کرسمس کی مبارکباد دی۔ جلسہ میں سابق چیئرمین بلدیہ لودھراں رانا فیض اور معروف سیاسی سماجی شخصیت ڈاکٹر شیر محمد اعوان نے پی پی میں شمولیت کا اعلان کیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے لودھراں کے بعد مظفر گڑھ پہنچ کر جلسہ عام سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہر شخص روٹی، کپڑا اور مکان چاہتا ہے اور یہی ہمارا نعرہ ہے اور یہی بھٹو شہید کا مشن تھا پیپلز پارٹی تعلیم عام کرنا چاہتی ہے ماضی میں بھی پیپلز پارٹی کی حکومت نے تعلیم کے فروغ کے لیے بہت کام کیا۔ پیپلز پارٹی غریب لوگوں کی جماعت ہے یہ عوام کو غربت کی غلامی سے نجات دلائے گی۔ یہ بیروزگاری کا خاتمہ کرے گی۔ یہ مہنگائی کا خاتمہ کر کے عوام کو سکون سے سانس لینے کا موقع فراہم کرے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے لودھراں میں جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر پرویز مشرف کی پالیسیوں کی وجہ سے انتہا پسند پورے ملک میں پھیل چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار میں آ کر وہ ان انتہا پسندوں کے خلاف کارروائی میں شدت لائیں گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پاک افغان سرحد کے قریب علاقے ان انتہا پسندوں کے ٹھکانے ہیں ہم ایسا پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں جہاں لوگ سکون سے اپنی زندگیاں گزار سکیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کو حالیہ عام انتخابات میں 50 سے 60 فیصد تک نشستیں ملیں تب ہی پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) ان الیکشن کو آزادانہ اور منصفانہ سمجھیں گی بصورت دیگر یہ انتخابات انجینئرڈ ہوں گے یہ بات انہوں نے منگل کی شام مظفر گڑھ میں جلسہ عام سے خطاب کے بعد ملتان ایئر پورٹ پر

صحافیوں کے ایک گروپ سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اندازے کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کو 50 سے 60 فیصد سیٹیں مل سکتی ہیں جبکہ باقی نشستیں مسلم لیگ (ق) اور دیگر چھوٹی جماعتوں کو مل سکتی ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ اگر ہم وفاق میں حکومت بنائیں گے تو ہم چھوٹی جماعتوں اور فاٹا کے اراکین کو ساتھ ملا لیں گے اس سے (ق) لیگ کی اکثریت ختم ہو جائے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت عوام کا استحصال کرنے والوں کا کڑا احتساب کرے گی۔ مسلم لیگ اب وہ مسلم لیگ نہیں رہی جس نے قائداعظم کی سربراہی میں پاکستان بنایا تھا۔ یہ جماعت آمروں کا کھلونا بن گئی ہے اور عوام کا اس کے ذریعے استحصال کیا گیا۔ منگل کو سپورٹس گراؤنڈ مظفر گڑھ میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کو شعور دیا، ملک کو ترقی دی، لیکن آمروں نے انہیں ختم کر دیا، میرے دو بھائی مارے گئے تاکہ پیپلز پارٹی تتر بتر ہو جائے لیکن پیپلز پارٹی مڈل کلاس، غریب مزدوروں اور کسانوں کی جماعت ہے۔ عوام نے پیپلز پارٹی کا دامن نہ چھوڑا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، آج یہ عوام کی کامیابی ہے کہ چیف آف دی آرمی سٹاف الگ ہے اور سویلین صدر بھی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں منصفانہ اور شفاف انتخابات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ عوام الیکشن منصفانہ دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ وعدہ پورا ہونا چاہیے تاکہ لوگ اپنی تقدیر کا خود فیصلہ کریں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وہ سرائیکی بیلٹ کی عزت کرتی ہیں اور وہ یہاں کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ جب برسر اقتدار آئی تھیں تو انہوں نے سرائیکی بیلٹ سے فاروق لغاری کو صدر پاکستان بنایا۔ سرائیکی بیلٹ سے چیف جسٹس لیا لیکن جب فاروق لغاری نے پیپلز پارٹی کی منتخب حکومت کو توڑا تو انہیں دکھ ہوا۔ حالانکہ سرائیکی بیلٹ کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ لوگ جس کو بہن بنالیں اس کی عزت کرتے ہیں اور وہ اپنی بہن کی عزت کو داغ نہیں لگنے دیتے۔ لیکن فاروق لغاری نے سرائیکی بیلٹ کی روایات کو دھبہ لگا دیا اور ان کی خلاف

ورزی کی۔ اس کے باوجود وہ سرائیکی بیلٹ سے زبردست محبت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود دیہاتی علاقہ سے تعلق رکھتی ہیں انہیں دیہات کی مشکلات کا بخوبی علم ہے۔ وہ دیہات کو ترقی دینا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ برسراقتدار آ کر پاکستان کو جدید ترین دنیا میں جو اکیسویں صدی کی ڈیمانڈ ہے، اس میں لے جانا چاہتی ہیں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ انہوں نے اپنے سابقہ دور حکومت میں ایک لاکھ اساتذہ بھرتی کیے اور 50 ہزار سے زائد ایلیمنٹری اور سیکنڈری سکولز قائم کیے لیکن اس ملک پر پانچ سال برسراقتدار آنے والوں نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کرپشن اور لوٹ مار کی، لوگوں سے ان کا سکون چھین لیا گیا، مہنگائی اور بے روزگاری کے علاوہ بدامنی نے عوام کو مایوس کر دیا۔ حالت یہ ہو چکی ہے کہ اب مساجد میں قتل عام ہو رہا ہے۔ عیدالاضحیٰ پر بم دھماکے کر کے بے گناہ لوگوں کو مارا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ یہ لوگ دہشت گردی پھیلا کر ملک کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، پاکستان کمزور ہو گا تو اسلامی ممالک کمزور ہوں گے۔ ہمیں مل کر اس دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہے۔

محترمہ بےنظیر بھٹو کی حفاظت کے لیے فراہم کیے گئے سکیورٹی آلات (جیمر) خراب نکلے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو کے سکیورٹی ایڈوائزر رحمان ملک نے کہا کہ حکومت محترمہ بےنظیر بھٹو کی حفاظت کیلئے نقائص سے پاک سکیورٹی آلات فراہم کرے تاکہ کسی بھی قسم کے حملہ یا حادثہ سے بچا جا سکے۔ انہوں نے وزارت داخلہ کو لکھے گئے خط میں مزید کہا کہ 23 دسمبر کو محترمہ بےنظیر بھٹو کی نقل و حرکت کے دوران حفاظت کے لیے سندھ حکومت کی طرف سے فراہم کئے گئے جیمر خراب ہو گئے ہیں جبکہ نیشنل کرائسز مینجمنٹ سیل کے سربراہ بریگیڈیئر (ر) جاوید اقبال چیمہ نے بتایا تھا کہ محترمہ بےنظیر بھٹو کو شدید خطرات لاحق ہیں اس لیے یہ ایک سنگین کوتاہی ہے۔ رحیم یار خان کی ریلی میں بھی یہ جیمر خراب ہو گئے تھے جو کہ محترمہ بےنظیر بھٹو کے لیے بہت بڑا خطرہ ہو سکتے ہیں۔

26 دسمبر 2007ء

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ عوامی سیاست کو روکنے اور عوام کو طاقت کا سرچشمہ نہ بنانے کیلئے تخریب کاری اور خودکش حملے کئے جارہے ہیں۔ پشاور میں میری آمد کے موقع پر بم دھماکہ کیا گیا تاکہ عوام خوف و ہراس کا شکار ہو کر جلسے میں شرکت نہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ غیرت مند پختون میرا بھرپور ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی صوبوں میں اختلافات، نفرت، خوف و ہراس، خانہ جنگی، بندوق گولی اور لڑائی کا درس نہیں دیتی بلکہ امن اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان میں خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ افغانستان میں طالبان حکومت ختم ہوئی تو طالبان تورا بورا پہنچے اور اس کے بعد ہمارے علاقہ غیر میں آئے۔ انہی کی وجہ سے آج ہمارے اپنوں پر جہازوں سے بمباری ہو رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ارباب نیاز سٹیڈیم پشاور میں جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عوام دشمن قوت نہیں چاہتی کہ اقتدار عوام کو ملے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ جمہوری حکومتوں پر شب خون مارا۔ آج کل نیا فیشن بنایا جارہا ہے کہ عوامی سیاست کو روکنے اور عوام کو غلام رکھنے کیلئے تخریب کاری اور خودکش حملے کئے جارہے ہیں تاکہ لوگ اپنی مرضی کے نمائندوں کو اقتدار تک نہ پہنچا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پشاور آمد کے موقع پر میرا استقبال دھماکے سے کیا گیا۔ چارسدہ میں مسجد میں خودکش حملے سے عوام میں خوف و ہراس پھیلا۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ عوام کو غلام بنانے کیلئے اپنے مذموم مقاصد کو پورا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی

میں جلسے شہروں اور چوراہوں پر ہوا کرتے تھے لیکن اب شہروں سے دور دراز علاقوں میں، اسی وجہ سے عوام جلسوں کا رخ نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے کال کوٹھڑی میں یہ ہدایت دی تھی کہ صوبہ سرحد کی پسماندگی کو ختم کرنے کیلئے تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاؤ کیونکہ صوبہ سرحد کے پختون غیور ہیں۔ پختونوں نے ہر وقت آمریت کے خلاف طویل جدوجہد کی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کمزور طبقے کا تحفظ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت پر شب خون مار کر ترقی کے دروازے پیپلز پارٹی کے دور میں بند کئے گئے تھے انہیں دوبارہ کھولا جائے گا اور عوام سے کیا گیا روٹی، کپڑا اور مکان کا وعدہ پورا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ 20 لاکھ نوجوان بے روزگار اور نوکری کیلئے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی نے بیروزگاری کے خاتمے کیلئے اپنے منشور میں اہم پروگرام بنائے ہیں جبکہ خواتین کی ترقی کیلئے بھی لائحہ عمل طے کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے دور میں نہ تو کوئی جنگ ہوئی نہ سیاچن گلیشیئر پر قبضہ ہوا اور نہ ہی پاکستان ٹکڑے ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دور میں آٹا سات، آٹھ روپے کلو، پٹرول پانچ روپے لٹر، اب آٹا 30 روپے کلو اور پٹرول 50 روپے لٹر سے بھی زیادہ مہنگا ہے۔ عوام کی قوت خرید کو سلب کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ انتخابات منصفانہ ہوں گے۔ بین الاقوامی اداروں نے اپنے ایک تحقیقاتی سروے کے دوران پیپلز پارٹی کو پاکستان کی نمبر ون پارٹی جبکہ نواز شریف کو نمبر ٹو قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کل نواز شریف بھی سرحد آئیں گے۔ ہمارا مشن ایک ہے۔ جمہوریت کی بحالی اور قائداعظم کا آزاد پاکستان۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو کامیاب بنایا جائے تاکہ وہ اپنی عوام کی بھرپور خدمت کریں۔ قبل ازیں پاکستان پیپلز پارٹی ضلع راولپنڈی کے صدر اور حلقہ این اے 53 سے پارٹی کے نامزد امیدوار سردار شعیب ممتاز کی رہائش گاہ واہ کینٹ گارڈن میں کارکنان کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم عوام کی طاقت سے اقتدار میں آنا چاہتے ہیں۔ سودے بازی یا بھیک میں دیا گیا اقتدار پیپلز پارٹی ہرگز قبول نہیں کرے گی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز

پارٹی کے جلسوں میں عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا ہے۔ لودھراں اور مظفر گڑھ سمیت جہاں بھی آپ کی بہن جلسہ کرتی ہے لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں مگر یہ بزدل حکمرانوں کو پسند نہیں ہے اور انہوں نے پیپلز پارٹی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خائف ہو کر جلسوں کی ٹی وی چینلز پر لائیو کوریج روک دی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) سے کسی بھی صورت سیٹ ایڈجسٹمنٹ نہیں ہو گی۔ اس حوالے سے پھیلائی گئی تمام افواہیں بے بنیاد ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پارٹی کی ہائی کمان نے ٹکٹ دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر پابند ہیں اور کارکنوں پر فرض ہے کہ وہ پارٹی کی ہائی کمان کا احترام کریں۔ پشاور جاتے ہوئے جی ٹی روڈ پر اٹک کے نزدیک گوندل پر جلسہ سے خطاب میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اٹک پارٹی کے وفادار شہداء کی سرزمین ہے۔ اٹک سے بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ پارٹی کیلئے طویل ترین قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے آصف علی زرداری کو بھی بدنام زمانہ عقوبت خانے اٹک قلعہ میں اسیر رکھا گیا اس لیے اٹک کو میں لاڑکانہ کے بعد اپنا دوسرا گھر سمجھتی ہوں۔ اس موقعہ پر قومی اسمبلی کے امیدوار سید عظمت علی بخاری ایڈووکیٹ، امیدواران صوبائی اسمبلی شاہان حاکمین ملک، ڈاکٹر محمد نعیم، مرکزی رہنما ملک حاکمین خان ضلعی صدر شیر افضل خان، سابق امیدوار صوبائی اسمبلی ضلعی سیکرٹری ریکارڈ ملک وقار احمد اعوان، ضلعی سیکرٹری اطلاعات سید فرخ عنایت بخاری ایڈووکیٹ کے علاوہ ضلع بھر سے پارٹی عہدیداروں اور کارکنوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اس وقت کئی بحرانوں کا شکار ہے۔ مہنگائی، غربت اور بیروزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔ خودکش حملے اور تخریب کاری موجودہ حکومت کے تحفے ہیں۔ موجودہ حکومت کی کرپشن ظاہر ہو چکی ہے۔ اسٹیل ملز، سٹاک ایکسچینج اور دیگر شعبوں میں کرپشن کے ریکارڈ توڑ کر ملک کی اقتصادیات کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ عوام نے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ ان دونوں کو اکثریت نہ ملنے کی صورت میں انتخابات ڈھونگ ہوں گے۔ قبل ازیں گوندل منڈی اور حاجی شاہ چوک کے مقام پر استقبال کیلئے آنے والے اجتماع سے خطاب کے دوران کہا۔

محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا کہ مسلم لیگ (ق) نے اپنے پانچ سالہ دور میں کرپشن، بدعنوانی، لوٹ کھسوٹ اور لوٹا کریسی کی سیاست کو فروغ دیا اور اب ملک میں دھاندلی کے منصوبے بنا رکھے ہیں جس سے الیکشن کی حیثیت مشکوک ہوتی جارہی ہے مگر پیپلز پارٹی کے جیالے ان کے تمام منصوبے خاک میں ملادیں گے۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو کی جلسہ گاہ میں آمد سے قبل نامعلوم تخریب کاروں نے خوف و ہراس پھیلانے کیلئے ارباب نیاز سٹیڈیم کے عقب میں گزرنے والے شاہی کھٹہ روڈ پر دھماکہ خیز مواد پھینکا جو زور دار دھماکے سے پھٹ گیا تاہم اس سے کوئی نقصان وغیرہ نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں ارباب اسٹیڈیم میں محترمہ بےنظیر بھٹو کے جلسہ سے خطاب کے دوران پولیس نے ایک پندرہ سالہ لڑکے کو دھماکہ خیز مواد سمیت گرفتار کیا جس کا نام رحم اسلام بتایا گیا۔ اس کے قبضہ سے ساڑھے چار کلوگرام دھماکہ خیز مواد برآمد ہوا۔

27 دسمبر 2007ء

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے افغانستان کے صدر حامد کرزئی سے ملاقات کی اور اس امر پر اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں کو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے چیلنج سے مل کر نمٹنا ہوگا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے پیپلز پارٹی کے سینئر وائس چیئر مین سید یوسف گیلانی سمیت پیپلز پارٹی کے متعدد رہنماؤں سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔

چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے لیاقت باغ کے جلسہ عام میں اپنے آخری خطاب میں کہا کہ آپ کا اور میرا ملک خطرے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ 8 جنوری کو عوام کی فتح کا سورج طلوع ہوگا اور آمریت کا سورج غروب ہو جائے گا۔ پیپلز پارٹی عوام کی جماعت ہے، عوام کی بات سوچتی ہے، ق لیگ کی دھاندلیوں کا وقت ختم ہو گیا اور عوام انہیں دھاندلی نہیں کرنے دیں گے، پاکستان ۔ کے عوام باشعور ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ ق لیگ کی جڑیں عوام میں نہیں ہیں یہ صرف ڈرائنگ روم کی جماعت ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا راولپنڈی کے عوام نے ہر دور میں ہمارا ساتھ دیا، یہ ہمارا دوسرا گھر ہے میں نے یہاں تعلیم حاصل کی، خوشیاں اور غم دیکھے، ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا، قائد عوام نے کہا کہ ہم گھاس کھالیں گے لیکن ملک کو ایٹمی طاقت بنائیں گے، پارٹی کے کارکنوں نے آمریت کے ہر دور میں کوڑے کھائے اور جیلیں بھریں، آپ نے مجھے منتخب کر کے اسلام کا نام روشن کیا، مسلمان غیرت مند قوم ہیں ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزت کرتے ہیں ان کے لیے اپنی جان کی پروا نہیں کرتے، میں

ملک کے لیے میزائل ٹیکنالوجی لائی تا کہ ملک کا دفاع ہو سکے۔ چیف جسٹس نے سٹیل مل میں کرپشن پکڑی، ملزمان کی بجائے خود چیف جسٹس کو پکڑ لیا گیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی تاحیات چیئر پرسن، پاکستان کے سابق صدر اور وزیراعظم کی صاحبزادی، ملک میں دوبارہ وزارت عظمٰی کیلئے منتخب ہونے والی سیاسی قائد، عالم اسلام کی پہلی خاتون وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو جمعرات کی شام لیاقت باغ میں ایک بڑے جلسہء عام سے خطاب کے بعد اپنی رہائش گاہ واپس جاتے ہوئے ایک سفاک دہشت گرد کی گولی کا نشانہ بن گئیں۔ انہیں راولپنڈی جنرل اسپتال لے جایا گیا جہاں ان کا آپریشن کیا گیا لیکن وہ زخموں سے جانبر نہ ہوسکیں اور 54 سال 6 ماہ کی عمر میں شام 5 بجکر 10 منٹ پر اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے جمعرات کی شام انتقال سے پہلے آخری لفظ ''اللہ'' پکارا اور اس کے بعد ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگئیں۔ ان کی ہمسفر ناہید خان کے مطابق محترمہ بے نظیر بھٹو کو گردن میں جیسے ہی کوئی چیز آ کر لگی تو انہوں نے لفظ ''اللہ'' کہا اور ساتھ ہی گاڑی کے اندر سیٹ پر گر گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے آخری دم تک کوئی بات نہیں کی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت کی خبر سنتے ہی پورا ملک اُداسی میں ڈوب گیا۔ تمام کاروباری مراکز بند ہو گئے۔ انتخابی سرگرمیاں ساکت ہوگئیں۔ شہید محترمہ کے حامی اور مخالف سب سکتے میں آ گئے۔ گھروں کے اندر اور گھروں سے باہر لوگ دھاڑیں مار کر رو رہے تھے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے اُن کا کوئی بہت ہی قریبی عزیز اُن سے جدا ہو گیا ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی خودکش حملے اور فائرنگ کے نتیجے میں شہادت کی خبر، عالمی میڈیا نے معمول کی نشریات معطل کر کے گھنٹوں براہ راست نشر کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہادت کی خبر پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی جبکہ بی بی سی،

سی این این، سکائی نیوز اور فاکس نیوز سمیت تمام عالمی میڈیا نے اپنی معمول کی نشریات کو معطل کر کے خصوصی طور پر محترمہ بے نظیر بھٹو کے شہید ہونے کی خبریں نشر کیں۔ دنیا بھر کے اخبارات اور جرائد نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت پر اپنی ویب سائٹس پر تبصرے اور اداریے شائع کئے ہیں۔ دی وال سٹریٹ جرنل نے اپنے تبصرے میں لکھا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو ایسی خاتون نہیں تھیں جو آسانی سے متاثر ہو جائیں ان کے مداح اور نقاد دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ دو دفعہ وزیراعظم رہنے والی محترمہ بے نظیر بھٹو پاکستان کی سب سے باصلاحیت سیاستدان تھیں۔ آکسفورڈ یونین کی تربیت یافتہ مقرر اور ایک خوبصورت خاتون نے سب سے پہلے 35 سال کی عمر میں وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا، ان سب کے ساتھ وہ پاکستان کی جمہوریت کیلئے ایک امید تھیں اور اپنے عوام کی نمائندہ آواز تھیں، نیوز ویک میگزین نے اپنے تبصرے میں ''پاکستان میں جمہوریت کی ہیرو'' کے عنوان سے لکھا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی موت کے بعد جو کہ ملک میں جمہوریت کی بحالی کا ایک نمونہ تھیں پاکستان ایک ایسا ملک بن گیا ہے جس میں آسانی سے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی ہلاکت کوئی مقامی یا علاقائی معاملہ نہیں ہے پاکستان میں قیام استحکام کیلئے واشنگٹن کی حکمت عملی زیادہ تر محترمہ بے نظیر بھٹو پر انحصار کرتی تھی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے 54 سال چھ ماہ چھ دن کی عمر پائی۔ جبکہ ان کی ازدواجی زندگی 20 سال 9 دن رہی۔

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے وزارت عظمٰی کے دو ادوار میں مجموعی طور پر 4 سال اور تقریباً 9 ماہ حکومت کی۔

راولپنڈی بھٹو فیملی کی مقتل گاہ بن گیا۔ پیپلز پارٹی کے بانی سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی شہادت بھی راولپنڈی میں ہوئی تھی۔ انہیں 4 اپریل 1979ء کو راولپنڈی میں موجودہ جناح پارک کے مقام پر پھانسی دی گئی تھی جبکہ ان کی بیٹی چیئرپرسن پیپلز پارٹی

محترمہ بے نظیر بھٹو بھی 28 سال بعد اسی شہر (راولپنڈی) میں قاتلانہ حملے میں شہید ہوگئیں۔ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن و سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے طویل جلاوطنی کے بعد 10 سال بعد راولپنڈی لیاقت باغ کے تاریخی میدان میں خطاب کیا۔ قبل ازیں محترمہ بے نظیر بھٹو نے 1997ء کے انتخابات میں لیاقت باغ میں جلسہ عام سے خطاب کیا تھا جبکہ اس سے قبل وہ 1993ء کے انتخابات میں یہاں عوام سے مخاطب ہوئی تھیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی شہادت سے چند روز قبل ایک ٹیلی ویژن چینل پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وفاقی جمہوری اور عوامی پاکستان ان کا خواب ہے اور عوام کی مدد سے اسے مکمل جمہوری ملک بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آصف علی زرداری کو 8 سال کیلئے یرغمال بنا کر سیاست چھوڑنے کیلئے دباؤ ڈالا گیا۔ آصف پر کرپشن کے الزامات لگائے گئے، اگر انہیں پیسوں کا شوق ہوتا تو وہ ڈیل کر لیتے اور 8 سال جیل کی زندگی کو قبول نہ کرتے۔ میرے پاس آسائش کی زندگی گزارنے کا موقع تھا تاہم میں یہ چھوڑ کر عوام کی خدمت کرنا اولین فرض سمجھتی ہوں۔ دولت کے بجائے عوام کے دل میں محبت کی ضرورت ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ انہیں ملک کی فضا، گلابوں کی خوشبو، داتا دربار اور سیہون شریف پر حاضری دینا، بوری بازار میں جانا اور سیاسی جلسے جلوسوں میں شرکت کرنا بہت پسند ہے۔ کھانوں میں انہیں حیدرآبادی دکن کے کھانے، اٹالین کھانے اور قیمہ اور لال لوبیا اور کلونجی اور زیرہ کا استعمال بہت پسند تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے انٹرویو میں کہا کہ ان کی جلاوطنی اللہ کی طرف سے شاید بچوں کے ساتھ ملنے کا ایک بہانہ تھا۔ انہیں درمیانہ موسم پسند تھا جبکہ برفباری ان کی ناپسندیدہ چیز تھی۔ شاعری سے زیادہ لگاؤ نہیں تھا البتہ شیکسپیئر انہیں بہت پسند تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا کہنا تھا کہ آصف علی زرداری کو شاعری سے بہت لگاؤ ہے، شادی کے بعد وہ مجھے شعر سناتے تھے اور میں انہیں دھمکی دیتی تھی کہ ان کی نظموں کو میں اپنی کتاب میں شامل کروں گی جس پر وہ منع کر دیتے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ امریکہ میں اچھائیاں اور برائیاں دونوں ہیں تاہم ان کی اچھائی پر تعریف اور برائی پر تنقید کرنی چاہیے۔ اے آر ڈی کے

چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان نے اپنے ایک انٹرویو میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے متعلق کہا تھا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کا عالمی سطح پر ایک مقام ہے اور ملک کو ان کی مقبولیت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو قوم کیلئے ایک سرمایہ ہیں اور انہیں نظر انداز کرنا ملک کے ساتھ زیادتی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے جسد خاکی کو ایک تابوت میں جنرل ہسپتال راولپنڈی سے چکلالہ ایئربیس پہنچایا گیا۔ اس موقع پر میڈیا کو چکلالہ ایئربیس پر جانے سے روک دیا گیا بعد ازاں رات تقریباً 12:15 بجے سینیٹر آصف علی زرداری چکلالہ ایئربیس پہنچے جہاں پاک فضائیہ کا خصوصی C 130 طیارہ تیار کھڑا تھا آصف علی زرداری کی آمد پر مخدوم امین فہیم نے بڑھ کر انہیں گلے لگایا اس موقع پر آصف علی زرداری انتہائی رنجیدہ اور غمگین تھے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے ایئربیس پر مخدوم امین فہیم اور دیگر پارٹی لیڈروں نے ان سے تعزیت کی بعد ازاں محترمہ کا جسد خاکی لے کر خصوصی C 130 طیارہ لاڑکانہ پہنچ گیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنی تاحیات چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت پر 40 روزہ سوگ کا اعلان کیا۔ تاجروں کی تمام تنظیموں نے بھی ملک بھر میں 3 روزہ سوگ کا اعلان کیا اور کہا کہ تین روز کے دوران ملک بھر کے تمام تجارتی مراکز بند رہیں گے۔ وکلاء کی تنظیموں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت پر 15 روزہ سوگ کا اعلان کیا۔ جنرل (ریٹائرڈ) مشرف نے بھی حکومتی سطح پر تین روزہ سوگ کا اعلان کیا اور کہا اس دوران تمام سرکاری دفاتر، کاروباری مراکز، تعلیمی ادارے اور بنک بند رہیں گے اور تمام سرکاری عمارتوں پر پاکستان کا پرچم سرنگوں رہے گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت پر اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون نے کی۔ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد منظور کی گئی جس میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اُن کی شہادت پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کیا گیا۔ متعدد عالمی

راہنماؤں نے بھی محترمہ بےنظیر بھٹو کی شہادت پر اپنے تعزیتی بیانات میں ان کی خدمات اور جمہوریت کے لیے اُن کی جدوجہد کو ناقابلِ فراموش قرار دیا۔

محترمہ بےنظیر بھٹو شہید پاکستان کی لبرل روشن خیال اور ترقی پسند سیاسی رہنما کے طور پر دنیا بھر میں جانی جاتی تھیں ایک راسخ العقیدہ مسلمان بھی تھیں اعتدال، رواداری اور برداشت کے جذبے کے ساتھ وہ دین پر یقین والی خاتون تھی ان کے ہاتھ میں ہر وقت تسبیح رہتی نماز روزہ کی پابند تھیں مذہب سے لگاؤ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بیٹے بلاول کے اے لیول کرنے کے فوراً بعد وہ شکرانے کے نوافل ادا کرنے حجاز مقدس چلی گئیں انہوں نے بیٹے کے ساتھ عمرہ ادا کیا وہ صوفیا اور اولیا کے دربار پر بھی باقاعدگی سے حاضری دیتی تھیں۔

شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے اقوال

- ہر آغاز کا ایک انجام ہوتا ہے اور ہر انجام کا ایک آغاز ہوتا ہے۔ اس لیے ہم مسلمان کہتے ہیں اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد۔
- ہمیں ظالم آمر اور غاصب کی مزاحمت کرنی چاہیے اور ناانصافی کسی بھی شکل میں ہو اس کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ تاریخ شہیدوں سے عبارت ہے، تاریخ کا تانا بانا انقلاب کے دھاگوں سے بُنا جاتا ہے۔
- ذات کا انقلاب دراصل معاشرے کا انقلاب ہوتا ہے۔ فرد ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتا ہے پیچھے کی طرف نہیں جاتا۔ خونیں انقلاب برپا ہوتے رہے ہیں۔ اب ایک پُرامن انقلاب آنا چاہیے جو ناانصافی کا، غیر مساوی نظام کا، غربت اور جہالت کا خاتمہ کرے۔
- پاکستان پیپلز پارٹی مظلوموں اور پسے ہوئے طبقے کی پارٹی ہے۔ یہ پارٹی استحصال زدہ اور امتیاز زدہ افراد کی پارٹی ہے۔ یہ پارٹی جذب انسانی کی پارٹی ہے۔ یہ ان لوگوں کی پارٹی ہے جو معاشرے کو بدلنا چاہتے ہیں۔
- ہم نے اپنی زندگیاں، آزادی، اپنی جوانی، اپنا ذہنی سکون اور آزادی جمہوریت کے لیے قربان کر دیئے۔

- ہم دلائل پر بات کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں ہمارے بھی نظریات ہیں جذبات ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ کیسے زندہ رہنا اور کیسے مرنا ہے۔
- ہم جانتے ہیں کہ اپنے عوام کے لیے اپنے وفاق کے لیے اور اپنے اصولوں کے لیے کس طرح لڑنا، لڑنا اور لڑنا ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو شہید...... مختصر حالات زندگی

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو 21 جون 1953ء کو پیدا ہوئیں۔ انہیں پہلے جیننگز نرسری سکول اور بعد ازاں کانونٹ سکول کراچی میں داخل کرایا گیا۔ دو سال کی تعلیم کے بعد وہ راولپنڈی منتقل ہو گئیں جہاں انہیں پریزینٹیشن سکول کانونٹ راولپنڈی میں داخل کرایا گیا۔ بعد ازاں وہ مری کانونٹ سکول میں زیر تعلیم رہیں۔ انہوں نے 15 سال کی عمر میں اولیول کا امتحان پاس کیا جس کے بعد اے لیول مکمل کرنے کیلئے انہیں کراچی گرامر سکول میں داخل کرایا گیا۔ پاکستان میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ چلی گئیں جہاں وہ 1969ء سے 1973ء تک ریڈکلف کالج اور ہارورڈ یونیورسٹی میں زیر تعلیم رہیں، جہاں سے انہوں نے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم کا اگلا مرحلہ انہوں نے برطانیہ میں مکمل کیا جہاں انہوں نے 1973ء سے 1977ء تک لیڈی مارگریٹ ہال آکسفورڈ میں فلسفہ، سیاسیات اور اکنامکس کے مضامین پڑھے۔ انہوں نے آکسفورڈ سے انٹرنیشنل لاء اور ڈپلومیسی کے مضامین میں بھی کورس کیا۔ 1976ء میں انہیں آکسفورڈ یونین کا صدر منتخب کیا گیا۔ وہ پہلی ایشیائی خاتون تھیں جنہیں اس باوقار ڈبیٹنگ سوسائٹی کا سربراہ بننے کا موقع ملا۔ 18 دسمبر 1987ء کو ان کی آصف علی زرداری سے شادی ہوئی۔ ان کے تین بچے ہیں جن کے نام بلاول، بختاور اور آصفہ ہیں۔ ان کے والد ذوالفقار علی بھٹو شہید پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی چیئرمین تھے جو ملک کے صدر اور

وزیراعظم رہے۔

16 نومبر 1988ء کو ہونے والے عام انتخابات میں قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کو سب سے زیادہ نشستیں ملیں۔ 2 دسمبر کو بننے والی مخلوط حکومت میں محترمہ بےنظیر بھٹو ملک کی پہلی خاتون وزیراعظم بن گئیں۔ ایک مسلمان ملک کی یہ خاتون وزیراعظم اس وقت 35 برس کی تھیں۔ پیپل میگزین نے انہیں 50 خوبصورت خواتین کی فہرست میں شامل کیا۔ 1989ء میں انہیں لبرل انٹرنیشنل نے آزادی کا ایوارڈ دیا۔ 1993ء میں وہ دوبارہ ملک کی وزیراعظم منتخب ہوئیں۔ 1998ء میں محترمہ بےنظیر بھٹو نے جلاوطنی اختیار کر لی اور وہ دوبئی میں مقیم ہوگئیں۔ طویل جلاوطنی کے بعد وہ 18 اکتوبر 2007ء کو کراچی واپس آئیں تو ان کا تاریخی استقبال کیا گیا لیکن ان کے جلوس میں بم دھماکہ ہوا۔ خوش قسمتی سے محترمہ بےنظیر بھٹو اس قاتلانہ حملے میں محفوظ رہیں لیکن اس واقعہ میں 170 افراد شہید اور 600 زخمی ہوئے۔ دوسری مرتبہ 27 دسمبر 2007ء کو لیاقت باغ راولپنڈی میں انتخابی جلسہ سے خطاب کے بعد ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور انہیں 54 برس کی عمر میں شہید کر دیا گیا۔

ان کی شہادت سے بلاشبہ قومی سیاست کا ایک اہم باب بند ہوگیا، ان کے جانے سے قومی سیاست میں جو خلا پیدا ہوگا اسے پُر کرنے میں ایک طویل عرصہ لگے گا۔ عالمی سطح پر ان کی قابلیت کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ انہیں برطانیہ اور امریکہ کی بہترین جامعات میں لیکچر دینے کیلئے مدعو کیا جاتا تھا جو ملک کیلئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ ایک ایسی جماعت کی قائد تھیں جو وفاق پر یقین رکھنے والی جماعت ہے۔ وہ ایک نازک دور میں اور مشکل حالات میں اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر پاکستان آئی تھیں اور ملک کو بحران سے نکالنے کا عزم رکھتی تھیں لیکن زندگی نے انہیں مہلت نہیں دی۔ ان کی شہادت پر ہر آنکھ پرنم اور ہر دل افسردہ ہے۔

محترمہ بینظیر بھٹو شہید کی قبر پر انکی ہمشیرہ محترمہ صنم بھٹو صاحبزادہ بلاول بھٹو زرداری دختران بختاور اور آصفہ عقیدت کے پھول نچھاور کررہی ہیں

Pakistan Peoples Party

To the officials and members of Pakistan Peoples Party I say that I was honoured to lead you. No leader could be as proud of their party, their dedication, devotion and discipline to the mission of Quaid e Awam Zulfikar Ali Bhutto for a Federal Democratic and Egalitarian Pakistan as I have been proud of you. I salute your courage and your sense of honour. I salute you for standing by your sister through two military dictatorships.

I fear for the future of Pakistan. Please continue the fight against extremism, dictatorship, poverty and ignorance.

I would like my husband Asif Ali Zardari to lead you in this interim period until you and he decide what is best. I say this because he is a man of courage and honour. He spent 11 1/2 years in prison without bending despite torture. He has the political stature to keep our party united.

I wish all of you success in fulfilling the manifesto of our party and in serving the downtrodden, discriminated and oppressed people of Pakistan. Dedicate yourselves to freeing them from poverty and backwardness as you have done in the past.

Benazir Bhutto

October 16, 2007

محترم سینیٹر آصف علی زرداری کو پاکستان پیپلز پارٹی کا چیئرمین مقرر
کرنے کے بارے میں محترمہ بینظیر بھٹو شہید کی وصیت کا عکس

پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئر مین سینیٹر آصف علی زرداری
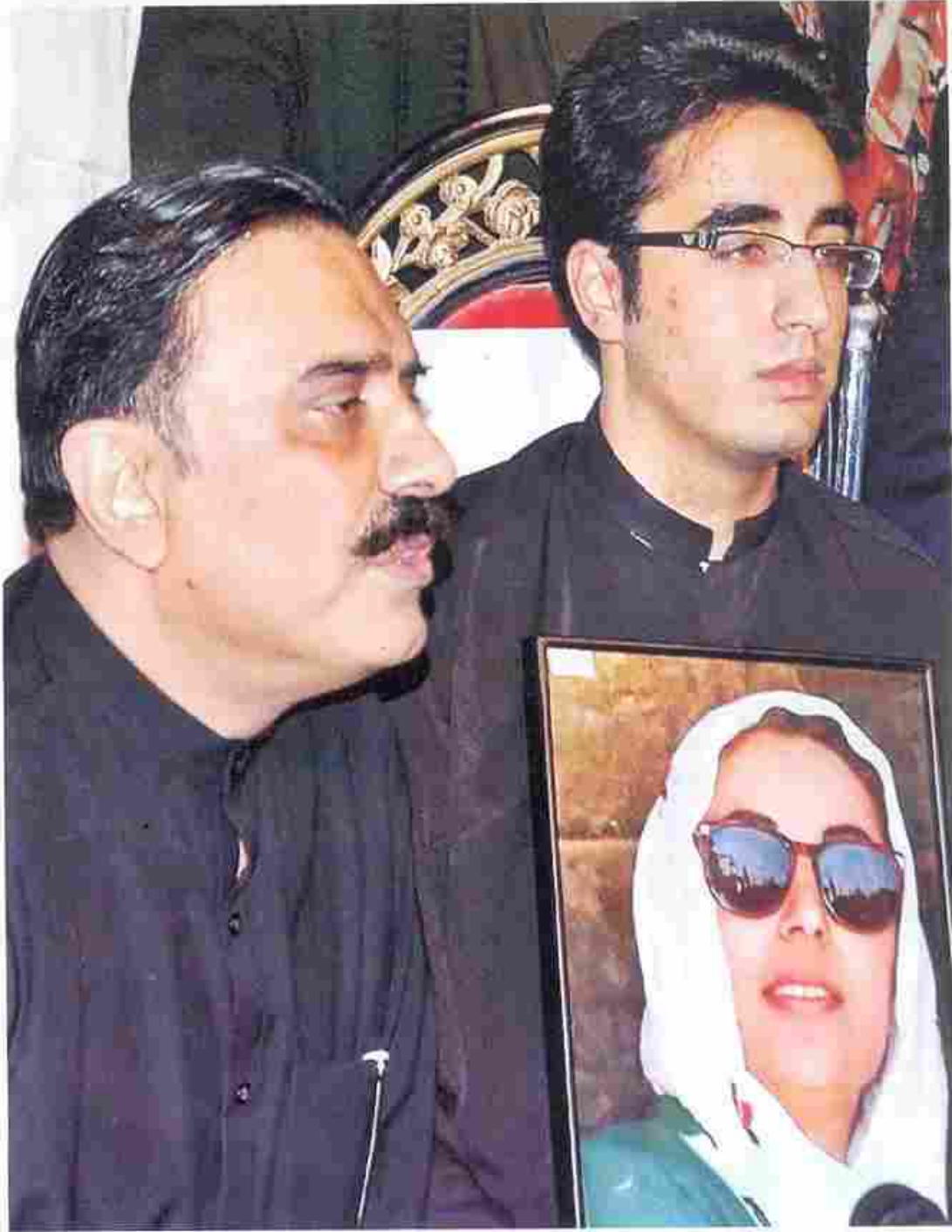
محترمہ بینظیر بھٹو شہید کے سوئم کے موقع پر سینیٹر آصف علی زرداری

اور چیئرمین بلاول بھٹو زرداری پارٹی کی سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس کے دوران